إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

بتائید چمن آرای باغ جهان و زینت اوان میمنت اقتران این دیوان خوش عنوان در نعت رسول آخر زمان من تصنیف جامع الکمال جناب جهان محمد وهاب متخلص بسنی

دیوان نعت

بباعث کثرت شائقین مدح و نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم باہتمام بندگان درگاہ کریم جناب قاضی عبد الکریم بن قاضی نور محمد و قاضی رحمۃ اللہ عرف قاضی فتح محمد صاحب مرحوم ساکن بلبندر

در مطبع نادر فتح الکریم واقع بمبئی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اوس خالق مطلق کو کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے صنایع بدایع نوع بشر کو شعار حیات و تمیز سے سرفراز فرماکر دیوان عالم مین پیدا کیا اور درود نا محدود اوس ناظم برحق پہ کہ جسکو سخن آفرین ازل نے بنام نامی آن گرامی مطلع قصیدۂ کائنات کیا پھر اوسی معظم و مکرم کو مقطع اشعار موجودات ٹھہرا دیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ وسلم اما بعد فقیر حقیر محمد عبد الرزاق عرف محمد عبد اللہ تخلص فصاحت ولد مولوی عبد القادر سکندر آبادی خدمات فیضدرجات اصحاب عالی ہمم وارباب سخا و کرم مین گزارش کرتا ہے کہ جناب معلی القاب فضیلتمآب حضرت قاضی احمد صاحب برادر جناب فیضمآب گل گلزار کامرانی بہار گلستان قدردانی حضرت قاضی ابراہیم صاحب سلمہ الوہاب نے زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ میرے برادر صاحب موصوف خطون مین متواتر لکھا کرتے ہین کہ شہر بمبئی اور اوسکے گرد و نواح کے اضلاع مین اکثر جا عربی مولود پڑھا جاتا ہے اور اوسکے مطالب و معانی علم پر موقوف ہین نا خواندونکی سمجھ مین نہین آتے ہین اونکو بجز خوش الحانی کے معنی سے بہرہ حاصل نہین ہوتا اگر معنی سمجھ مین آوے تو حظ قلبی او فیض روحی حاصل ہو اور آنسرور کائنات کی محبت اونکے دلون مین زیادہ ہو تو ذریعۂ نجات ہے اس سبب سے ہمنے کتنی نسخے قصائد نعت نبی کے چنانچہ دیوان قابل مجموعۂ نجم الضیا مظاہر الاعجاز دیوان وفا یعنے سودائے آخرت اور ہشت بہشت وغیرہ بہت کوشش کرکے چھپوائے ہین مگر اندنون اکثر شایقین سے سامعے مین آیا کہ دیوان قصائد و نعت آنحضرت صلعم تصنیف قدوۃ السالکین و زبدۃ العارفین شہسوار عرصۂ سخندانی عندلیب نغمہ سرائے چمن مدح خوانی گوہر

آبدار دریاے فضل وکمال پسندیدۂ شعرائے ماضی وحال افضل الشعرا اکمل النظما جناب مغفرت مآب مولانا و استاذنا حضرت جان محمد صاحب المتخلص بہ شنی مرحوم ومغفور ساکن اورنگ آباد دکن جو فی الحال سکندرآباد تعلق چہاؤنی حیدرآباد دکن مین تشریف فرما تھے بہت عمدہ ہے اور مرغوب صغیر وکبیر ہے ہر شعر اوسکا گوہر نایاب ہے ہر صفحہ اوسکا روشن مثل صفحۂ آفتاب ہے فصاحت مین لاجواب ہے ہر ایک بیت بلاغت مین انتخاب ہے اگر دستیاب ہو تو ضرور بالضرور ارسال کرین تو ہم اس عروس زیباے حجرۂ نشین کو زیور طبع سے آراستہ کرکے منصۂ شہود پر جلوہ گر کرین تاکہ اوسکے دیدار فصاحت آثار سے شائقین نعت نبی اور طالبان مدح رسول ایزدی کا دل شاد اور باغ باغ ہو اور اس خاکسار کو بہی اجر عظیم حاصل ہو اور موجب حسنات کامل ہو اور دعاے مغفرت سے ہر قاری و سامع یاد کرے جب مین نے یہہ بات جناب قاضی احمد صاحب کی زبانی سنی تو یہہ دیوان بلاغت نشان ماسوا اسکے بہت قصائد مصنف دیوان ہذا کے جو ہر طرف پہیلے ہوئے تہے بکوشش تمام وبسعی مالاکلام زر کثیر صرف کرکے فراہم کیا اور جس جس ردیف کے قصیدے تہے وہان داخل کردیے اور حق تالیف بہی بموجب حق سعی دیگر اس کتاب کو انجام کیا اور وارثان مصنف کے جو پیش کیا گیا تو وہ بہی اسکو پڑہکر نہایت خوش ہوئے بلکہ جس وقت قاضی صاحب موصوف کے طبع کرانے کا حال سنا تو کہا شکر ہے خدا کا زہے نصیب کہ ہمارے بزرگون کا نام جاری رہا یہہ کہکر قاضی صاحب مذکور کے حق مین دعاے خیر کی اور باعث خوشنودی کیا نیز حق تالیف وتصنیف وغیرہ جو کچہہ کہ تہا جناب قاضی صاحب ممدوح کو ہبہ کردیا اور قاضی احمد صاحب موصوف کی خدمت مین حاضر کیا انہون نے اپنے برادر بزرگ حضرت قاضی ابراہیم صاحب مہتمم کتاب ہذا کی خدمت بابرکت مین روانہ فرمایا تب حضرت موصوف نے جناب فیض مآب بلبل شاخسار سخندانی طوطی شکرستان شیرین زبانی مداح مصطفے شیخ عبدالقادر صاحب المتخلص بہ وفا سے ترتیب دیوان کی تاریخ کہلوائی اور بمعمورۂ بمبئی کے مطبع مرغوب ہر دیار مین زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ فرمایا اب مشتریان بازار سعادت اور خریداران نیک نیت سے اور ناظرین وقاری وسامعین سے یہہ عرض ہے کہ جو صاحب اس دیوان کو خریدے اور پڑہے مصنف مغفور وچہپوانے والے اور جامع کو بہ دعاے خیر یاد کرے آمین ثم آمین یارب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیان تحریر بسم اللہ سے ہے فضل رحمان کا
بیاض صبح بخشش سر ورق ہے میرے دیوان کا

خدا کو بھا گیا جب حسن اوس سلطان خوبان کا
بنا کر آئینہ درپیش رکھا روے جانان کا

تصور جب ہوا اللہ کو کثرت کے سامان کا
ہوا محبوب بار ہی خانِ سامان اپنے سبحان کا

ثنا خوان خود خدا ہے اوسکے کامل حسن ایمان کا
ازل مین کعبۂ دین ہو گیا رخ جس مسلمان کا

بیاضِ صبح محشر عکس ہے دلبر کے دامان کا
خورِ روز قیامت ہے ستارہ کفش جانان کا

بیان کس منہہ سے ہو یہہ جرا ہے جان ایمان کا
کہ خور پھینکا ہوا چھالا ہے میرے داغ ہجران کا

دلیل نحنُ اقرب سے ہوا تحقیق یہہ ہمکو
خدا کو بھی نہ چھوڑا عشق کامل حسن انسان کا

جگر کو آہ نے چھیدا ثمرہ مین اشک ہین سفتہ
ہوا وہ مثقب مرجان یہ مثقب دُرِ غلطان کا

تمھارا نور چمکیگا ترے حسم سے قیامت مین
چراغ صبح کا عالم بنے خورشید تابان کا

کہا ہے ثانیِ اثنین اذہما فی الغار اللہ نے
مراتب اور ہین یہہ مرتبہ صدیق ذیشان کا

خبر ہے بعد میرے گر نبی ہوتا عمرؓ ہوتا
خلافت مین نہ رکھا نام جسنے کفر و بطلان کا

ملایک نے حیا کی جس سے کیا کامل حیا ہوگی
لقب ہے باحیا و کامل الایمان عثمانؓ کا

اوڑایا ذوالفقار تیز سے سر کفر کا یکدم
ہوا ہے قوت اسلام بازو شاہ مردانؓ کا

تمہاری آل اور اولاد کا سنی ثناخوان ہے
صلے مین مغفرت دنیا ہی مطلب اوس ثناخوان کا

عشق جب پیدا نہ تھا تب عشق کا دستور تھا
تھا خدا ناظر نبی کا اوسکا یہہ منظور تھا

جسم سے جان دور تھی اور جسم جان سے دور تھا
قالب ارواح ابو الارواح سے معمور تھا

جب تلک تھا ذات کے اندر احد مشہور تھا
ہو گیا احمد جدا ہو کر اوسیکا نور تھا

حضرت موسیٰ کہان تھے اور کہان کوہ طور تھا
دید پہلے کس نے کی کیا خدا کا نور تھا

خلق کی شہرت نہ تھی پر تو نبی مشہور تھا
احمدا جب کچہہ نہ تھا رب تھا ترا مذکور تھا

چشم کھلتے ہی کیا نظارۂ خوبی حق
دیدۂ آدمؑ مین مردم بنکے تو مستور تھا

مرہم رحمت سے تیرے ہو گیا اب اندمال
زخم عصیان پر ہمارے ورنہ کیا انگور تھا

جب جدائی خورش نہ آئی کن اقرب کہہ دیا
وصل تیرا ہر طرح اللہ کو منظور تھا

خشک تاب عارض تابان سے بالکل ہو گیا
چشمۂ خورشید شاید آب سے معمور تھا

بے سبب کب تھا تیری صبح ولادت کا ظہور
ریش عصیان جہان کو مرہم کافور تھا

کیا طباشیر آپ کی صبح ولادت ہو گئی
اس تپ عصیان سے عالم سبکا سب رنجور تھا

مثل شپر دید سے اے مہر نور حق تیری
دیدۂ اہل بغاوت پہلے ہی سے کور تھا

تیرے باعث ہو گئی آدمؑ کی توبہ مستجاب
آگے پیدایش کے تو ایسا ہی ذی مقدور تھا

یا نبی سنی کی یون کرنا شفاعت رب کے پاس
وصف سے میرے وہ دنیا مین بہت مسرور تھا

داغ عشق احمدی دل پر ہے شعلہ طور کا
سینۂ مشتاق مین ہے ایک عالم نور کا

کیون نہ ہو داغ فراق یار ٹھنڈا نور بار
ہے مہ میلاد دیکھا مرہم کافور کا

فی الحقیقت نور حق کا حق پہ ہے دار و مدار
حق اگر بولون ابھی درجہ ملے منصور کا

روے روشن کے تصور مین کوئی مرحوم ہو
کیا عجب خورشید محشر گل ہو شمع گور کا

محنت ہجران سے نقد وصل کی راحت نصیب
وجہہ روزینہ یہی ہے آپ کے مزدور کا

زخم عشق مہر رو مین خون کے قطرے ہین لعل
ہے در کان بدخشان منہہ میرے ناسور کا

زندہ کر کر پھر نئے سر سے مسیحا کیا کرے
لاشہ ہو مرحوم جب اس چشم کے مغفور کا

اے شکر لب تیری فرقت مین ہوئی یہ لاغری
بار ہے ایک ناتوانائی سے تن پر ڈور کا

ضبط سے بالکل نہین رکتی کبھی سوز درون
شور کچھہ دیگر ہے اب آہ دل پر شور کا

نغمہ پردازی پہ اپنی کیون نہو نازان یہ دل
بلبل شیدا ہے تیرے روضۂ پر نور کا

آپ کا شائق ہون اے آقاے عالم بقصور
مین نہ جنت کا ہون طالب اور نہ طالب حور کا

ہے با وصاف حمیدہ والی ملک دکن
تخت ہو قائم ہمیشہ اس شہ مشہور کا

یا رسول اللہ سنی ہے غلام چار یار
دل سے ہے فدوی وہ آل طاہر اطہور کا

شکر خدا کہ ہمکو نبی مصطفیٰ ملا
جب مصطفیٰ ملا تو یہ جانو خدا ملا

نعت رسول خالق باری سے کیا ملا
ایمان و دین و رحمت حق یہہ صلا ملا

جسکو غبار خاک رہ مصطفیٰ ملا
کیا چشم مغفرت کے لیے توتیا ملا

دل مین ہے ہمکو شعلۂ نور خدا ملا
موسیٰ کو سیر طور مین فرماو کیا ملا

کسکی تلاش مین کرین یہ عمر صرف ہم
حق صاف ملگیا کہ ہمین حق نما ملا

کس آرزو کی آرزو پھر ہم کرین کبھو
دل جسکی آرزو مین تھا وہ دلربا ملا

طے کرنی راہ پل کی بڑی فکر تھی ہمین
فضل خدا بسوے خدا رہنما ملا

چشم امید باز ہوئی صاف خلق کی
جب توتیاے خاک شہ اصفیا ملا

شکل حباب زیست ہے بحر فنا مین ہم
شکر خدا کہ توشۂ راہ بقا ملا

پیش از طلوع نیر صبح وجود خلق
مجھکو نقلے سیّد روشن لقا ملا

مرآت حق نما ہے وجود محمدی
حق کا خیال کر کہ تجھے آئینہ ملا

یا مصطفیٰ تجھی پہ بزرگی ہوئی ہے ختم
بعد از خدا کے کہہ یہہ کسے مرتبہ ملا

طاؤس سے ہے مزار بزرگان کا مور حیل
ناقے کا تیرے اسکو کہین نقش پا ملا

پیغمبرون کا حق نے کیا جسکو پیشوا
اے سنی دیکھ ہمکو وہی پیشوا ملا

شور ہجر احمدی مین یہان تلک نالہ ہوا
سلسلہ آنسو کا گردن مین میری مالا ہوا

شعلہاے سوز دل کی یہان تلک رفعت ہوئی
آہ کے اطراف میری آہ کا ہالہ ہوا

گرمی عشق نبیؐ مین آبداری یہہ ہوئی
گوہر یکتا ہمارے منہہ کا تبخالہ ہوا

روضۂ شاداب یثرب کی سفر کے شوق مین
غنچۂ نسرین ہمارے پانون کا چھالا ہوا

صید دام زلف والا بخشش امت ہوئی
جب نکین عرش پر گیسوون والا ہوا

نعت والا کے صلے مین حقتعالی سے مجھے
رات دن کا دور خہ انعام دوشالہ ہوا

قدسیون مین بھی ہے شہرت وصف جو کرتے ہین ہم
عالم بالا پہ اپنا بول کیا بالا ہوا

جز مدینے کے نہ کھیلے اور دیگر جاے پر
چشم کے جھولے مین طفل اشک ہے پالا ہوا

لخت دل مژگان پہ آیا چشم آتشبار سے
بازرن اک ایک منقل ایک پرکالا ہوا

کونسی ساعت ہو یارب آستان پاک پر
جبہہ سائی مین رہون مین اپنا سر ڈالا ہوا

حق اوتارا دین احمد کو تو از بہر نثار
ماکیان بدعت ہوئی اور کفر نرغالہ ہوا

جبکہ اے سنی ہوئی صبح ولادت آشکار
کفر اور بدعت کی شب کا صاف منہہ کالا ہوا

قلم نے لوح پہ جب مصطفےٰؐ کا نام لکھا
تو اوسکے ساتھ ہی اللہ کا سلام لکھا

قلم کا منہہ نہین جو لکھہ سکے نبیؐ کا نام
طفیل اونکے ہی جو کچھہ کہ تھا تمام لکھا

جناب حضرت بوبکرؓ اور عمرؓ عثمانؓ
علیؓ شاہ امامت با حترام لکھا

لکھا تو کیا یہ لکھا کلک نے بحکم حق
یہہ چارون ہوونگے خلفاے ذوالاکرام لکھا

قدوم احمد مرسلؐ لیے زمین کا جب
بنام حضرت آدمؑ سب انتظام لکھا

لکھا جماعت مرسل کو افضل و اعلے
مگر رسولؐ کو اون سب کا پیش امام لکھا

تمام عالم پستی و عالم بالا
لکھا یہہ سب پہ محمدؐ کے زیر نام لکھا

لکھا نبیون کو سب اونکی ذات کی بخشش
پہ آپ کو جو لکھا شافع انام لکھا

لکھا نبیون کو درجہ بدرجہ ہوونگے
پہ مصطفےٰؐ پہ نبوت کا اختتام لکھا

جو ہونگین امتین پیغمبرون کی نافرمان
سزا ملیگی ہے جنت اونھین حرام لکھا

پہ مصطفےٰؐ کی جو امت کے عاصیان ہونگے
خدا غفور وہ زمرے کا ہے تمام لکھا

ہے ابتداے نبوت وہ عالی رتبت سے
اسی پہ ختم رسالت ہے والسلام لکھا

حصول حاجت و مقصد مراد کا ضرور
ہوئی اونہین کے سبب سے بلندی و پستی
تمام خلق مین ہو روشنائی لیل و نہار
جو ہونگے تابع فرمان اور نافرمان
سفیدی اور سیاہی جہانکی آنکہون سے
لکہا وہ سینۂ اقدس سے مخزن عرفان
چہ ذقن کو لکہا صاف چشمۂ حیوان
ذقن سے سیب جنان قدسی سر خلد برین
گلو سے حنجرۂ داؤدی خوش الحان
لکہا پسینے سے پہولون کو خط سے سنبہل
وجود شانون سے اونکے لکہا کمر سے عدم
شکم سے آپ کے لکہا خزینۂ رحمت
لکہا سعادت کونین ہر دو ساعد سے
غضب سے نار لکہا رحم سے لکہا جنت
وہ شور فتنہ و آشوب حشر کے اندر
نماز و زہد کو اوقات حسن اسعد سے
تمام حور و ملک اور سارے جن و بشر
غرض مین کیا لکہون جو جو ہوا یہہ عالم مین
ضعیف ہوگئی امت مدد کرو آقا
کرو مدد کہ عنید ان دین ہون نابود
قصیدہ کیجیے مقبول یا رسول اللہ

اونہین کے نام سے امت کا پورا کام لکہا
زمین پانون سے سر سے فلک کا بام لکہا
جبین سے شمس کو رخ سے مہ تمام لکہا+
قلم نے ہر دو جماعت کو پختہ و خام لکہا
قلم نے عارض و کاکل سے صبح و شام لکہا
تو دل سے کعبۂ مقصود خاص و عام لکہا
تو ناف پاک سے کوثر کا خاص جام لکہا
دہان و لب سے شگوفون کا آب تام لکہا
زبان پاک سے شیرینی کلام لکہا+
دہن سے غنچۂ خوشبو کا رنگ و فام لکہا
تو پشت عالیہ سے پشتی انام لکہا
تو ران و ساق سے کونین کا قیام لکہا
تو دونون دست مبارک سے فیض عام لکہا
یہہ گرم و سرد اونہین کے سبب تمام لکہا
قلم نے قد سے شفاعت کا اہتمام لکہا
تو صبر و شکر سے اونکے مہ صیام لکہا
کنیز کین وہ رہینگین تو یہہ غلام لکہا
قلم نے اونکی ہی ہستی سے لیکے وام لکہا
خدا نے حامی امت تمہارا نام لکہا+
ازل سے حق نے تمہین فاتح مہام لکہا
صفت مین آپکی جو سنی غلام لکہا

واحسرتا کہ ماہ ربیع العلا چلا
آنے سے ماہ پاک کے آئی تہی جان مین جان

روز تولد شہ ہر دو سرا چلا
جسوقت وہ چلا تو گویا دم میرا چلا

اے مبتلاے دردِ فراقِ محمدی
جلدی علاج کر لے کہ روزِ شفا چلا

مرہم تھا صبحِ روزِ ولادت کا آفتاب
میرے جگر کے زخم پہ پھاہا رکھا چلا

پھاہا تھا ماہ مرہمِ زنگار تھی وہ شب
انگور اپنے زخم کا پھر پھوٹتا چلا

مشتاق عندلیبین تھین مدت سے باغ مین
وقتِ بہار آیا یہ یکدم رہا چلا

آیا طبیب بر سرِ بالینِ دردمند
دیکھا نگاہِ رحم سے کچھ یک ذرا چلا

خالی نہین ہے رنج سے رخصت یاد کی
زخمِ جگر پہ اور نمک پھینکتا چلا

کیونکر نہ اشکبار رہے چشمِ عاشقان
ہو کر جدا مکان سے جب آشنا چلا

ایماہ تیری چاندنی تھی فرشِ زرفشان
افلاس ہم پہ ڈال کے بستر اوٹھا چلا

سیراب ہم ابھی نہوے تھے اے ابرِ رحم
پیاسے ہی ہمکو چھوڑ کے ہو کر جدا چلا

ابروے مصطفیٰ کا تصور تھا رات دن
کیا اے ہلالِ ماہ کرم [illegible] بتا چلا

حسنی کی جان سنتے ہی بس لب پہ آگئی
شہرہ ہوا جو ماہِ تولد جدا چلا

یا مصطفیٰ ظہور ہے تیرے ظہور کا
منظر کنا ہے حق نے تجھے اپنے [illegible]

تجھ مین خدا مین دیدۂ احول کو ہو دوئی
[illegible] ابھی تو نظر [illegible]

تاریکی فراست اندیشہ [illegible] نہین
جب [illegible] غریب [illegible]

شاید خیال تھا کہ بنون رسمِ عاشقین
ویسا ہوا تھا جیسا تصور [illegible]

معراج مین فلک پہ ملا نورِ حق سے جب
یاد آیا ہوگا موسیٰ کو وہ شعلہ [illegible]

حضرت کی ماہیت کو نہ جبریلؑ پا سکا
ادراک بے شعور ہے اپنے [illegible]

دل میرا اگر قبول کرین کچھ عجب نہین
تحفہ کیا قبول سلیمان نے [illegible]

گستاخی ہو معاف ہوے آپ جب رحیم
باعث اسی بھروسے ہے اپنے غرور کا

دل داغ سوزِ عشقِ نبیؐ سے ہے لالہ زار
کیا لالہ بلکہ ٹکڑا ہے ایک ایک نور کا

ہوویگا آفتاب وہی داغِ عشق جب
ہوگا عیان سفیدہ جو صبحِ نشور کا

محکوم ہر کدام نہ کرنا شہا کبھو
مجبور پہ چلے نہ زور کسی اہلِ زور کا

دل سے ہے باریاب ہمیشہ حضور مین
ظاہر مین یہ غلام ہے ہر چند دور کا

محتاج پھر کسی کا نہو جاے تا بہ عمر
صدقہ دلا دو سنی کو کچھہ اپنی گور کا

چاہا خدا نے دیکھے جب آپ نور اپنا
گر آئینہ نبی کو دیکھا ظہور اپنا

موسیٰ کی طرح ہمکو ہے سیر طور دل مین
شعلہ ہے نور احمد سینہ ہے طور اپنا

کسواسطے ہو نفاخر جن و ملک پہ ہم سب
احمد کے ہے بھروسے سارا غرور اپنا

نور نبی کا جلوہ ہر چیز مین عیان ہے
گر تم نہ دیکھو جانو ہے یہ قصور اپنا

یا مصطفےٰ محمد مین دور ہون بلالے
بلوا لو پھر نہ چھڑوا مجھسے حضور اپنا

کب دل ملے شکستہ جز رحمت نبی کے
ہے سنگ معصیت سے سب شیشہ چور اپنا

ملاحی گر کرے نہ احمد تو جانو ہووے
دریاے معصیت سے کیونکر عبور اپنا

ڈرتا ہے کیون بلاے محشر سے تو ہر اکدم
احمد کو کر وسیلہ رب ہے غفور اپنا

کر چشم دل کشادہ جب دیکھہ نور احمد
کیونکر دکھے تجلی دیدہ ہے کور اپنا

دیگر ہے کون جس سے حاجت طلب کرین ہم
احمد سے ہی بر آوے کار ضرور اپنا

باطن مین فی الحقیقت دیک ہی ہے ہر دم
ظاہر مین گو وسیلہ رہتا ہے دور اپنا

ہان گرم مہری ہو نا حب نبی مین ہر دم
حامی وہی ہے وقت صبح نشور اپنا

ہے کیون ہاتھہ پکڑے او سوقت پر ہمارا
ہے اک وسیلہ احمد ہنگام صور اپنا

سیلاب موج رحمت ذکر نبی ہے جانو
کیون تشنہ ہم رہینگے دریا ہے پور اپنا

احمد کو رکھہ وسیلہ ہر ایک سے تو سنی
کیون التجا کرے ہے کھو کر شعور اپنا

پیغمبران مین کسی نے نہ ایسا کام کیا
چھوڑا کے عاصیون کو جو نبی نے نام کیا

سلام میون نہ مرا اس نبی پہ ہو وے سدا
خدا نے اپنا جسے مورد سلام کیا

تجلی جسکی وہ عالم مین ہو تعجب کیا
کہ جس نبی نے مہ چرخ کو غلام کیا

وہ نور ذات احد جلوہ کرکے امکان مین
حقیقت آپ ہی آیا نبی کا نام کیا

قصیدہ کرکے رسالت کا یہ خدا نے شروع
بنام ختم رسل اسکو اختتام کیا

کسی نبی نے مہم سر نہ کی شفاعت کی
مگر یہ کار محمد نے ہی تمام کیا

ضرور کب تھا خدا کو ظہور کثرت کا
نبی کے واسطے یہ سارا انتظام کیا

وہ عالی جاہ کی کیا منزلت قیاس کرو — خدا کے عرش معلی پہ جا مقام کیا
ہزار شکر کہ وہ مقتدا ہمارا ہوا — خدا نے خیل رسل کا جسے امام کیا
ہے اون کسکو شفاعت کا یا شفیع ورا — خدا نے آپ ہی کو شافع انام کیا
کلیم اوسکو کہو لامکان پر جا کر — کہ جسنے رو برو اللہ سے کلام کیا
برائے راہنمائی حسن خلق اللہ — پیام جو تھا خدا کا وہی پیام کیا
ہے سنیؔ رحمت للعالمین ذات نبی — کہ جسنے اپنی عنایت کا فیض عام کیا

قیامت ہوگی جب خورشید نیزے پر کھڑا ہوگا — زمین تانبے کی ہوگی آسمان فولاد کا ہوگا
کہینگے نفسی نفسی سب پیمبر ویسی حالت مین — نگہبان اپنی امت کا محمد مصطفی ہوگا
نہ بیٹا ماں کو پوچھیگا نہ ماں بیٹے کو پوچھیگی — نہ بھائی ہوویگا اپنا نہ کوئی آشنا ہوگا
وہان ہے کون کسکا سب ہینگے اپنی حالت مین — مگر اسوقت پر حامی رسول کبریا ہوگا
تلینگین نیکیان امت کی میزانین جو محشر کو — گرانی سے گناہون کی اگر پلہ جھکا ہوگا
کرم سے لطف سے اپنے نبی صلی علی اسلم — رکھینگے ہاتھ اوس پلہ مین [illegible] ہوگا
فرشتے جانب دوزخ گنہگارون کو کھینچینگے — پکارینگے نبی کو جب بڑا شور و بکا ہوگا
یہ سنکر جب شفیع عاصیان ہونگے بانیحالت — برہنہ پانون ہوویںگے سر اقدس کھلا ہوگا
گذر جب پل پہ ہوویگا ہے رستہ تیز خنجر سے — خدا کے حکم سے اوس روز دوزخ پر دھرا ہوگا
جو نیکوکار عابد متقی اہل صفا ہونگے — وہ رہ سے ایسے لوگون کا گذر مثل ہوا ہوگا
گنہگارون کا ایسا حال ہوگا اے مسلمانو — گرینگے کٹ کے دوزخ مین عذاب اوسجا بڑا ہوگا
محمد مصطفی اوسجا نہایت مہربانی سے — پکڑ کر ہاتھ اونکا سوے جنت رہنما ہوگا
گذر اسجاے سے جسوقت سبکا ہوگا جنت مین — بفضل مصطفی حق سے نہایت مرتبا ہوگا
ملینگی نعمتین اوسجا پہ انمین نعمت عظمی — طفیل مصطفی اون سب کو دیدار خدا ہوگا
توقع رکھ تو اے سنی نبی کے فضل و احسان سے — جو رتبہ اہل جنت کا ہے تجھکو بھی عطا ہوگا

اے فروغ ماہ حسن از روے رخشان شما — مشرق انوار خوبی شد گریبان شما
اے بہار غنچہ دین لعل خندان شما — آبروے خوبی از چاہ زنخدان شما

دل پریشان ہے کہ کب ہمدست ہو یہ آرزو — خاطر مجموع ما زلف پریشان شما
خلق سب خواب عدم سے جاگ اُٹھی یکبیک — زانکہ زو بر دیدہ آب روے رخشان شما
یا رسول نیک اختر کیجیے ایسی مدد — تا ببوسم ہمچو گردون خاک ایوان شما
یا نبی ہر چند قرب آستان سے دور ہین — بندۂ درگاہ ہستیم و ثنا خوان شما
شوق تو دیدار کا ہے جان لب پر آ گئی — باد گر دو یا بر آید چیست فرمان شما
اے کمان ابرو یہ گوشے مین گذر تو کیجیے — کاندرین رہ گشتہ بسیار ند قربان شما
عاشقون کا راز دور چشم سے چھپتا نہین — بہ کہ بفروشند مستوری بمستان شما
قول سے حافظ کے کہتا ہے یہ سنی احمدا — روزی ما باد لعل شکر افشان شما

یہ دعا سنی کی ہے فضل خدا مقبول ہو — اے سنا حق شناسان گوی میدان شما

جوش غرع شق ... پیدا ہوا — یہہ کہ محبوب خدا ... مصطفے پیدا ہوا
روے ہستی مین جو نور مصطفے پیدا ہوا — روح ہر مومن کو بس عشق خدا پیدا ہوا
جب جہان پیدا ہوا غم حشر کا پیدا ہوا — اوسکے بر ضد شافع یوم الجزا پیدا ہوا
چاہا حق نے آپ ہی اپنی تجلی دیکھے جب — صاف تر مرآت نور مصطفے پیدا ہوا
مشتری خود حق ہے جسکی آب و تاب صاف کا — بحر رحمت سے وہ دُرِّ بے بہا پیدا ہوا
رحمت للعالمین ہے حامی روز جزا — عاصیون کے سر پہ رحمت بار کیا پیدا ہوا
مطلع دیوان عالم آپ ہی پہلے ہوا — آپ ہی پھر ہو گے اوسکا ثانی تما پیدا ہوا
حق نے چاہا موجب رحمت ہو بندون پر تو جب — رحمۃ للعالمین خیر الوریٰ پیدا ہوا
راحم امت نبی ایسا بھی کوئی ہو گیا — بطن سے جو امتی کہتا ہوا پیدا ہوا
حق نے کی خواہش ظہور اپنے کا باعث کوئی — تب محمد مظہر نور خدا پیدا ہوا
اسم بیشک ہے خدائے پاک کا رب رحیم — رحمۃ للعالمین احمد بھی کیا پیدا ہوا
راہ رحمت کس طرح مسدود ہو اے مومنو — گمرہون کے واسطے ہے رہنما پیدا ہوا
مولد و منشا ہے احمد کا مکان لا مکان — ظاہرا جب دیکھنے کو اس جگہہ پیدا ہوا
جب نبی پیدا ہوئے امت کو یہہ آئی ندا — ہو مبارک شافع روز جزا پیدا ہوا

اب تک اے سنی شفیق و شافع کل عاصیان

روز حساب فضل جو ہوگا آلہ کا
فرمان ایسا حشر مین ہوگا آلہ کا
تبلا کے تب کہینگے یہہ امت کو جبرئیل
ہوویگا جبرئیل کو یہہ حکم کردگار
حضرت نبی کے ساتھہ ہوا و سو وقت جبرئیل
حیرت زدہ ہو پوچھینگے آپسمین قدسیان
سردار اسکا کون ہے باشان و ابہت
بولینگے پھر نبی کی سواری کو دیکھکر
ہوگی ندائے غیب کہ صلِّ علےٰ کہو
استادہ پھر تو ہوویگی اللہ کے روبرو
چہرے کھلینگے روبروئے اللہ کے تمام
بولیگا حق کہ میری نظر انیہ کچہہ نہین
فرد گنہ پہ سیم کراب اونکی جبرئیل
پہلے ہی مین نے اپنے محمدؐ رسول کو
اب جائز ہمین خلعت رحمت دیا اونہین
اور نقد مغفرت مین تقاضے مین دیدیا
عالی خطاب اہل بہشت آج کر عطا
میزان پہ اوسکا پلہ نیکی جہکا رہے
جنت کی سمت جاوے یہہ دوزخ کو سرد کر
اوسکی تو جہی ہوئی جاگیر خلد پر
جنت مین چوکی پہرے لگا دو اوسکی سب
مخصوص ہوگیا ہے مری صرف خاص مین

جز محمدؐ کے نہ کوئی دوسرا پیدا ہوا

دفتر الٹ ہی جاویگا اپنے گناہ کا
لشکر کہان ہے آج مرے بادشاہ کا
موجود ہے رسالہ رسالت پناہ کا
لے آؤ مستحق ہے کرم کی نگاہ کا
زمرہ یہہ لے چلیگا علا پایگاہ کا
ذیشان قافلہ ہے یہ کس اہل جاہ کا
یہہ دبدبہ ہے حشر مین جسکی سپاہ کا
شاید رسالہ ہے یہ شہ دین پناہ کا
لشکر یہہ عالیشان ہے دوعالم کے شاہ کا
تا فی نظر کدہ آویگا دفتر گناہ کا
ہوگا ملاحظہ جو وہ فرد سیاہ کا
ہے پاس اس شفیع بلا اشتباہ کا
بخشا گناہ اونکے ہر اک سال و ماہ کا
خلعت دیا شفاعت عصیان تباہ کا
نہلادے پانی انکو تو کوثر کے چاہ کا
کر وضع شمسی قمری دن اونکے گناہ کا
منصب خصوص اونکو دیا مین نے جاہ کا
موزون رسالہ ہے شہ ذی دستگاہ کا
مرکب براق سب کو ہے پل کی راہ کا
رضوان سرشتہ دار ہوا اس سپاہ کا
ہو پاسبان نبی کی یہی خوابگاہ کا
خاصہ رسالہ ہے یہ مرے دادخواہ کا

ہنستے ہین اکیبار اسے فضل و لطف سے
سیرے نبی کی فوج کی لگتی ہے اب شبت
چہرون پہ اپنے ہوویگی جو مُہر مغفرت

انعام دو نگار زمیرے فیض نگاہ کا
ہان انتظام خلد کی ہو پیشگاہ کا
ہے سنی پہ طفیل رسالت پناہ کا

نہ ہووے مجھ سے ثناے اعلیٰ ثناے تو بر بلاے اعلیٰ
خدا کی رحمت سے یا محمدؐ بلامکان شد سراے اعلیٰ
گئے ہو تم اوس مقام اوپر کسی نبی کو نہ تھا میسّر
تمھارا ایسہ رتبہ یا محمدؐ کہ عرش شد زیر پاے اعلیٰ
پناہ مانگے گی ساری خلقت مگر بعزت تمھاری امت
رہے گی محشر کو یا محمدؐ تمام تحت لواے اعلیٰ
ہین ہم وہ بیمار کیا دوا ہوا گر دوا ہو تو اِسسے کیا ہو
ہے درد عصیان کو یا محمدؐ شفاعت تو شفاے اعلیٰ
کسی کا اسجا نہین گذارا نہ مارے پر وان کوئی فرشتہ
تمھاری اللہ نے یا محمدؐ بقرب خود کرد جاے اعلیٰ
ازل سے لے تا بروز محشر ہے بحر رحمت کا وہ شناور
تمھاری صورت کا یا محمدؐ ہر انکہ شد آشناے اعلیٰ
بنائے گر کوئی لاکھہ تدبیر کرے نہ زر اسکو کوئی اکسیر
مس گنہ کو ہے یا محمدؐ محبتت کیمیاے اعلیٰ
زر شفاعت کی عام بخشش تجھی سے ہو گی بغیر رنجش
خدا نے دی آپ یا محمدؐ بدست تو این عطاے اعلیٰ
خدا نے تمکو ہی دی شفاعت جو تم کہین وہ قبول عزت
منووے کس طرح یا محمدؐ نجات ما از دعاے اعلیٰ
خدا نے بخشی تمھین برحمت کلید قفل در شفاعت
خدا ابھی راضی ہے یا محمدؐ بصد رضا بر رضاے اعلیٰ

جو ہو قیامت مین مجھ پہ آفت تپش ہو خورشید کی بشدت
چھپا لو اوسوقت یا محمدؐ مرا بزیر لواے اعلیٰ

رکھے ہے جو احتیاج سنی وہ پاے امید آج سنی
کچھ ایسا ہو رحم یا محمدؐ پاین گداے سراے اعلیٰ

ولہ

نہ ہووے وصف تمہارے اعلیٰ رخ تو بدر الدجاے اعلیٰ
ہمیشہ کرتے ہین یا محمدؐ ثناے تو بر ملاے اعلیٰ
تمہارا سر ہے بجاے قرآن ہر ایک موسے ہے نور باران
جو فرق نازک ہے یا محمدؐ یقین راہ ہداے اعلیٰ
تمہارے ہین وے جو ہر دو کاکل ہین باغ جنت کے گویا سنبل
جہان معطر ہے یا محمدؐ زبوے آن مشکساے اعلیٰ
وہ زلف ہے لام خط رحمت کہ ہمکو اسلام سے ہے رفعت
ہین لوح پر نور یا محمدؐ عذار روشن بناے اعلیٰ
ہین سارے اسلام سے مسلمان یہ سلسلے پر ہے سبکا ایمان
ہمارا ایمان یا محمدؐ فتادہ اندر قفاے اعلیٰ
وے دونون ابرو ہین قاب قوسین یا ہین دونو کمان حرمین
بہ کفر فاتح ہین یا محمدؐ یہ تیر مژگان نماے اعلیٰ
عیان ز پیشانی نور رحمت تمہارے گالون کو کیا دون نسبت
تھا ایک خورشید یا محمدؐ دوم چو بدر سماے اعلیٰ
ہین جام کوثر کے دونون آنکھین سواد رحمت سدا نظر مین
بعین رحمت ہین یا محمدؐ نظر کنان دیدہاے اعلیٰ
الف جو اللہ کے اسم کا ہو تمہاری بینی سے ہے نسبت اسکو
تمہارا ہر لب ہے یا محمدؐ عقیق کان طلاے اعلیٰ

تمھارے دندان وہ دُرِ یکتا اگر ہو بیعانۂ دین و دنیا
بجز خدا اسکے یا محمد کسے کدامی بہاے اعلیٰ
تمھارا چہرہ خدا کو مقبول تمھارے دو کان فضل کے پھول
تمھاری گردن ہے یا محمد صراحی خوشنماے اعلیٰ
ذقن سے قد سے مین کیا دون نسبت کہ اسکو حق نے یہہ دی ہے زینت
ہے سیب جنت کا یا محمد بسر و خوش دلرباے اعلیٰ
وہ خوش محاسن کی رخ پہ زینت کرن ہے اطراف مہر رحمت
وہ موج غبغب ہے یا محمد بہ بحر رحمت فزاے اعلیٰ
کروگے محشر مین تم عنایت تمام امت پہ عام رحمت
ہے گنج رحمت کا یا محمد یقین صدر صفاے اعلیٰ
سحر سعادت کے ہر دو ساعد ہمیشہ قبضے مین فضل بیحد
تمھارے کف مین ہے یا محمد بجوش بحر عطاے اعلیٰ
حصیر آسا ہے پشت تختہ مگر شفاعت کا ہے وہ نامہ
تمھین عطا ہے وہ یا محمد بہ مہر جل و علاے اعلیٰ
یہہ وہ ہے فرمان خاتمیت کہ تم پہ ہے ختم اب نبوت
خدا نے کی مہر یا محمد تو خاتم الانبیاے اعلیٰ
مگر نظر مین نہ آے کسکی میان عقل آگئی ہے غلطی
اب آگے عصمت کا یا محمد نہادہ امر بر خداے اعلیٰ
شکم نہین ہے ہے نور یکجا ہے ناف کوثر کا گویا چشمہ
ستون دین کے ہین یا محمد یہ ہر دو ذیشان پاے اعلیٰ
وہ زانوا و پر ہین مہر اور ماہ ہین ران اور ساق ہر دو دیباہ
ہر ایک ناخن ہے یا محمد ہلال عید الضحاے اعلیٰ
کروگے محشر مین جب شفاعت مجھے بھی دینا زر شفاعت

زروز میثاق یا محمد من از تو دارم رجاے اعلیٰ
نکوئی بر لا دے کام سنی تہین سے حل ہو مہام سنی
عطا ہو مجھہ اوسکو یا محمد بفضل و لطف عطاے اعلیٰ

چشم ہے جاے مصطفےٰ دل ہے سراے مصطفےٰ
زلف رسلے مصطفےٰ ہے شب قدر مومنین
نور صفاے مصطفےٰ صبح سعادت ہے ہمین
مہر لقاے مصطفےٰ شمس ضحاے چرخ دین
ناخن پاے مصطفےٰ مومنو ماہ عید ہے
ہے یہہ ہواے مصطفےٰ باغ جہان سبز تر
صدر صفاے مصطفےٰ مخزن سر ذات حق
ظلّ رداے مصطفےٰ حشر مین ہم پہ ہوویگا
فضل و عطاے مصطفےٰ ہمیہ ہمیشہ جاری ہے
حق نے براے مصطفےٰ پیدا کیا جہان کو
ہو لینگے واے مصطفےٰ سختی سے ہم جو حشر مین
ہوگی صداے مصطفےٰ لطف سے جب یا امتی

دل ہے سراے مصطفےٰ چشم ہے جاے مصطفےٰ
ہے شب قدر مومنین زلف رساے مصطفےٰ
صبح سعادت ہے ہمین نور صفاے مصطفےٰ
شمس ضحاے چرخ دین مہر لقاے مصطفےٰ
مومنو ماہ عید ہے ناخن پاے مصطفےٰ
باغ جہان سبز تر ہے یہہ ہواے مصطفےٰ
مخزن سر ذات حق صدر صفاے مصطفےٰ
حشر مین ہم پہ ہوویگا ظلّ رداے مصطفےٰ
ہمیہ ہمیشہ جاری ہے فضل و عطاے مصطفےٰ
پیدا کیا جہان کو حق نے براے مصطفےٰ
سختی سے ہم جو حشر مین ہو لینگے واے مصطفےٰ
لطف سے جب یا امتی ہوگی صداے مصطفےٰ

کیا ہے عطاے مصطفےٰ سنی ہمارے حال پر

سنی ہمارے حال پر کیا ہی عطاے مصطفےٰ

جان برضاے مصطفےٰ دل تہ پاے مصطفےٰ
تحت لواے مصطفےٰ ہر دو جہان ہین بالیقین
جب کہین ہاے مصطفےٰ نار سقر کو دیکھہ ہم
تب ہو صلاے مصطفےٰ اب چلو باغ خلد کو
لطف و عطاے مصطفےٰ کیسا ہے ہمیہ دیکھیے
نیک تھی راے مصطفےٰ بخشش عاصیان کیے
دیکھو وفاے مصطفےٰ حامی عاصیان ہوے

دل تہ پاے مصطفےٰ جان برضاے مصطفےٰ
ہر دو جہان ہین بالیقین تحت لواے مصطفےٰ
نار سقر کو دیکھہ ہم جب کہین ہاے مصطفےٰ
اب چلو باغ خلد کو تب ہو صلاے مصطفےٰ
کیسا ہے ہمیہ دیکھیے لطف و عطاے مصطفےٰ
بخشش عاصیان کیے نیک تھی راے مصطفےٰ
حامی عاصیان ہوے دیکھو وفاے مصطفےٰ

شان گدائے مصطفی شاہوں سے بس وہ چند ہے
اپنا سوائے مصطفی حشر میں کون ہے شفیع
خوف و رجائے مصطفی کرنا ہمیں ضرور ہے
دین بقائے مصطفی تا بہ ابد بقا ہے یہہ
قدر و قضائے مصطفی قدر و قضا خدا کی ہے
نور و ضیائے مصطفی جلوۂ کوہ طور ہے
ہم بہ دعائے مصطفی حشر کو بخشے جائینگے
وصف و ثنائے مصطفی سنی ہو تجھسے کب ادا

شاہوں سے بس وہ چند ہے شان گدائے مصطفی
حشر میں کون ہے شفیع اپنا سوائے مصطفی
کرنا ہمیں ضرور ہے خوف و رجائے مصطفی
تا بہ ابد بقا ہے یہہ دین بقائے مصطفی
قدر و قضا خدا کی ہے قدر و قضائے مصطفی
جلوۂ کوہ طور ہے نور و ضیائے مصطفی
حشر کو بخشے جائینگے ہم بدعائے مصطفی
سنی ہو تجھسے کب ادا وصف و ثنائے مصطفی

[illegible]

یا نبی مصطفی مرحبا مرحبا — یا شفیع الوریٰ مرحبا مرحبا
تم ہو نور خدا تم سے ظاہر ہوا — نور ہر دو سرا مرحبا مرحبا
تم امام رسل بے چگون بے مثل — افضل الانبیا مرحبا مرحبا
زندہ تم سے عیان ہو گئے مردگان — یا حبیب خدا مرحبا مرحبا
انگلیوں سے بنی نہر جاری ہوئی — آپ کی برملا مرحبا مرحبا
تمنے شق قمر کر دیا چرخ پر — یا نبی مصطفی مرحبا مرحبا
تم سے ہر دو سرا ہو گئے برملا — خاصۂ کبریا مرحبا مرحبا
نخل خرما بجا سنگ سے ظاہر ہوا — تم نے پیدا کیا مرحبا مرحبا
لاکھوں بیمار کور و برولے مسیح — تمنے دی ہے شفا مرحبا مرحبا
ہوکے شیریں دہن تمنے حق سے سخن — روبرو ہے کیا مرحبا مرحبا
آیا سنگ گران جب بہ آب روان — حکم جسدم ہوا مرحبا مرحبا
ریت کو پانی تمنے حلویسی کی — اور گیا با مزا مرحبا مرحبا
بات پر آپ کی ہرنی آئی چلی — مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
اپنے مسواک کو تمنے گاڑا سے جو — جھاڑ اوسکا ہوا مرحبا مرحبا
ثانی ہی نا ہوا اور نہیں ہوویگا — یا نبی آپ کا مرحبا مرحبا

ایک فرشتے کے تھے ہر دو بازو جلے
آپ نے پر دیا مرحبا مرحبا

گو وہ تھا جلکے موا تم نے زندہ کیا
پھر وہ آدم ہوا مرحبا مرحبا

رہرو کفر پر تم نے کی جو نظر
وہ مسلمان ہوا مرحبا مرحبا

لاکھوں ہی گمرہان آئے رہ پر بجا
آپ ہو رہنما مرحبا مرحبا

پیدا ہو کر نبی کہتے تھے امتی
اپنے لب کو ہلا مرحبا مرحبا

روز محشر ہو جب دینگے تم ہمکو تب
مغفرت کی صلا مرحبا مرحبا

یا شفیع الامم تمنے کرکے کرم
راہ حق دی بتا مرحبا مرحبا

ہے خدا وحدہ لاشریک لہ
تم بھی ہو بے جدا مرحبا مرحبا

نور حق نے جو کی اپنی جلوہ گری
تم سے ظاہر ہوا مرحبا مرحبا

فی الحقیقت خدا خود تھا جلوہ نما
تمکو مظہر کیا مرحبا مرحبا

وہ تھا نور صمد جلوہ گر خود احد
نام احمد رکھا مرحبا مرحبا

تم شریعت خدا تم طریقت خدا
تم حقیقت خدا مرحبا مرحبا

کیا بولوں خدا تمکو یا مصطفےٰ
ہو نہ حق سے جدا مرحبا مرحبا

گر میں بولوں خدا ہو شریعت خفا
تم کو یا مصطفےٰ مرحبا مرحبا

تم میں حق میں بجا فرق اتنا ہوا
یا امام الہدےٰ مرحبا مرحبا

حق کو ہے نہ پسر اور نہ مادر پدر
اے شہ اصفیا مرحبا مرحبا

ہے خدا ذات تو تم صفت اوسکی ہو
راز دان خدا مرحبا مرحبا

ذات ہے جب تلک کب صفت ہو الگ
ذات تک تم بقا مرحبا مرحبا

یہہ سخن عارفو غور سے گر سنو
بولوگے بارہا مرحبا مرحبا

سنی ہو تر زبان کہتا ہے ہر زمان
ہو نبی پر فدا مرحبا مرحبا

ہے شہد آب دہن ہمارا
نبات کی جا سخن ہمارا

وہ شیرین لب کی صفت کے باعث
قلم ہے شکر دہن ہمارا

بوصف آن لب یہ مان پان ہے
کہ پیکدان ہے مین ہمارا

وہ زلف مشکین کے ہم گدا ہین
ہے مرگ چھا لا ختن ہمارا

وہ تازہ تر گل کے ہم ہین بلبل
کہ لامکان ہے چمن ہمارا

بنایا روح القدس کو بلبل
نگار گل پیرہن ہمارا

نہین ہے جنت کی ہمکو پروا
ہے کوے احمدؐ چمن ہمارا

لگا ہے شوق خدا پرستی
ہے دلربا بت شکن ہمارا

جو ہو مدینے مین لاش عریان
ہو دھوپ وہان کی کفن ہمارا

مزار کی جا پہ سبز گنبد
بنے یہہ چرخ کہن ہمارا

زہے منت.. بدشت یثرب
غبار بنجاے تن ہمارا

بسوز ہجران مہر خوبے
ہے نالہ آتش فگن ہمارا

وہ گل کے روضے مین واہ قسمت
بنے جو ہے بالی تن ہمارا

ریاض وحدت کے مدح خوان ہین
کہ تازہ تر ہے چمن ہمارا

وہ مئی کے پتھر کو پھینکتے ہین
یہی ہے دیوانہ پن ہمارا

ہمارے آقا کا ہے دو عالم
جہان رہین ہم وطن ہمارا

دعا یہ کرتے ہین یا محمدؐ
ہو دور رنج و محن ہمارا

بکفر غالب رہین یہہ مقصد
براے شاہ زمن ہمارا

نزول موسیٰ پہ من و سلویٰ
ہے وصف احمدؐ کا من ہمارا

نجات کامل ہے پھر تو سنی
قبول ہوگر سخن ہمارا

یارب تو بتا تصویر نبیؐ و اصل علی و اصل علی
تا دیکھون سدا تصویر نبیؐ اصل علی و اصل علی

چہرے سے عیان انوار خدا ہے جسے منور ہر دو سرا
ہے بدر دجیٰ تصویر نبیؐ و اصل علی و اصل علی

رخسار منور جلوہ کنان چمکا ہے روشن ہر دو جہان
ہے شمس ضحیٰ تصویر نبیؐ و اصل علی و اصل علی

اب لعل فزون از لعل یمن تھا نور کا شعلہ سیف یمن
ہے ماہ لقا تصویر نبیؐ و اصل علی و اصل علی

پیشانی سے جسکی صاف عیان ابس نور خدا ہے ہر دو جہان
ہے نور خدا تصویر نبیؐ و اصل علی و اصل علی

بینیؐ سے الف اللہ کا عیان پھر ستر خدا ہے اوج دہان
و اصل علی تصویر نبیؐ و اصل علی و اصل علی

ابروے مبارک شکل کمان تہا سہم مژہ سے کفر نہان
ہے دفع بلا تصویر نبی واصل علی واصل علی

بادام یہہ دو آنکہون کے ہم کر دینگے نثار اُس چشم یہ ہم
گر دیکہین ذرا تصویر نبی واصل علی واصل علی

بے نور ہین جب دیکہینگے ہم تو مرینہ دلوپر کرکے کرم
دیوینگی جلا تصویر نبی واصل علی واصل علی

اوس سینہ مین جو شمع خدا امت کے لیے تہا یہ بجا
ہے شمع ہدا تصویر نبی واصل علی واصل علی

قد نور خدا کو دیکہہ ہم کیا بولون تجہسے ہو ربکی قسم
مرآت صفا تصویر نبی واصل علی واصل علی

وہ دست تہا تہا دست کرم ہمراہ ہدایت پر تہا قدم
ہے راہنما تصویر نبی واصل علی واصل علی

اے سنی ازل مین تجہ نے اگر دیکہی ہے تو رکہیو اُسکی خبر
ہان بہول نہ جا تصویر نبی واصل علی واصل علی

جسوقت خود نور سے نبی دید مین چمکا
ہر ذرہ نظر آگیا اسرار قدم کا

جب قصد کیا وصف محمدؐ کے رقم کا
سر جہک گیا سجدے مین ہی اکبار قلم کا

دیوان جو ہوا وصف محمدؐ کے رقم کا
شیرازہ یہہ یکبار ہوا رشتۂ دم کا

ایمان ملا دین ملا ہمکو عزیزو
یہہ صاف تصدق ہے محمدؐ کے قدم کا

کیا لطف ہے کیا فیض ہے کیا فضل و عنایت
باللہ کہ مالک ہے وہی فیض اتم کا

بتلائی رہ نیک کیا وعدۂ بخشش
کس منہ سے ادا شکر ہوا احمدؐ کے کرم کا

ہر صبح کو ہر شام کو ہر سمت ہر اک جا
جلوہ ہے اسی مہر عرب ماہ عجم کا

ایمان ہے ہدایت ہے محمدؐ کی صفت مین
لوخوان کشادہ ہے یہان فضل و نعم کا

سجدے کے لیے شاہ کے اے قبلۂ عالم
بس ہے مجہے محراب ترے ابروکے خم کا

کب فکر اوسے مہر قیامت کی ہو شاہا
جب سایہ ہوا امت پہ ترے دین کے علم کا

جب لاگ چکی امت کی ترے سر سے شفاعت
سب خوش ہوے جاتا رہا غم حشر کے غم کا

گمراہی مین ہم تہے کہودی کتنے ہدایت
یہہ سارا کرم ہے اسی حامی امم کا

ایمان دیا دین دیا ہمکو وہ سنی
کیا فیض ہے کیا فضل اس الطاف شیم کا

تم ہو شاہ انبیا یا مصطفےٰ
ہو رسول کبریا یا مصطفےٰ

جو تمہاری راہ پر قائم رہے
ہو گئے وے اولیا یا مصطفےٰ

دین حق نے لی صفائی آپ سے
تم ہو شاہ اصفیا یا مصطفےٰ

زیب و زینت تم سے تقویٰ کو ہوئی / تم ہو زین الاتقیا یا مصطفیٰ
سب بزرگون کو بزرگی آپ سے / تم ہو ازکی الازکیا یا مصطفیٰ
جب ہوئین ظاہر تمہاری نیکیان / چھپ گئے سب اشقیا یا مصطفیٰ
ہو ہدایت آپ کی جسکو نصیب / راستہ سیدھا لیا یا مصطفیٰ
آپ کی الفت مین بس پیوند دل / خوش ہوا جسنے سیا یا مصطفیٰ
جو تمہارے قول پر ثابت رہا / نیکنامی سے جیا یا مصطفیٰ
آپ کی الفت مین جو تشنہ ہوا / ساغر کوثر پیا یا مصطفیٰ
فرش سے خوش ہے مدینے کا مجھے / ہو عطا اک بوریا یا مصطفیٰ
اُسکے فرمان ہین جہان جو آپ کا / ہے ادا فرمان کیا یا مصطفیٰ
گر صفائی چاہتا ہو دل کی تو / روز و شب کہہ سفیا یا مصطفیٰ

آفتاب نور ہے چہرہ رسول اللہ کا / جلوہ کوہ طور ہے چہرہ رسول اللہ کا
جبہہ مہرخ سے عرق رحمت کا ظاہر ہے سدا / رحم سے مجبور ہے چہرہ رسول اللہ کا
قوس ابرو تیر مژگان سے بہم چلہ کشید / کفر پر منصور ہے چہرہ رسول اللہ کا
چشم رحمت سے گنہگاران امت کیطرف / روز و شب ناظور ہے چہرہ رسول اللہ کا
فتح دی حق نے شفاعت پر نگہ کے تیر کو / ناصر و منصور ہے چہرہ رسول اللہ کا
بینی و روے جمال دین و دنیا بالیقین / بلکہ خالص نور ہے چہرہ رسول اللہ کا
عارض انور نے بخشی روشنائی مہر کو / نور چشم کور ہے چہرہ رسول اللہ کا
گوش عالی جوہر عزت کے ہر دو کان مین / گوہر اطہور ہے چہرہ رسول اللہ کا
ہے زبان و لب سے ہر دم گفتگوے مغفرت / غافر و مغفور ہے چہرہ رسول اللہ کا
فرد عصیان امم دھوئے زقن کا ہے عرق / رکھے یہ مقدور ہے چہرہ رسول اللہ کا
چشم دل سے دیکھ از روے ترحم یا نبی / تجھ سے کب مہجور ہے چہرہ رسول اللہ کا
ہر دو عالم ذکر حسن پاک سے ہین تر زبان / ہر جگہ مذکور ہے چہرہ رسول اللہ کا
آفتاب اوج رحمت جلوۂ وحدت یقین / نور سے معمور ہے چہرہ رسول اللہ کا

جسنے دیکھا اوسنے نقد مغفرت حاصل کیا
فیض سے گنجور ہے چہرہ رسول اللہ کا

مردمک کو مرحمت نور بصارت کیون نہو
چشم مین مستور ہے چہرہ رسول اللہ کا

نور احمد دیدہ مین موجود ہے ہر شے مین دیکھہ
گو بظاہر دور ہے چہرہ رسول اللہ کا

صاف تر رومال رحمت سے ہوئی لوث حدوث
پاک ہے مبرور ہے چہرہ رسول اللہ کا

راغب و ناظر ہے رب العالمین جسکے حبیب
کیا اوسے منظور ہے چہرہ رسول اللہ کا

نور وحدت سے مجلی و منور بالیقین
حسن سے موفور ہے چہرہ رسول اللہ کا

کونسی جا ہے جہان شہرت نہین اس حسن کی
ہر طرف مشہور ہے چہرہ رسول اللہ کا

آب رحمت سے ہوئی ہے شست و شوے روے پاک
طاہر و اطہور ہے چہرہ رسول اللہ کا

صفحۂ دل پر مرے حسن ہدایت کیون نہو
اوسپہ تو مسطور ہے چہرہ رسول اللہ کا

ماہ تابان جب ہے اے سنی فلک پر آفتاب
دیکھکر مسرور ہے چہرہ رسول اللہ کا

ذکر ہر دم ہے مرا کلمہ رسول اللہ کا
ورد کرتا ہون سدا کلمہ رسول اللہ کا

ہو تجلی دل کو اور ایمان کامل اوسکا ہو
صدق سے جسنے پڑھا کلمہ رسول اللہ کا

ہے یہی ذکر جلی ورد اسکا کر اس طرح سے
دمبدم صبح و مسا کلمہ رسول اللہ کا

لا الہ سے نفی کر اثبات الا اللہ سے کر
تا کرے دل کو صفا کلمہ رسول اللہ کا

عاقبت کے خوف سے گر تم پڑھوگے مومنو
دیگا دوزخ سے بچا کلمہ رسول اللہ کا

ہے دم عیسی اسی مین ذکر کر اے مردہ دل
دے ہے مردہ کو جلا کلمہ رسول اللہ کا

گر کرے دنیا کی خاطر ورد اسکا جو کوئی
برکت اوسکو دیویگا کلمہ رسول اللہ کا

جسنے ورد اسکا کیا بہر خدا طلبی تو بس
حق سے دیگا لا ملا کلمہ رسول اللہ کا

کیون نہ میر القلقہ ہو روز و شب ہر ایکدم
نقش دل پہ ہو گیا کلمہ رسول اللہ کا

آینے سے دل کے ہو زنگ کدورت صاف تر
قلب کا ہے مصقلہ کلمہ رسول اللہ کا

گر خدا بینی تجھے منظور ہے یہہ ذکر کر
دیگا نور حق بتا کلمہ رسول اللہ کا

جنت الماوی ہے اوسکے واسطے اے مومنو
دمبدم جسنے کہا کلمہ رسول اللہ کا

جلوۂ نور الہی اس سے دل مین ہو نمود
دیکھ لے ہے حق نما کلمہ رسول اللہ کا

کاتب قدرت نے چاہا مشق عالم کا کرے
لوح پر پہلے لکھا کلمہ رسول اللہ کا

تیرے ایمان کو ہوا استقلال اسکے ذکر سے
روز و شب کہہ سنیا کلمہ رسول اللہ کا

جب شفیع المذنبین امت کا آقا ہوگیا
خوف کیا محشر کا جب ایسا وسیلہ ہوگیا

نور ایمان سے منور کیون نہو سارا جہان
دین احمد کا دو عالم مین جو شہرا ہوگیا

مومنون کے دل کو اکبارگی تجلی ہوگئی
نور پاک مصطفے کا جبکہ جلوہ ہوگیا

کیا بزرگی مین کرون ذات محمد کی بیان
جسکے باعث اطہر و اشرف یہ کعبہ ہوگیا

شافع روز جزا ہم عاصیون کے واسطے
جز رسول کبریا پھر کون ایسا ہوگیا

لے زمین سے تا فلک ایمان کو رفعت ہوگئی
رایت دین محمد جبکہ برپا ہوگیا

جب تولد سید لولاک مکے مین ہوئے
مومنون کا کیا کہون اس سمت قبلہ ہوگیا

وحشت دنیا نہ عقبیٰ قبر کی بھی فکر کیا
شافع روز جزا جسوقت اپنا ہوگیا

دین ملا ایمان ملا رحمت ہوئی ہمپر نزول
باعث رحمت یقین حضرت کا آنا ہوگیا

منزل رحمت ہوا یہہ سطح روے زمین
جب شفیع المذنبین دنیا مین پیدا ہوگیا

بے مثال و بے چگون ذات محمد کو کہو
ورنہ بتلادو نبی کا کون ہمتا ہوگیا

جب نبی پیدا ہوے دنیا و دین دونون ہوے
دو جہان کا الغرض اسباب سارا ہوگیا

کیون نہ امت کو شرف بخشے رسول کبریا
جسکے قدمون سے مشرف عرش اعلیٰ ہوگیا

وادی یثرب خدا دکھلائے ای سنی مجھے
عشق احمد کا یہ میرے سر مین سودا ہوگیا

بڑا اشتاق ہے مدت سے دل میرا محمد کا
بتا دے جلد تر یا رب مجھے روضا محمد کا

نحوست اٹھہ گئی دنیا سے اک لخت اے مسلمانو
دو عالم مین ہوا جسوقت سے شہرا محمد کا

چراغ نور ایمان سے ہوا ہے دل کا گھر روشن
مہ نور ہدایت دل پہ جب چمکا محمد کا

ہمین کیا خوف ہے یارو کہو روز قیامت سے
گنہگارون کے چھوڑوانے کو ہو وعدہ محمد کا

نہین ہے فکر ہمکو گرمی خورشید محشر کی
ہمارے سر پہ ہے اے مومنو سایہ محمد کا

مہم بخشش امت نہو ویسے فتح کیونکر اب
کہ شمشیر شفاعت پر تو ہے قبضہ محمد کا

اداشہو کیون اوسکا پڑے تھے ہم ضلالت مین
ہدایت حق نے دی ہمکو یہ ہے صدقہ محمد کا

تجلی دین اعظم کی ہوئی مشرق سے مغرب تک
جو نور حق سے کثرت مین ہوا جلوہ محمدؐ کا

ازل سے دل میرا آشفتۂ نور مجسم ہے
کہ خوش آتا ہے جنت سے مجھے صحرا محمدؐ کا

خیال زلف عنبر بوے احمد سے کب جاوے
ہوا ہے روز اول سے مجھے سودا محمدؐ کا

خدا کا نور اقدس لاشریک و وحدہ برحق
جمال ذات اظہر ہے تو ہے یکتا محمدؐ کا

خدا نے نور احمد کو کیا خلقت مین لاثانی
نہین تھا اور نہ ہوویگا کوئی ہمتا محمدؐ کا

کہان ہم اور کہان یہ دین نزول رحم حق کب تھا
یہ جانو موجب رحمت ہوا آنا محمدؐ کا

چھوڑائی راہ بد ہم سے عطا کی نعمت ایمان
بیان فضل و احسان مین کرون کیا کیا محمدؐ کا

ہین سب خستہ اے بندۂ افضال فرات احمدی سنی
یقین جانو کہ سب پر دست ہے بالا محمدؐ کا

اے مصدر رحمت خدائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
وے منزل فضل کبریائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
اے معدن فیض والسخائی وے مخزن جود والعطائی
اے صاحب صادق الوفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
بینی توئی حال مومنان را دانی توئی راز عاصیان را
اے واقف سر اختفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
پوشیدہ نماند بر تو ہر سر ہستی توئی ذرہ ذرہ مخبر
اے باعث ارض والسمائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
بکشادی بجا تو راز اعظم ہستی توئی سید دو عالم
اے سرور خیل انبیائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
دانستہ خبر ز حال است دادی تو امید از شفاعت
اے غافر ذنب والخطائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
بکشادی تو عقدہاے دین را دادی تو صفائی مومنان را
اے گوہر تاج اصطفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
بنمودی تو راہ دین بگمرہ کردی تو ز راہ دین آگہ

اے ہادی صدق والصفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
ہستی توئی مقتدائے پاکان اسرار ازل بتو نمایان
اے جوہر کان اجتبائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
ہر ذرۂ راز حق تو دانی رخشان ز تو مہر آسمانی
اے صورت شمس والضحائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
کردی چہ بجال ما عنایت بخشیدی تو گنج راز وحدت
اے مالک جود والعطائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
ظاہر نشود سخاوت تو عام ست بجا کرامت تو
اے صاحب فیض والسخائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
وصفت چہ کند زبان سنی ہستی توئی راز دان سنی
اے احمد احسن الثنائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

عشق احمد کا ہے عجب چٹکا — دل کو سودا ہے زلف کی لٹ کا
مار بھی کھا کے زلف کی لٹ کا — پھر نہ چھوٹا وہ جا کے جو اٹکا
یار اپنا شفیع محشر ہے — عاقبت کا کہاں رہا کھٹکا
پاس نفس و قدم سے رہ شاغل — اور جانب خیال مت بھٹکا
وسوسہ ڈال دے اگر خناس — اوسکو لاحول کا لگا سٹکا
راہ مولا میں ہے وہی ہشیار — گرد غفلت کو جو کہ ہے جھٹکا
نام عقبیٰ ہے مسکن و آرام — ہے یہ دنیا مقام کھٹ کھٹ کا
سر پہ لے لا الٰہ کی گٹھری — جبکہ ہمت کا باندھ کر پٹکا
کر کے اثبات ذکر الا اللہ — قلب آشفتہ پر اوسے پٹکا
نام احمد سے کھل گئے اسرار — اٹھا پردہ احد کی چوکھٹ کا
در نور یقین جو باز ہوا — نہ رہا پھر تو آسرا پٹ کا
یا نبی آپ کا یہ رتبہ ہے — عرش تکیہ بنا چھپر کھٹ کا

احمد ابت کرے نگون سر سب
سنکے آوازہ تیری آہٹ کا

میم احمد سے کھل گیا اسرار
رازہے اور کچھہ یہہ گھونگت کا

جام کوثر سے کرا سے سیراب
سنی عاشق ہے تیرے پنگھٹ کا

تم ہو نور خدا یا رسولِ خدا
تم ہو شمس الضحےٰ یا رسول خدا

نور اطہر سے روشن ہوے دو جہان
تم ہو قمر الضیا یا رسول خدا

بحرِ عصیان سے تم پار کردو مجھے
ڈوب جاؤ نہین نا یا رسول خدا

مجھکو طاقت و قوت عطا کیجیے
ہو نہین بدیست وپا یا رسول خدا

مجھپہ اپنا کرم آپ رکھیے سدا
حال بد ہے میرا یا رسول خدا

ایسی ہووے عنایات کچھہ آپکی
میری رد ہو بلا یا رسول خدا

شکل اطہر مجھے کیون تباتے نہین
کیون ہو مجھہ سے خفا یا رسول خدا

رحم کر یہہ فدوی پہ بہر خدا
دیجے صورت تبا یا رسول خدا

نقد بخشش سے مجھکو کرو تم غنی
ہون مین مثل گدا یا رسول خدا

تمسے امید بخشش کی رکھتا ہون مین
دو نہ دل سے بھلا یا رسول خدا

رکھیے دنیا و عقبی مین عزت میری
اور کرو و بھلا یا رسول خدا

موت آوے تو باخیر و ایمان ہم
خاتمہ ہو میرا یا رسول خدا

جبکہ اس سے بچون یہ کرم کیجیے
یا نبی مصطفےٰ یا رسول خدا

مجھکو امید آپ کے فضل سے ہے
برلے آؤ ذرا یا رسول خدا

جان کندن کی سختی سے دیجے بچا
تم بلطف و عطا یا رسول خدا

اور تنگی سے قبر کی دیجیے رہا
جب مین گھبراؤنگا یا رسول خدا

جبکہ آسانی ہووے وہانسے مجھے
اور ہے اک بلا یا رسول خدا

اوسکو بھی کر دو آسان بعزت خود
یا امین خدا یا رسول خدا

اب یہ عاجز و بیکس و ناچار کی
ہے یہ تمسے دعا یا رسول خدا

مجھکو دوزخ سے آپ بچا لیجیے
از برائے خدا یا رسول خدا

جبکہ دوزخ سے مین بچ رہون باکرم ۔ اور ہے اک دعا یارسول خدا
ٹال دیجیے اسکو بھی بہر خدا ۔ آپ خیر الوریٰ یارسول خدا
روز محشر مین زیر لوا دو جگہہ ۔ ہے یہی التجا یارسول خدا
گرم خورشید ہوگا قیامت مین جب ۔ دیجیے دامن اوڑہا یارسول خدا
جبکہ محشر کی تنگی سے بچ جاؤنگا ۔ پھر یہ ہے مدعا یارسول خدا
اوسکو بھی تم کرم سے دلانا مجھے ۔ یا شفیع الوریٰ یارسول خدا
جبکہ میزان مین تو لینگے میری بدی ۔ کیجیے ایسی عطا یارسول خدا
میرے پلہ مین جب ہاتھ کہدیجیے ۔ تم بلطف علےٰ یارسول خدا
جبکہ اس سے بھی بچ جاؤنگا مین ہم ۔ اور ایک ہے رجا یارسول خدا
یہ بھی امید برلاؤ میری بھلا ۔ یا امام الہدیٰ یارسول خدا
پُل کا رستہ جو تلوار سے تیز ہے ۔ جب وہان جاؤنگا یارسول خدا
آپ ایسا گذار دیجیے اس راہ سے ۔ مجھکو مشکل ہوا یارسول خدا
جبکہ جنت مین جاؤگے مت کیجیے ۔ مجھکو یکدم جدا یارسول خدا
مین گنہگار رہون تم بفضل و کرم ۔ کیجیے عفو و عطا یارسول خدا
جب مدینے مین ہوویگا تیرا گذر ۔ کہتا باد صبا یارسول خدا
وہ جو سنی ہے عاصی مرض گنہ ۔ اوسکو دیجیے شفا یارسول خدا

در شان حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز

یا قرۃ عینی مرغوب رسول اللہ ۔ صلوۃ علیکم یا محبوب رسول اللہ
جو غوث بکرم پر ونیا مین فدا ہوگا ۔ وہ عرش کے سایہ مین محشر کو کھڑا ہوگا
جو غوث کا وصف ہے رتبے مین وہ کیا ہوگا ۔ مقبول رسول اللہ مرغوب خدا ہوگا
ہو کیون نہ قدم اوسکا ہے یہ ولیون کے ۔ احمد کا قدم جسکے کاندھے پہ لیا ہوگا
ایک روز کہا دل نے کیون فکر کرے ہے تو ۔ کیا فکر مین گھل گھل کر کیون مفت فدا ہوگا

اے سنی تو رکھہ حاجت اوس ذات مقدس سے
دنیا مین تو خوش ہوگا عقبیٰ مین یہ ہے رتبہ
کر عرض مجھے لینا اسوقت کرامت سے
پروا یہ ہمین کب ہے وہ شاہ دو عالم ہے
یا غوث دعا کیجے ہے حال تبنگ میرا
مُردون کو کیے زندہ بس تمنے کرامت سے
کب کار میرا ہووے کچھہ دیر بہی لگتی ہے
کر فضل و عنایت کچھہ تا میری مدد ہووے

یا غوث یہ سنی کا ہوویگا دگر رتبہ

بے برگ اگر ہے تو بابرگ و نوا ہوگا
اوس غوث معظم کے تو تحت لوا ہوگا
جب غوث نشان تیرا محشر مین کھڑا ہوگا
یا غوث تیرا سایہ جسپر کہ پڑا ہوگا
کیونکر نہ فراغت ہو گر فضل ترا ہوگا
دل مردہ میرا زندہ اب تمسے نہ کیا ہوگا
جب قدرت تیرے ہاتھون اور حکم قضا ہوگا
رتبہ میرا اے آفت کیونکر نہ بڑا ہوگا

جب ہاتھہ ترا سر پہ با فضل و عطا ہوگا

کیا خوف حشر مین ہے گناہ کبیر کا
بلبل مین تیرے گلشن مدح و ثنا کا ہون
پوچھین فرشتے قبر مین بندہ تو کسکا ہے
دونگا جواب بندۂ حق امت سمیع کے
پروا ہے جاہ و دولت دنیا سے کب اوسے
بغداد کی نصیب ہے گر خاک کچھہ ملے
کیونکر نہ ہو تجلی میرے دل کو منور
محشر مین اوسکے نیچے خدایا بٹھائے مجھے
یا غوث ایسے وقت مین کچھہ مرحمت کرو
منظور تیرے در کی گدائی ہے اب مجھے
کچھہ فضل ایسا ہو کہ ہو حاصل میری مراد
یا غوث مجھکو اپنے غلامون مین کر قبول

اے سنی تیرے حق مین ہو جنت تجھے تبر

فدوی ہون مین غلام ہون مین دستگیر کا
صلِ علیٰ ہے نالہ میرے ہر صفیر کا
امت ہے کسکی نام ہے کیا تیرے پیر کا
سب شہہ مین مرید ہون پیران پیر کا
ہووے گدا اگر کوئی پیران پیر کا
پھر دل ہو میرا کا ہیکو خواہان عبیر کا
مداح ہون مین اوس شہہ روشن ضمیر کا
جسدم نشان کھڑا رہے غوث کبیر کا
از بس شکستہ حال ہے اب اس فقیر کا
خواہان نہین ہون دولت و جاہ کبیر کا
امیدوار بیٹھا ہون فضل خطیر کا
مین ہون غلام تیرے غلام حقیر کا

روضہ اگر مین دیکھہ لون غوث منیر کا

تو صاف تر دل کو بنا دنیا سمجھ جا بے فنا
ہان اپنے حق کی کر ثنا دنیا سمجھ جانے فنا

اسباب کر کچهہ کوچ کا جانا ہے پھر سوے بقا
غفلت سے کب تک سوویگا دنیا سمجهہ جاے فنا

سونے سے کر توبہ یہان سونا ہے پھر تجهکو وہان
سونے سے وہ سونا کہان دنیا سمجهہ جاے فنا

میثاق مین قالوا بلیٰ اللہ سے تو نے کہا
وہ قول اپنا لا بجا دنیا سمجهہ جاے فنا

یاد خدا کر جان سے بچ پنجۂ شیطان سے
کر زندگی ایمان سے دنیا سمجهہ جاے فنا

سن بات میری اے جوان یہ وقت پھر تجهکو کہان
قائم نہین دورجہان دنیا سمجهہ جاے فنا

جب موت تیری آویگی بیشک تجھے لیجاویگی
پھر تجهہ سے کیا بن آویگی دنیا سمجهہ جاے فنا

اب قبر کی کچهہ فکر کر اپنا بھلا چاہے اگر
قائم وہی ہے تیرا گھر دنیا سمجهہ جاے فنا

ہان قبر کا یہ حال ہے غافل ہان منہ لائے ہے
غافل کا بدا حوال ہے دنیا سمجهہ جاے فنا

بس قبر ہے اک اژدہا منہہ کھولکر بیٹھا ہوا
کچهہ دہیان کر کے گور کا دنیا سمجهہ جاے فنا

جب قبر مین تجھکو لجا داخل کرینگے اقربا
اسجاے کیسا ہوویگا دنیا سمجهہ جاے فنا

تو گور مین جب جاویگا کہہ یہان سے کیا لیجاویگا
منہہ حق کو کیا بتلاویگا دنیا سمجهہ جاے فنا

بس قبر ہے تاریکتر ہوگا عذاب اسجاے پر
کرلے عبادت اے پسر دنیا سمجهہ جاے فنا

ہان قبر تیرا خانہ ہے وہان اپنا نا بیگانہ ہے
دنیا پہ کیون دیوانہ ہے دنیا سمجهہ جاے فنا

یہ مال اور رتبہ تیرا کب ساتھہ تیرے آویگا
ہے آخرش سب کو فنا دنیا سمجهہ جاے فنا

دن حشر کا ہوگا عجب اوس روز تجھپر ہے غضب
دنیا نہ کام آویگی تب دنیا سمجهہ جاے فنا

ڈالیگی تجھکو نار مین رہجاویگا آزار مین
مت پڑ جہان کے کار مین دنیا سمجهہ جاے فنا

پھنسکر تو مکر دہر مین گر گر گنہ کے بحر مین
مت پڑ خدا کے قہر مین دنیا سمجهہ جاے فنا

کر دل سے تو یاد صمد مت کر کسی سے ضد و کد
سب چھوڑ دے اعمال بد دنیا سمجهہ جاے فنا

حق کی عبادت سنیا ہو پر سعادت سنیا
کر دل سے طاعت سنیا دنیا سمجهہ جاے فنا

ردیف باے موحدہ

پڑھی نبی کے جو دندان کی تاب سے تہ آب
صدف مین ہوگیا گوہر خوش آب در تہ آب

فقط نہ خشکی پہ بل اہل آب در تہ آب
نبی کا کرتے ہین ذکر صواب در تہ آب

نبی کا فیض جو پہونچا شتاب ورنہ آب
صدف بھی ہوگئی اہل نصاب ورنہ آب

اثر کیا نہ وہ ماہی پہ آگ نے ہرگز
سنا تھا وصف رسالت مآب ورنہ آب

کسی کو شک کہیں معراج پر نبی کی ہوا
تو وہ یقین پہ ہوا فتحیاب ورنہ آب

نبی نہ دیتے اثر گر دعاے موسی کو
سقر کا کھلتا نہ فرعون پہ باب ورنہ آب

تمہارا فیض جو ہوتا تو شاہ دانایان
نہ ہوتا تختۂ یونان خراب ورنہ آب

عرق نبی کے جو واصف کا بحر مین گر جاے
گلاب آب ہو بوے گلاب ورنہ آب

عرق مین ڈوبی نہ تھی آپ کی وہ زلف سیاہ
مگر یہہ معجزہ اک تھا سحاب ورنہ آب

غریق ہوے محمدؐ کے آب رحمت مین
کہو تو کرتے ہو کیون آب آب ورنہ آب

نزول آب کرامت نبی کا ہے کہ اُٹھو
کوئی بھی کرتا ہے اے لوگو خواب ورنہ آب

یہ ذکر آتش و خاک و ہوا پہ کیا موقوف
ہے بلکہ ذکر آن عالیجناب ورنہ آب

عرق مین غرق ہو گھلتا ہون ہجر احمد سے
کلوخ کیون نہ ہو گھُل گھُل کے آب ورنہ آب

جگر پہ آبلہ او سپر ہے موج آب سرشک
میان بحر الم ہے حباب ورنہ آب

سیاہی چشم کی ڈوبی ہے اشک مین میرے
عجب یہہ سینہ ہے کہ آیا سحاب ورنہ آب

ہون آب اشک مین ڈوبا بصر کو کیون نہو فرق
نظر کو ہوتا ہے اکثر حجاب ورنہ آب

مدام بارش رحم نبی ہے امت پر
کہ رحم لوٹے ہے یہہ بیحساب ورنہ آب

نہ مانگا پانی چلی جنکے سر پہ تیغ نبی
کہو تو کوئی بھی مانگے ہے آب ورنہ آب

نبیؐ کا قہر تھا طوفان نوح اے سخنی
کہ جس سے اگلی و دنیا شتاب ورنہ آب

دیکھیے ہم رغبت دین پیمبر روز و شب
سر اُٹھا کر کہتے ہین اللہ اکبر روز و شب

نور احمد کی صفت مین کیا مین بالائش کرون
نور سے جسکے ہین مہر و ماہ انور روز و شب

یا نبی کیا مرتبہ اعلے کیا اللہ نے
تھا وکالت مین تمہاری عرش اکبر روز و شب

فکر دنیاے دغل مین کیجیے کیا پھل پاؤ گے
وصف احمد کا کرو ہے ذکر بہتر روز و شب

طاعت حق کیجیے تا عاقبت بالخیر ہو
یہہ دعا مانگو خدا سے سر جھکا کر روز و شب

یا الٰہ العالمین مہر جناب مصطفیؐ
از رہ رحمت ہو رحمت بار ہم پر روز و شب

مومنو ہر دم تمہاری عاقبت کیواسطے — مصطفے دل سے دعا کرتے تھے اکثر روز و شب

گرمی خورشید محشر سے بچینگے کیون نہ ہم — سایۂ رحم نبی ہے اپنے سر پر روز و شب

فضل سے پہنچا خدایا تاکہ ہم سے کہتے رہین — روضۂ اطہار کی دہلیز پر سر روز و شب

ایسی بھی قسمت ہماری ہے کہ جسکے زور سے — دیکھیں تا احمد کا ہم روے منور روز و شب

اپنی آنکھون پر رکھونگا اوسکے قدمونکو ہم — رہ مدینے کی چلے گر میرا اشتر روز و شب

یارسول اللہ جدائی مین تمہاری مین مدام — ہوگیا لاغر نہایت آہ بھر بھر روز و شب

عرض یہ کرتا ہے سنی یارسول اللہ سدا — ہو زیارت آپ کی مجھکو میسر روز و شب

صلی اللہ علیہ وسلم

زیب آراے مسجد و محراب — دشمن شرک و قاتل مرتاب

رہنماے طریقۂ اسلام — جادہ پیماے سوے راہ صواب

اعتضادِ گروہ اہل یقین — حامی عاصیان بروز حساب

دافع فتنہاے دیوِ مَرید — مقبل خاص درگہ وہاب

رونق شمع بزم دو عالم — مہر چرخ کمال و عالی جناب

خسرِ احمد خلیفۂ دویم — صاحب عدل و داد و زہد مآب

یعنے حضرت عمر شہ سنی — حامی روز حشر بن خطاب رض

آیا جب عدل پر عمر خطاب — مارڈالا ستم عمر خطاب

سرورِ دین و رونق ایمان — شاہ عالی گہر عمر خطاب

رازدانِ خداے عزوجل — سید باخبر عمر خطاب

تربیت گر ہوئی کی دین سے — شاہِ فضل و ہنر عمر خطاب

دشمن فتنہ و فساد و کفر — دافع شرک و شر عمر خطاب

توڑ ہی ڈالی ظالمون کی کمر — عادل نیک تر عمر خطاب

عدل و انصاف سے خلافت کی — سرور معتبر عمر خطاب

خوف کیا حشر کا تجھے سنی — تجھپہ ہے سایہ ور عمر خطاب

شاہ کونین ابن بوطالب رض — شیر حق غالب علے غالب

رازدانِ خدائے عز و جل — واقف دین بدین حق راغب
ہمت افزائے ناتوان ضعیف — قوتِ روح و طاقتِ قالب
لحمک لحمی روحک روحی — دمک دمی ابن بو طالب
نور بخشائے شمع بزم ہدا — رونق افزائے نیّرِ ثاقب
ذاکر حق خلیفۂ چارم — عامل فرض و سنت و واجب
بہر سنی وسیلۂ کامل — شاہ مردان بن ابو طالب

جب ہوا مرتضےٰ علی غالب — مقتدی مرتضےٰ علی غالب
تھے عرب مین ہزارون زورآور — سب پہ تھا مرتضےٰ علی غالب
ہر جگہہ کافرون کے زمرے پر — ہوگیا مرتضےٰ علی غالب
زندگی تک تمام عالم پر — تھا سدا مرتضےٰ علی غالب
درِ خیبر اوکھاڑ کر پھینکا — تھا بڑا مرتضےٰ علی غالب
ہوگیا مشرکون کے لشکر پر — ہر جگہہ مرتضےٰ علی غالب
اہل اسلام کے معاون تھے — بارہا مرتضےٰ علی غالب
تیغ اسلام سے اوڑایا سر — کفر کا مرتضےٰ علی غالب
جو تھے کعبے مین بت گرا ڈالا — زیبا مرتضےٰ علی غالب
پہلوانون پہ سارے عالم کے — ہو رہا مرتضےٰ علی غالب
اپنے سنی کی کچھہ مدد کیجے — آج یا مرتضےٰ علی غالب

ردیف تاے فوقانی

اے سنی یہ دنیا کی کبھو تو نہ اوٹھا بات — احمد کی صفت جسمین ہو کچھہ ایسی سنا بات
ذکر اوس شہ کونین کا کیجے تو بجا ہے — بیجا ہے محض کہنے نہ کچھہ اوسکے سوا بات
بندہ مین خدا کا ہون محمد کا پرستار — دنیا کو سمجھتا ہون کہ ہے دیر خرابات
اس عالم فانی کا فقط ذکر ہے بیجا — احمد کی صفت کیجے کہ ہے کیسی بجا بات

اے مومنو کیا کہتا ہون چپ کان کو دھر کر
اب غور سے سن لیجیے یہہ میری ذرا بات

جس بات مین احمد کی صفت ہووے تو وہ بات
کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات

اے مومنو یہہ نعت نبیؐ اصل سے اعلے ہے
چپ رہ کے سنو تم نہ کرو پھر جدا بات

لازم ہے مسلمانون کو ہر حال مین واللہ
ہرچند نہین کیجے بجز حمد و ثنا بات

باتین تو ہزارون ہین مگر غور سے سنیے
جو بات محمدؐ کی ہے کیسی ہے رسا بات

جیسا ہے پہ موسیٰ کا گذر ہونے نہ پایا
اللہ سے احمد نے کی اوسجا ہے یہ جا بات

سکرات کے عالم مین مجھے فضل سے یارب
جس بات مین کچھ نعت نبیؐ ہو وہ سکھا بات

اے رب مین تجھے سونپ دیا ناطقہ اپنا
جز حمد و ثنا نکلے نہ کچھ منہہ سے بھلا بات

اے سنی تو نازان نہو احمد کی صفت سے
کچھ منہ بھی تجھے ہے کہ کہی ظن بنا بات

اب مجھکو کسی کی نہین پروائے شفاعت
رکھتا ہون محمد کی تمنائے شفاعت

بر آئے خدایا کہ مین اب تیرے نبیؐ کی
یک عمر سے رکھتا ہون تمنائے شفاعت

پھر کونسی نعمت کی مرے دل کو ہو پروا
ملجائے اگر نعمت عظمائے شفاعت

ہے اذن شفاعت کا کہو کسکو عزیزو
واللہ محمد ہی ہے آقائے شفاعت

کچھ ایسا سبب ہو کہ مدینے مین پہنچ جاؤن
مین خوب سمجھتا ہون وہی جائے شفاعت

رحمت سے کرامت سے عنایات سے ہمکو
چھڑواویگا باحسن تقاضائے شفاعت

سائے مین گنہگارون کو لے لیویگا واللہ
محشر مین شہ چتر معلائے شفاعت

ہے ذات محمدؐ کی یقین کہف غریبان
اللہ نے کیا ہے اوسے ماوائے شفاعت

ہو آشنا احمدؐ کے دل و جان سے عزیزو
پھر خوف نہین پیروگے دریائے شفاعت

اللہ نے اوسے اذن شفاعت کا دیا ہے
کیا شبہہ ہے امت کی جو فرمائے شفاعت

قرآن سے ثابت ہے شفیع احمد مرسل
کافر ہے جو ہے منکر والائے شفاعت

جلوے مین پھر اس امت احمدؐ کے عزیزو
کھل جائیگا جب نور مجلائے شفاعت

پھر چین ہے آرام ہے راحت ہے فراغت
تقدیر سے سنی کی جو ہو جائے شفاعت

در شان شب معراج

واہ قسمت کہ ملی آج یہہ رات
مصطفے کو ہوئی معراج یہہ رات

اور راتین بھی بڑی ہین لیکن
ساری راتون کی ہے سرتاج یہ رات

کیسی رحمت ہے کہ لیوین آرام
ایک جا جبرہ و دراج یہہ رات

نور باطن سے لے ہر مہ سے خراج
ظاہر ادیکھو تو ہے داج یہہ رات

لیلۃ البدر اگر ہے روشن
پر وہ سو رات سے لے باج یہ رات

کیا سعادت کا ستارہ چمکا
شخص عالم کرے اخراج یہہ رات

فضل خالق سے ہوا وسوقت وا
مانگے حاجت کوئی محتاج یہ رات

جاگتے انکھون کی شمعین کر کر
روز ملتی ہین اسے کاج یہ رات

ہورو افضل سے اللہ کے سب
چاہو حاجت جو ہو بالحاج یہ رات

جلد تر تاب کرو تیر دعا
اسے کماندارو ہے آماج یہ رات

فوج بخشش کو لے شبخون کر کر
ملک عصیان کرے تاراج یہ رات

آج تہا وصل حبیب و محبوب
کیا سعادات کی ہے تاج یہ رات

کی ہے امت کی شفاعت حق سے
مصطفے نے بصد الحاج یہ رات

آج کے جاگے سے دل ہو روشن
کرے تاریکی کو اخراج یہ رات

زہے قسمت کہ اگر ہو سنی
راہ حق مین ترا ہے سراج یہ رات

در شان شب برات

ادب سے جاگیو اے دل کہ ہے نجات کی رات
تمام راتون مین یہ رات ہے برات کی رات

تمام راتین تو غفلت مین کہوئین صد افسوس
گنوا نہ ذکر خدا مین بھلا یہ رات کی رات

خدا کی یاد مین تا صبح جاگ اے ہشیار
یقین سمجھ یہ ہے تسبیح او صلوات کی رات

جو شب کے جاگے سے دل ہووے روشنائی پذیر
خدا نے اوسکو بنائی ہے کیا نجات کی رات

خدا کے فضل سے اس رات کی فضیلات سے
نجات نزع سے پاوینگے ہم نجات کی رات

خدا کی راہ مین دینا ہے کچھہ فقیرون کو
غرض یہ رات بھی ہے ہدیہ و زکوۃ کی رات

خدا کی یاد مین بیدار جو رہا اشب
تو اوسنے نعمت کونین ساری ہات کی رات

صفات اور بھی راتون مین ہین ہزارون ہی
خدا کے رحم سے ایک یہ بھی ہے صفات کی رات

نکات رحمت و افضال حق ہوں سارے کشود
جو جاگتے ہین سمجھتے ہین یہ نکات کی رات

جو راتین خواب مین کھوئین نہ آئینگین ہمراہ
مگر یہ رات جو جاگو تو ہوگی سات کی رات

درود و ذکر و صلوٰۃ و تلاوت قرآن
کرو یہ رات کہ ایمان کے ہے ثبات کی رات

ہوا و سیہ بارش رحم خدائے عز و جل
کہ جس سعید کی ہوجاے یہ ممات کی رات

برات و رحم و سعادات ہیہ عطاء رب سے
نہ دے تو ہاتھ سے اے سنی نجات کی رات

در شان لیلۃ القدر

رحم سے پُر ہے زمین اور فلک آج کی رات
رحمت حق کے اوترتے ہین ملک آج کی رات

اور راتین بھی مراتب مین اگر بہتر ہین
قدر رکھتی ہے یہ کچھ اور الگ آج کی رات

لیلۃ القدر کہا حق نے یہ از ماہ ہزار
کیونکہ آتے ہین یہان روح و ملک آج کی رات

جلوۂ شمع تجلی خدا سے ہر بار
نور باران ہے فلک تا بہ سمک آج کی رات

ہوگئی عالم ارواح سے آباد زمین
گر رکھو مومنو خوشبو سے مہک آج کی رات

لیلۃ القدر کو ستہ بار کیا یاد خدا
بیگمان قدر مین رکھتی نہین شک آج کی رات

لیلۃ القدر کو کر لیوین جو ستہ بار شمار
بیس پر ساتوین ہوتی ہے الگ آج کی رات

لیلۃ القدر کے ملنے کی نشانی ہے یہی
چشم سے جاے اگر اشک ٹپک آج کی رات

شغل تسبیح و صلوٰۃ اور سلام و قرآن
رہئے بیدار کرو صبح تلک آج کی رات

طاعت خالق اکبر مین رہو تم بیدار
دیکھو لگ جاے پلک سے نہ پلک آج کی رات

اتنی راتین تو فراموشی مین کہوئین افسوس
گرد غفلات کو تو دامن سے جہٹک آج کی رات

نہ تھکے اوٹھتے اگر ہووین کمر کے ٹکڑے
غیب کی لوٹ ہے طاعت سے نہ تھک آج کی رات

لوٹ ہے رحمت اللہ کی بیداری مین
چشم سنی نہ کہین جاے جہپک آج کی رات

ردیف ثای مثلثہ

دنیاے دون کا ذکر نہ سنی تو کر عبث
نعت نبی سواے ہے وصف دگر عبث

بعد از طواف کعبہ مدینے کو جائیے
جز اس سفر کے مومنو دیگر سفر عبث

خوف خدا و خوف محمد ضرور ہے
دنیا کا اے محبّو ہے خوف و خطر عبث

بخشش تو میری سر سے محمد کے لگ چکی
کیون فکرمند بیٹھون پکڑ کر مین سر عبث

روضہ نبی کا دیکھو تو ہے وہ نظر بجا
گر وہ نہین تو آنکھون مین ہے وہ نظر عبث

ہوتی نہین ہے ہمسے اطاعت نبی کی کچھہ
چپ ہو رہے ہین عمر کے اب دن بسر عبث

تیرے سوا نہ پائی پنہ مین نے یا نبی
پھرتا رہا جہان مین مین یک عمر بھر عبث

مجھکو نبی کے در کی گدائی قبول ہے
دنیاے بیوفا کا ہے سب مال و زر عبث

کچھہ کام ایسا کیجے کہ عقبےٰ مین گھر ملے
پیدا کیا جہان مین اگر گھر یہ گھر عبث

باندھا ہون سر مین ذکر محمد سے روز و شب
دیگر ہے ذکر اوسکے سوا سر بسر عبث

ہجر نبی مین اشک بہاؤ بے دُر سے خوب
اسکے سوا ہے مومنو گنج گہر عبث

بے یاد دم نہ مار کہ حاصل اسی مین ہے
خالی جو تونے چھوڑا کوئی دم مگر عبث

اے سنی جا کے اب در احمد پکڑ کے بیٹھہ
جب کا ہیکو تو پھرتا ہے کہہ در بدر عبث

ردیف جیم عربی

کیسی بنی ہے محفل نعت رسول آج
کیونکر خدا کی ہووے نہ رحمت نزول آج

احمد کو کر وسیلہ خدا سے دعا کرو
ہوتی ہے لو مراد تمہاری حصول آج

اے مومنو وسیلہ ہے اپنا شفیع حشر
غمگین ہو کے بیٹھہ نہ تم دل ملول آج

سجدے مین جا کے حق سے دعا یہہ کرو بدل
صدقے سے مصطفے کے ہو شاید قبول آج

یا رب بفضل ذات محمد و آلہ
ہووے ہمین سعادت عقبیٰ حصول آج

یا رب نصیب مجھکو کچھہ ایسے نصیب ہون
درگاہ مصطفے پہ چڑھاؤن مین پھول آج

اسدم کا کیا بھروسا ہے تکیہ نہ کل پہ کچھہ
اپنے نبی کی یاد کو اے دل نہ بھول آج

کل کل تو اوسکی یاد مین ہرگز نکر کبھو
شاید وہ وعدہ کل کا جو ہو تو وصول آج

ذکر نبی مین دولت عقبیٰ کماوینگے — دنیا مین کیا کمائینگے ہم خاک دھول آج
میرے سخن کو لطف سے شہرت ہوئی نبی — بیٹھا ہون مین پکڑ کے مکان خمول آج
محشر مین مجھکو پوچھیگا حق اپنے روبرو — کیا نیکی تو نے لائی ہے اے بوالفضول آج
دونگا جواب کچھ نہین ہے تیری نذر کو — لایا ہون اک قصیدہ نعت رسول آج
اے سنی پڑھ تو آل محمد پہ فاتحہ — خوش ہوگی تجھسے روح جناب بتول آج

ردیف حای حطی

وہ گل نبی کی یاد ہے قوت برائے روح — ہان بوئے گل ہی ہوتی ہو اکثر غذائے روح
ذکر رسول تن مین ہو میرے بجائے روح — فرما و جسم جائے ہے کسکی برائے روح
جب تک ہے روح جسم مین ذکر نبی کرو — اے مومنو ہو جسم مین جبتک بقائے روح
ہے من عرف سے دیکھ لو ظاہر انکشف — پہچانا رب کو وہ جو ہوا آشنائے روح
ہشیار اپنی روح سے غافل نہ رہ کبھو — جز یاد مصطفیٰ کے کہین اوڑ نہ جائے روح
محشر مین دیکھ صورت پاکیزہ نبی — گر تو نے عمر مین نہین دیکھا لقائے روح
ہے وہ جہان جسم مگر روح ہے نبی — ہان جسم کے سوا نہین ہوتی ہو جائے روح
ذکر خدا و یاد رسول خدا بجز — دیگر خیال سے نہین ہوتی صفائے روح
احمد ہے روح روح کی سب کچھ ہین جسم بیان — جسدم نہو وے روح تو کیا ہو سوائے روح
تا زندگی نہ بھولو کبھی وقت مومنو — ذکر رسول جانو ہے رد بلائے روح
روح الامین تہا عاشق روے محمدی — مشہور ہے کہ روح ہی ہو مبتلائے روح
احمد کی روح سے ہے مسیحا کو ہمدمی — ہے منتظر کہ امت احمد مین آئے روح
جبتک ہے روح کلمہ طیب کو پڑھ مدام — ورنہ کہیگی وقت فنا ہائے ہائے روح
روحین تو ہین مگر ابو الارواح کون ہے — احمد کی روح جس سے کہ ہو ابتدائے روح
اے سنی ہو بقا و فنا جز نبی کی کب — ہو ابتدائے روح وہی انتہائے روح

ردیف خای معجمہ

بتلا وین ہمکو جب کہ رسالت مآب رخ — کیونکر نہ ڈھانکے حشر کے دن آفتاب رخ

مشتاق دیکھنے کا ازل سے ہوں یا نبی
بتلا دو اس غریب کو اپنا شتاب رخ

رخ تو بہت جہان میں ہیں اک سے ایک خوب
لیکن نبی کا سب میں ہے بس انتخاب رخ

حسنات بیشمار سے ہوجاؤں بہرہ یاب
گر دیکھ لوں نبی کا بروز حساب رخ

رحمت خدا کی دیکھینگے پھر کیا حجاب ہے
اپنے نبی کا دیکھینگے جب بے حجاب رخ

گر فیض نور پاک محمد نہ ہو اوسے
روشن کرے نہ اپنا کبھو ماہتاب رخ

روے نبی کو دیکھنے پھر کیا حجاب ہے
اک روز دیکھ لیوینگے ہم بے نقاب رخ

ہو آشنا سے بحر فناے محمدی
یکدم ہے عمر جیسے دکھاوے حباب رخ

امید متقل ہے شفاعت کیواسطے
اپنی طرف کریگا وہ عالی جناب رخ

یا مصطفی نبی رخ دنیا سے باز ہوں
بہتر ہے مجھسے پھیرے یہ خانہ خراب رخ

نور نبی کے فیض سے محشر میں مثل ماہ
چمکیگا مومنوں کا بہ حسن شباب رخ

سوتا ہوں رات دن میں یہ امید سے مدام
اک دن تو دیکھ لونگا نبی کا بخواب رخ

رخ کر تو سنی سوے محمد کہ روز حشر
پھیریں نہ فرشتے تجھسے رُوے عذاب رخ

ردیف دال مہملہ

بھیجئے ذات مصطفی پہ درود
اپنے سالار انبیا پہ درود

پاک نیت سے روز و شب پڑھیے
احمد پاک مجتبی پہ درود

بھیجئے مومنو بہ حسن دل
سید خیل اصفیا پہ درود

باوضو رہکے بار بار پڑھو
مقبل درگہ خدا پہ درود

بھیجتا ہے خداے عز و جل
مہبط وحی و مرحبا پہ درود

قدسیان بھیجتے ہیں روز و شب
رونق بزم ازکیا پہ درود

کیوں نہیں بھیجتے ہمیشہ تم
سید مقبل خدا پہ درود

بھیجتے ہیں مدام جن و ملک
مقبل خاص کبریا پہ درود

بیعدد بے شمار پڑھ لیجے
خاص اللہ کے آشنا پہ درود

باطہارت سدا پڑھا کیجے
رونق دین شہ ہدا پہ درود

صدق دل سے مدام اے سنی — باادب بھیج مصطفیٰ پہ درود

مدینے سے تشریف لاؤ محمد — جمال مبارک بتاؤ محمد

بہت دن جدا تھے اب آؤ محمد — اب آؤ تو ہرگز نہ جاؤ محمد

جدائی سے دل کو ہوئی بیقراری — ذرا تو ہمیں منہ دکھاؤ محمد

میں چھڑکاؤ آنسو کا کرتا ہوں رہ میں — اگر آپ تشریف لاؤ محمد

میں رستے کو پلکوں سے اب جھاڑتا ہوں — کرم کر کے گر آپ آؤ محمد

جگر پھاڑ کر فرش کرتا ہوں اپنا — تم آنے کا مژدہ سناؤ محمد

بناتا ہوں نعلین چمڑے کی اپنے — قدم اسمیں رکھکر اوٹھاؤ محمد

اب آگے نہیں مجھکو رونیکی طاقت — رولائے بہت مت رولاؤ محمد

ذرا روئے خندان بتا کر کرم سے — الم میرے دل سے بھلاؤ محمد

جدائی نے غمگین بنایا تمہاری — میں روتا ہوں مجھکو مناؤ محمد

بہ تنگ آگیا دل یہ دنیا سے میرا — مجھے پاس اپنے بلاؤ محمد

رخ پاک بتلا کے روتوں کو اپنا — غم و رنج دل سے اوٹھاؤ محمد

قیامت میں جنت و دنیا میں رحمت — یہ سب حاجتیں بر لے آؤ محمد

قیامت میں جب گرم خورشید ہوگا — مجھے زیر دامن چھپاؤ محمد

رہ پل ہے باریک تیغ دو دم سے — بہ آسانی اوس پر چلاؤ محمد

نشان حشر کو جب کھڑا ہو تمہارا — مجھے اوسکے نیچے بٹھاؤ محمد

رہے نسل میری بہ علم و بزرگی — یہاں اور وہاں خوشدل اوٹھاؤ محمد

ہیں واصف تمہارے یہ اہل جماعت — اب ان سب کو یکدل بناؤ محمد

بفضل و کرم اونکے دلمیں ہمیشہ — تم اپنی محبت بساؤ محمد

سبھی مومنوں کو بہ فضل و عنایت — دو عالم میں خوشدل بناؤ محمد

جو صاحب کہ مولود پڑھوالے اوسکی — مرادیں خدا سے دلاؤ محمد

اوسے دو جہاں میں رکھو خورم و خوش — اور ایمان پہ محکم بناؤ محمد

سنؔی کے دل سے کبھو نہ کرانیا — خدا کے لیے مت بہلاؤ محمد

رحم حق ہے ثنائے محمد — نور دین ہے لقائے محمد

کیا رتبہ یہ عزت ہے کیسی — عرش اعظم ہے جائے محمد

مال دنیا کی خواہش ہے کب — بادشہ ہے گدائے محمد

صبح رحمت ہے عصیان کی شبکو — نور روے صفائے محمد

جان سے ہون تصدق ہمیشہ — دل سے ہو مین فدائے محمد

جو رضائے خدائے جہان ہے — بس وہی ہے رضائے محمد

سرمہ آنکھون کا کرلون الٰہی — گر ملے خاک پائے محمد

ہمکو تدبیر بتلائی دین کی — رحم امت ہے رائے محمد

عین عینی سے کیجے نظر گر — کچھ نہین ہے سوائے محمد

لیلۃ القدر سے بھی ہے بڑھکر — کاکل مشکسائے محمد

ابتدا دوجہان کا یقین ہے — کیا کہون ابتدائے محمد

نور حق ہے وہ حق سے جدا کب — لامکان ہے سرائے محمد

میری مشکل کو اے رب اکبر — کردے آسان برائے محمد

اوسکے نیچے بٹھا حشر کے دن — جب کھڑا ہو لوائے محمد

باغ دلکو یہ سنؔی کے یارب — ہو ہمیشہ ہوائے محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

ہوا اکرم یا محمد یا محمد — معظم یا محمد یا محمد

صفِ پیشانیان مین تم ہو بیشک — مقدم یا محمد یا محمد

کیا خالق نے تمکو دوجہان مین — مکرم یا محمد یا محمد

تمہارے واسطے حق نے بنائے — دوعالم یا محمد یا محمد

شفاعت اور رحمت ہی تمہین کو — مسلّم یا محمد یا محمد

تمامی مرسلون مین تم بعزت — ہو اعظم یا محمد یا محمد

فزون ہوتا ہے یادِ پاک سے بس — میرا غم یا محمد یا محمد

جدائی میں تمہاری چشم میری	ہے پُرنم یا محمد یا محمد
تم اپنی یاد میں رکھیے مجھے اب	ہر اک دم یا محمد یا محمد
تمہارے فضل کے خواہان ہر اکدم	ہیں سب ہم یا محمد یا محمد
دلِ سخی محبت میں تمہاری	ہو محکم یا محمد یا محمد

نگین عرش خدا محمد صلوٰۃ وصلّ علےٰ محمد
صلوٰۃ وصلّ علےٰ محمد صلوٰۃ وصلّ علےٰ محمد
شہِ مکرّم نبی اعظم خطیبِ آدم امین عالم
امام ہر دو سرا محمد صلوٰۃ وصلّ علےٰ محمد
ظہورِ قدرت شفیع امت نزول رحمت قبول عزت
حبیبِ جلّ و علےٰ محمد صلوٰۃ وصلّ علےٰ محمد
حبیبِ رحمان رسول سبحان قبولِ یزدان سخی دوران
کریم و بحر عطا محمد صلوٰۃ وصلّ علےٰ محمد
شہِ معلّےٰ جناب والا امیرِ بطحا ضیاسے اعلےٰ
جناب روشن لقا محمد صلوٰۃ وصلّ علےٰ محمد
شہِ شفاعت مہ کرامت بصد عنایت بدی ضلالت
نمودہ راہ صفا محمد صلوٰۃ وصلّ علےٰ محمد
نبیٔ اکبر رسول اطہر زجملہ برتر بہ خلق اظہر
جمیع حاجت روا محمد صلوٰۃ وصلّ علےٰ محمد
شفیق و اشفق بزرگ الحق سخی مطلق کریم برحق
امام فخر سخا محمد صلوٰۃ وصلّ علےٰ محمد
ظہیرِ دوران خطیرِ ارکان کبیرِ انسان امیرِ رحمان
غفورِ ذنب و خطا محمد صلوٰۃ وصلّ علےٰ محمد
ثنائے امجد بہ خلق بیحد بوصف احمد حصول مقصد

مجیب ہر ایک دعا محمد صلوٰۃ وصل علےٰ محمد
لبن ورجہ بالا شتہ بلیل گرہ بدین چون مہ
سراج بزم ہدا محمد صلوٰۃ وصل علےٰ محمد
کریم امت رحیم خلقت عمیم الفت عظیم عظمت
بشیر و رحیم خدا محمد صلوٰۃ وصل علی محمد
خلیل سنی جلیل سنی کفیل سنی جبرئیل سنی
ولیل سنی بجا محمد صلوٰۃ بجل علےٰ محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

دو عالم کے ہو رہبر یا محمد — ہو ہادی تم مقرر یا محمد
تمہاری دل سے کرتا تہا وکالت — ہمیشہ روح الاکبر یا محمد
نکل جاوے میری جان تن سے پڑھے — تمہارا کلمہ پڑھکر یا محمد
تمہارا آستان پلکون سے جھاڑون — مدینے کو مین آکر یا محمد
تمہارے دیکھنے کا مین ہون مشتاق — دکھا دو روے اطہر یا محمد
ہمین کیا خوف ہے رنج و بلا سے — ہمارے تم ہو سپر یا محمد
خدا کے واسطے کر دیجیے اب — میرے دل کو منور یا محمد
تمہین ہو باعث ایجاد تکوین — دو عالم کے ہو سرور یا محمد
تمہارا روے اطہر دیکھ لیوین — کچھ ایسے ہون مقدر یا محمد
مدینے مین میرا ہو جاے مدفن — یہی خواہش ہے اکثر یا محمد
تمہارے جسم کا سایہ نہین تھا — مطہر ہو مطہر یا محمد
تمہین دی فتح حق نے کافرون پر — مظفر ہو مظفر یا محمد
ہمیشہ ہی یہ سنی کو تمہاری — زیارت ہو میسر یا محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

امت کا رہنما ہے صل علےٰ محمد — عالم کا پیشوا ہے صل علےٰ محمد
وہ رونق نبوت وہ جلوۂ رسالت — وہ نور حق بجا ہے صل علیٰ محمد
وہ معدن شریعت وہ منبع طریقت — وہ عارف خدا ہے صل علےٰ محمد

آدم سے ہے مقدم عالم میں ہے مکرم
مخدوم دوسرا ہے صل علے محمد

ہے سید برایا ہے صاحب درایا
محبوب کبریا ہے صل علے محمد

جس وقت وہ ہور ہبر پھر ہمکو پل سے کیا ڈر
وہ دافع بلا ہے صل علے محمد

گو ہم گرے خطا مین دنیا کی ہر بلا مین
وہ غافر خطا ہے صل علے محمد

مقبول ہر دعا کا کیونکر نہو بہر وسا
وہ سامع الدعا ہے صل علے محمد

وہ شافی مریضان مین ہون مریض عصیان
وہ صاحب شفا ہے صل علے محمد

ہے ہیچ بس انہون کے عالم کے کام سارے
گر وہ نہو تو کیا ہے صل علے محمد

عالم تمام انسے کہتا ہے کام اونکے
وہ شافع الورا ہے صل علے محمد

وہ عاشق خدا ہے مقبول دوسرا ہے
اونپر جو مبتلا ہے صل علے محمد

رکہتا ہی عرض سنی کرتا ہی عرض سنی
اونپر یہ جان فدا ہی صل علے محمد

مقبول دوجہان ہو یا مصطفے محمد
تم باعث امان ہو یا مصطفے محمد

مشکل مین مین پڑا ہون بیتاب ہو رہا ہون
اس وقت تم کہان ہو یا مصطفے محمد

اب حال میرا دیکھو میری کمک کو پہونچو
رخصت نہ میری جان ہو یا مصطفے محمد

ردیف ذال معجمہ

نقش دل پر ہون کیا نام نبی کا تعویذ
خوف کس بات کا ہے رکہتا ہون ایسا تعویذ

پھر دنیا نہ لکہو تم کوئی اولٹا تعویذ
نام احمد کا کرو نقش ہے سیدھا تعویذ

چار ہین حرف محمد کے رباعی کر کر
لوح مرقد پہ میری تم ہی لکہنا تعویذ

میم اول سے میسر ہو مقام محمود
خانۂ دل مین بھرو تم یہی ہمیشا تعویذ

حا کی برکت سے نبی حشر مین حامی ہونگے
بلکہ ہر وقت حفاظت سے رکہیگا تعویذ

میم دوم سے محمد کی مدد ہو ویگی
دال سے دین ملے دیکھو ہے کیسا تعویذ

گر تمہین لکہوا اسکو تو ملین ہشت بہشت
صید عقبے کا ہو تسخیر یہ حاشا تعویذ

مجہکو آسیب قیامت سے کہو ڈر ہے کیا
ہو گیا نام نبی میرے گلے کا تعویذ

نقش بدوح کا ہے اسم معظم مین اثر
کیا عجب ہوے اگر رد بلاے عصیان
آتشی نقش کرے اسکو تو دوزخ سے نیچے
گر ہوائی یہ لکھے صور کی دہشت سے نیچے
نقش آبی جو بھرے بحر گنہ سے بچ جاے
نقش خاکی جو بھرے قبر کی تنگی سے نیچے
نقش سے بغض محبت ہو خدا سے سنی

بست در بست لکھو تم یہہ ہمیشا تعویذ
نام احمد کا میرے دل پہ ہے کندا تعویذ
نار دوزخ کو مقرر کرے اطفا تعویذ
اور ہوا دل کی مٹا دیگا ہے ایسا تعویذ
موج در موج یہ ہے فیض کا دریا تعویذ
دیکھو تاثیر مین رکھے ہے یہ کیا کیا تعویذ
نقش صدہا ہین محمد کا ہے یکتا تعویذ

ردیف رای مہملہ

صفت مین اوسکی رہین نہ کیونکر زمین پہ آدم ملک فلک پر
کہ جسکے باعث ہوے ہین اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ملاذ و ملجا و بندہ پرور شفیع عالم بروز محشر
ہین اوسکے خواہان فضل اکثر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ہے اوس نبی کا وہ رتبہ کامل سلام حق کا ہے اوسپہ نازل
فقط نہ جانو ہے دست برسر زمین پہ آدم ملک فلک پر
نہین کچہہ انسان پہ فضل اوسکا ہے جس سے اشرف ملاے اعلیٰ
شرف سے اوسکے ہوے مفخر زمین پہ آدم ملک فلک پر
خدا نے چاہا ہو آپ اظہر کیا محمد کو اپنا مظہر
تو اس سے ظاہر ہوے مقرر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ہمارے آقا کی یہ فضیلت ہے جس سے ظاہر خدا کی قدرت
پھر اوسکا عالم مین کون ہمسر زمین پہ آدم ملک فلک پر
جو کوئی ڈھونڈھے تمام ہستی ملاے اعلےٰ سے تابہ پستی
نبی کا ثانی نہ پاے دیگر زمین پہ آدم ملک فلک پر

نہ ہوتے تم یا رسول پیدا ظہور ہوتا نہ دو جہان کا
تمہین سے پیدا ہوئے سراسر زمین پہ آدم ملک فلک پر

مکین تمہین سے مکان تمہین سے زمین تمہین سے زمان تمہین سے
فقط نہین کچھ ہوے ہین اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پر

سمک سے لے تا سماک حضرت ہے سب پہ یکسان تمہاری رحمت
فقط نہ پائے ہین فیض اطہر زمین پہ آدم ملک فلک پر

دعا کچھ ایسی ہو مجھکو حضرت مین ہر دو عالم مین پاؤن نصرت
مدد پہ میری رہین سراسر زمین پہ آدم ملک فلک پر

بتا وہ صورت کو آکے یکدم تڑپ رہے ہین بہر دو عالم
تمہاری دوری مین ہوکے مضطر زمین پہ آدم ملک فلک پر

ہے سنی اپنا نبی وہ ایسا ظہور قدرت ہے موجود جسکا
مدام ہین اوسکے شکر اندر زمین پہ آدم ملک فلک پر

شہرت گئی نبی کی کہین آسمان پر
کھایا ہے داغ ماہ مبین آسمان پر

ہم اوسکے کلمہ گو ہی زمین پر فقط نہین
قائم ہے جسکا رایت دین آسمان پر

تیرا ظہور باعث تکوین ہے یا نبی
تجھسا ہوا نہ ہوگا زمین آسمان پر

تیرا شریک ماہ نے مشرق سے تا بہ عرب
ڈھونڈھا بہت پہ پایا نہین آسمان پر

اشرف تہا گو کہ اور مشرف ہوا وہ چند
تیرے قدم سے عرش برین آسمان پر

اہل زمین تابع فرمان کیون نہون
ثابت ہے تیرا نقش نگین آسمان پر

جسجا ہے پر کہ روضۂ پر نور ہے ترا
رکھتی ہے فخر وہان کی زمین آسمان پر

شرف ملازمت سے تیری ہوکے سرفراز
کرتا ہے ناز روح الامین آسمان پر

خورشید وہ نہین ہے جو تابان ہے چرخ پر
ہے وہ نبی کا عکس جبین آسمان پر

ہوکیون نہ تیرے دین کی تجلی زمین پر
روشن ہے تیرا دین متین آسمان پر

خدمتگزار ہوگئے سب تیرے عرشیان
جب ہوگیا تو صدر نشین آسمان پر

نعمت ہے تیرے فیض سے ہر دم ہے سرفراز ۔ ہے اسلیے مسیح مکین آسمان پر
اے سنی وکر پاک نبی جو کرین مدام ۔ پاوینگے باغ خلد برین آسمان پر

بنا ہے دو عالم ہے محمدؐ کے نام پر ۔ تو ختم نبوت ہے وہ خیر الانام پر
درود و سلام ہووے نہ کیون اوسیہ خلق کا ۔ کہ بھیجا سلام حق نے علیہ السلام پر
نبی کی بحرمت ہے سنو تم اے مومنو ۔ جو رحمت ہے نازل حق کی بیت الحرام پر
سخاوت محمدؐ کی ذرا تم نظر کرو ۔ کہ نقد شفاعت وقف ہے خاص و عام پر
مہتم شفاعت سرکہو کس نبی نے کی ۔ ہے موقوف اس حق کی مدار المہام پر
بزرگی ملے ہمکو یہ محشر نبی سے ہے ۔ کہ تکیہ ہمارا ہے اوسی ذوالکرام پر
فقط زمین پر نہین بزرگی رسولؐ کی ۔ مکان اوس نبیؐ کا ہے لامکان کے بام پر
ازل سے پیاسا ہو بیٹھا ہون یا نبی ۔ لگا کر نظر مین تیرے رحمت کے جام پر
شفاعت کا تو ہی مہتمم ہے جزا کے دن ۔ رکہیگا خدا بخشش کے تجہے اہتمام پر
تمہارے غلامون نے جلائے موے ہوے ۔ مسیحا بھی تھا فخر ہے یحیی العظام پر
خدا سے مقابل ہوکے باتین تمنے کین ۔ تھا نازان کلیم اللہ اپنے کلام پر
درود و تحیت حق نے بھیجا ہے مومنو ۔ سنو کس بزرگی سے وہ ذوالاحترام پر
یہ سنی ہے فدوی آپکا مرحمت کرو ۔ تم اے رحمت للعالمین اس غلام پر

جناب غوثؒ کی شان مین

آفتاب مشرق رحمت ہے روے دستگیر ۔ نور فضل حق نما ہے چشم سوے دستگیر
باغ جنت کی کہو پروا ہے کسکو مومنو ۔ جنت الفردوس سے بڑہکر ہے کوے دستگیر
ہے گل تازہ بہار رحمت حق روے غوث ۔ نکہت گلزار فضل حق ہے بوے دستگیر
طاق ابرو کیون نہووے معتقد کی سجدگاہ ۔ ظاہرا قبلہ نما ہے دل بسوے دستگیر
یہ تو ممکن ہی نہین ہم تشنہ و بے فیض ہون ۔ فیض بخشش کوثر و تسنیم جو ہے دستگیر
ہے خطا گر مشک تاتار و ختن سنبل ۔ رو نمائے سنبل جنت ہے موے دستگیر

مردہ گر ہو جاے زندہ کیا عجب تلقین سے
مایۂ یحیی العظامی گفتگوے دستگیر

آبداری گہر کا تم نے جانا کچہہ سبب
یہ یقین ہے فیض سارا آبروے دستگیر

ہے توقع میری بخشش حق سو کرواونگا تب
حشر مین جب جاؤنگا مین روبروے دستگیر

حکم حق سے اوسیہ کر دیوینگے مہر مغفرت
نامہ جب میرا کھلیگا روبروے دستگیر

ہر کوئی اپنے وسیلے کی کریگا جستجو
حشر مین سنی کو ہوگی جستجوے دستگیر

ردیف زای معجمہ

آگیا سب سے خدا کو اپنا پیغمبر عزیز
آئی پیغمبر کو اپنی امت احقر عزیز

روح ہے سردار عالم عالم کونین مین
کونسی شی ہے کہ ہووے جان سے بڑہکر عزیز

کیا عجب ہو جو ابوالارواح امت پر شفیق
ہر قدر اولاد ہووے باپ کو اکثر عزیز

ہے سر جسم دو عالم سرور پیغمبران
جانیے اسباب ہستی مین ہے سب سے سر عزیز

گوہر دریاے وحدت ہین رسول پاک ذات
آب سے اس جوہر قابل کے ہے گوہر عزیز

زلف والا کی مہک نے یک جہان مہکا دیا
ہے اسی باعث سے بوے مشک او عنبر عزیز

جوہر تیغ زبان ہے نعت احمد دلپسند
تیغ زن کو کیون نہووے تیغ کا جوہر عزیز

سورۂ والشمس پڑہتا ہون مین رکہکی یاد مین
روبرو آنکہون کے ہے وہ چہرۂ انور عزیز

تیغ آہن بسمل ابرو کو کب آوے پسند
دل ہے جس خنجر کا بسمل ہے وہی خنجر عزیز

کچہہ نہین بہاتا ہے جز محبوب رب لایزال
دلربا ئیدہ ہے جسکا ہے وہی دلبر عزیز

عرش کو چاہا نہین امت کی خاطر آپ نے
آئی کیا حضرت کو دیکہو امت ابتر عزیز

بہر امت آپ نے زیر زمین کی خوابگاہ
استراحت کے لیے آیا یہی بستر عزیز

نفسی نفسی کہنے والے ای سنی ہین سب مقبول حق
لیکن اونسے ہو خدا کو شافع محشر عزیز

ردیف سین مہملہ

نقد یاد نبوی جز نہین زر میرے پاس
ہان اگر ہے تو یہ ہے گنج گہر میرے پاس

اور سر ہے نہ تصدق ہو در احمد پر
جبہہ سائی کے لیے ایک ہی سر میرے پاس

خانۂ دل کیطرف کیون نہین آتے دوار
کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نہین گہر میرے پاس

اے صبا تُو تو اڑی جاتی ہے یثرب کیطرف
میں بھی اُڑ آتا کروں کیا نہیں پر میرے پاس

پر یہ عرضی ہے مری تجھ سے خبر دار صبا
روز پہونچانا محمد کی خبر میرے پاس

دل تو خدمت میں ہی حضرت کی پڑا رہتا ہے
وہ بھی حاضر ہے جو صد پارہ جگر میرے پاس

حشر کو نامۂ اعمال رکھیگا ہر ایک
فرد نعت شہ اعلے ہو مگر میرے پاس

فرض ہر اک کے لیے ہے سفر بیت اللہ
فرض ہے سوے نبی کا بھی سفر میرے پاس

زلف والیل کی سورت ہے تمہاری حضرت
لیلۃ القدر کی رہتی ہے قدر میرے پاس

سورۂ شمس رخ پاک ہے والنور رخ
ساعد سعد سعادت کی سحر میرے پاس

روز بازار جزا جنس عبادت ہے پسند
ہے کہاں بندگی و فضل و ہنر میرے پاس

نقد رحمت سے مگر آپ خرید و حضرت
جنس عصیان جو ہے پُر نقص و ضرر میرے پاس

یا نبی لطف و عنایات سے اس سنی کو
حکم فرمائیے کہ رہ آئے پھر میرے پاس

یا محمد نہیں ہے اور ہوس
ہے ہوس آپ ہی کی مجھکو ہرس

جسم پر آپ کے نہیں بیٹھی
ہاتھ ملتی ہے اس سبب سے مگس

میں وہ سودائی ہوں کہ جنت سے
تیرے صحرا کا خوش ہے خار و خس

میں وہ محمل نشین کا ہوں مجنون
جسکی صل سے علے ہے بانگ جرس

یا رسول خدا اے عز و جل
شوق دیدار دل کو ہے ازبس

طائر جان آ نہیں سکتا
جسم ہے اوسکے حق میں کنج قفس

قید دنیا میں ہو گیا پابند
مجھکو اس قید سے ہوا بس بس

دل کو اپنے میں نذر کرتا ہون
یا محمد نہ کیجیے واپس

ق
حشر میں ہر طرف کو ڈھونڈھے گا
اپنا اپنا وسیلہ ہر اک کس

پر میں اس شعر کو پڑھونگا وہاں
عاجزی سے تمہارے پیش و پس

یا حبیب الہ خند بید سے
انت لی شافع النبی اقدس

مجھپہ رحمت سے دیکھیے حضرت
میں ہوں ناچار بینوا بیکس

ق
یا محمد دعا کرو ایسی
اہل اسلام کی ہو مصحف کو جس

اپنے سائیس کو یہ کہہ بنا   زین تازی یہ تو نذ آج سے کس
ناقہ حاضر ہے جان سنی کا   یہ چشم محمل ہے اور دل ہے جرس

صلی اللہ علیہ وسلم

یا محمد اگرچہ ہون بیکس   آپ سے رپر ہون میرے اتنا بس
مجہہ کو بتلا دو صورت انور   غیر اسکے نہین ہے اور ہوس
زخم عصیان کو مرہم زنگار   آپ کا ہے وہ سبزہ نورس
ناقہ اسوار حشر مین جب ہون   ہو صلا ے کرم صدا ے جرس
روز محشر مین یا شفیع ورا   مجہکو نعمت دو اک سے ایک سرس
ایسا خرسند ہو کہ سیر رہون   تم کہو لے تو مین کہون بس بس
مین کسیکا نہ ہو رہون محکوم   اور مجہپر چلے نہ زور عسس
اب تو تشریف لائیے آقا   ہم پہ ہے ظلم ملحد ناکس
تم عرب مین رہے ہو صدہا سال   اب عجم دیکھیے اکمر کو کس
آکے آرام یہان کرو حضرت   تلوے آنکھون سے مین کرونگا مس
یا محمد خدا سے دلوا دو   دو ہین حاجت میری نہ آہستہ نہ وس
ایک تو یہ کہ روز محشر مین   آپ ہی کے پھرو نہین عیش و بس
دوسری یہ رہون نہ مین محتاج   ہون خوشی ساتھ زندگی کے برس
آپکا کلمہ شہادت ہو   ورد سنی کو تا اخیر نفس

ردیف شین معجمہ

بسوز سوزان باشک ہین تر گہے با آب و گہے با آتش
بنی کی ہجرت مین ہم ہین اکثر گہے با آب و گہے با آتش
با آب رحم بنی شنا ور کبہو تو آتش سے قہر کی ہم
مثال ماہی ہین دہر اندر گہے با آب و گہے با آتش
کبہو عرق مین خوشی کے تر ہین کبہو تو آتش سے غم کی جلتے
کہ جیسے زر کو کرے ہے زرگر گہے با آب و گہے با آتش

کبہو

کبھو تو ہو سرخ جل رہے ہین کبھو تو آنسو مین ڈوبتے ہین
نبی کی دوری مین دیدہ تر گہے بآب و گہے بآتش

بتا دو صورت کو یا محمدؐ جلے ہے ڈوبے ہے دل ہمارا
نہ ڈالو اب اسکو رحم کر کر گہے بآب و گہے بآتش

امید رحمت سے ہین مغرق غضب کی سوزش سے سوختہ ہین
نبی کی خوف و رجا مین ہو کر گہے بآب و گہے بآتش

اگر شفاعت سے ہم خنک ہین مگر ہین سوز گنہ سے جلتے
اسیطرح سے ہے دل مقرر گہے بآب و گہے بآتش

بسوز فکر خطا سے ہر بار و آب رحم نبیؐ سے ہر دم
غریق و سوزان ہین ہم سراسر گہے بآب و گہے بآتش

ہے اشک جاری ہے آہ سوزان تمہاری فرقت مین یا محمدؐ
ہے بسکہ سنی بحال مضطر گہے بآب و گہے بآتش

ردیف صاد مہملہ

کہتا ہون اس نبیؐ کا زبان پر مین نام خاص
آتا ہے جس نبیؐ پہ خدا کا سلام خاص

امید اوسکے رحم سے ہے رات دن ہمین
جاری ہے جس نبی کا سدا فیض عام خاص

تشنہ گلو جب آوینگا اوس وقت یا نبیؐ
مجھکو پلا دو حشر مین کوثر کا جام خاص

کیا مرتبہ بلند ہے کیا شان کیا ہے فخر
عرش برین کو جسنے کیا اپنا بام خاص

اپنے نبیؐ کے رتبے کو پہونچے ہے کوئی بھی
واللہ ہے لامکان پہ جسکا مقام خاص

سن لیجے گوش ہوش سے یہ بات مومنو
جو ہے پیام حق کا وہی ہے پیام خاص

اپنے نبیؐ کا حشر مین ہوگا یقین ہے
امت کی مغفرت کے لیے اہتمام خاص

کس منہ سے مین سراؤن کہو تمکو یا نبیؐ
آراستہ یہ دین ہے با انتظام خاص

ہرگز نہین زوال ترے دین کو یا نبیؐ
روز قیام تک ہے یہ دین کا قیام خاص

کیونکر سند ٹہرین نہ احادیث یا نبیؐ
حکم خدا کی طرح ہے تیرا کلام خاص

خدمت سے بھول جانا نہ محشر مین یا نبیؐ
ہے آپ کا ازل سے یہ سنی غلام خاص

ردیف ضاد معجمہ

نہین دیکھا کہین ہمنے شہ کو نہین سا فیاض
نہوگا حاشا للہ حشر تک اس طور کا فیاض

کہو اب دولت دنیاے دو نکی کسکو ہے خواہش
براے نقد بخشش ہین خدا اور مصطفےٰ فیاض

ازل سے آجتک جاری ہے ہمپر فیض اوس شہ کا
نصیبون سے ہمارے اسطرحکا مل گیا فیاض

کروڑون دوزخی یکدم مین ہو وین داخل جنت
کریگا حشر مین جسوقت وا دست عطا فیاض

لیا نام مبارک اک فرشتے نے ہوا مقبول
قسم رب کی ہے کیا نام نبیؐ صلی علےٰ فیاض

کیا ہے نقد ایمان سے غنی خلقت کو توشاہا
ازل سے آجتک تجھسا نہین ہمنے سنا فیاض

رہائی گنہگاران کبھو ہوتی نہ اے سنی
نہوتے گر یہ امت کے محمدؐ مصطفےٰ فیاض

ردیف طای مہملہ

ہوا رسولؐ کے عارض پہ خوش جو پیدا خط
خدا نے بھیجا تھا امت کی مغفرت کا خط

ادھر کو مہر نبوت اودھر کو خط کا ظہور
خدا سے ختم رسالت کا مسئلہ تھا خط

عذار پاک پہ تھا آپکے خط ریحان
خدا نے لکھا تھا یا زلفی یا شفیعہ خط

خطوط دست مبارک سے یہ تصور تھا
ہمارے جرم کی تنبیہ کا ہے نمونہ خط

یہ خوش نصیب کہ امت ہین ہم محمدؐ کی
رکھے ہے اپنی سعادت کا لوح سیما خط

لکھا رسولؐ کی امت کو امت مرحوم
قلم نے لوح زبرجد پہ جب کہ کھینچا خط

دو پارہ ہوگیا انگشت کے اشارے سے
جو کھینچا ماہ پہ حضرتؐ نے معجزے کا خط

محقق ایسے ثلاثہ پہ کھینچا خط نسخ
شکستہ ہوگیا یکبار اونکے دین کا خط

پیام دعوت اسلام جس جگہ پہونچا
بدل قبول کیا جس نے کھول دیکھا خط

غبار بنگیا حیرت سے مذہب کفار
جو دیکھا آئینہ حق نما تمہارا خط

سیاہ کاری امت تراشی جاتی تھی
نبیؐ کے چہرے کا ولاک جب بنا تا خط

میرے رسولؐ کا روح القدس ہے نامہ رسان
کہ لاکے دیتا تھا ہر بار آشنا کا خط

جو قتل نامۂ شبیرؓ حق نے بھجوایا
براے عاصیان کی مہر جب وہ دیکھا خط

صبا مین دیتا ہون تجھکو نقد جانِ محصول
ذرا تو مژدہ یثرب کا لاکے پہونچا خط

خطوط ناجی و ناری کے کہینچے حضرتؐ نے
تہا ناجی فرقہ سنی وہ جو تہا پہلا خط

زیادہ حد ادب عرض سے ہے یہی آقا
گنہ یہ بخشش سنی کے کہینچدینا خط

ردیف ظای معجمہ

میرے ایمان اور جانکا ازل سے ہے خدا حافظ
نبیؐ حافظ علیؑ حافظ جناب فاطمہؓ حافظ

بڑی ہے آرزو مجھکو کہ دیکہون روضۂ احمدؐ
حفاظت سے مدینے کو مجھے پہنچائے یا حافظ

ڈرومت مومنو ہرگز تمہارا روز محشر کو
معاون ہوکے ہوویگا رسولؐ کبریا حافظ

بلا سے ہر دو عالم سے نہین کچہہ خوف ہے ہمکو
ازل سے میری جانکا ہے محمدؐ مصطفےٰ حافظ

رہین کسواسطے غمگین مدد ہے ہمکو دو طرفہ
خدا حافظ تو ہے اپنا محمدؐ ایک جدا حافظ

قیامت ہوگی جب برپا تو اُسدم اپنی امت کا
محمدؐ مصطفےٰ ہوویگا ازروے عطا حافظ

کہ لوگو قبر مین اپنا یہ بولو کون ہووے گا
جناب کبریا کے اور محمدؐ کے سوا حافظ

عنایت اپنے خالق کی ذرا دیکہو مسلمانو
ہمارا آپ ہو حافظ نبیؐ کو بہی کیا حافظ

حفاظت اپنی امت کی ہے کیا منظور احمدؐ کو
کہ ہر رنج و مصیبت مین ہمارا ہوگیا حافظ

بلا اور غم کے آتے ہی نبیؐ کو یاد کرتے ہین
وہی ہے اپنا اے لوگو بہر رنج و بلا حافظ

نگہبان پل صراط اوپر ہمارا کون ہووے گا
مگر ایک احمدؐ مرسل ہی او سچا ہوویگا حافظ

نگہبان جیسا دنیا مین ہے عقبیٰ مین بہی ہوویگا
صلوٰۃ اللہ سلام اللہ یہ کیا پیدا ہوا حافظ

پڑہا کر فاتحہ ہردم نہ کر کچہہ خوف اے سنی
کہ ہر حالت مین ہین تیرے نبیؐ صلّ علیٰ حافظ

ردیف عین

ہم سے جدائی کر گئے تم وا محمدؐا الوداع
اک داغ دل پر دہر گئے تم وا محمدؐا الوداع

دیدے ہمارے نم ہوے ازبسکہ ہم پُرغم ہوے
ہمسے جدا جسدم ہوے تم وا محمدؐا الوداع

غم دل کے اندر بہر چکے جیتے ہی جی ہم مر چکے
جسدم جدائی کر چلے تم وا محمدؐا الوداع

کرتے ہین ماتم بار بار گر کربلا مین ہم سدا
جسدم ہوے ہمسے جدا تم وا محمدؐا الوداع

پہر کر نہ آئے جو گئے تم جدائی بو گئے
کیون ہمسے رخصت ہو گئے تم وا محمدؐا الوداع

دیدار بھی دیکھے نہین آنکھون سے ہم اے شاہ دین
اب جا چھپے چلکے زیر زمین تم وا محمد الوداع

روتے ہین ہم ہر ایکدم ہر روز و شب ہے چشم نم
جا کر دیئے یہ ہمکو غم تم وا محمد الوداع

یک دردمین شام و سحر اسجا ہے ہمکو چھوڑ کر
باندھے ہوا اپنا دور گھر تم وا محمد الوداع

تڑپے ہے دل ہر روز و شب ہے ہاے کیسا یہ غضب
ہمسے ہوے ہو دور اب تم وا محمد الوداع

اسوقت تک رہنا تو تھا تا دیکھتے مُنہ آپکا
ہم آے ٹھہرے بھی نہ اب تم وا محمد الوداع

غمگین کر کر خلق کو رخصت ہوے ہو یہان سے جو
تھی ایسی کیا جلدی کہو تم وا محمد الوداع

روتے ہین کس ایّام سے ہم نیچے پڑکر بام سے
سوتے ہو اک آرام سے تم وا محمد الوداع

اب ہمکو ایسے وہر مین ڈالے ہو غم کے بحر مین
خیر اب ملوگے حشر مین تم وا محمد الوداع

دنیا مین بس بیچارگی دے ہمکو اک آوارگی
رخصت ہوے یکبارگی تم وا محمد الوداع

دنیا سے الفت توڑ کر سخی کو تنہا چھوڑ کر
رخصت ہوے منہ موڑ کر تم وا محمد الوداع

ہمسے جدا تم ہو چلے ایماہ رمضان الوداع
تخم جدائی بو چلے اے ماہ رمضان الوداع

تشریف لائی تم نے جب تھا ہمپہ رحمت کا سبب
ہیہات اک ماتم ہے اب ایماہ رمضان الوداع

تھی کیا ہی برکت آپکی تھی ہمپہ رحمت آپکی
ہے شاق رخصت آپکی ایماہ رمضان الوداع

صائم تھے سارے مومنین تھے خوش تمامی مسلمین
غمگین ہے اب عالمین ایماہ رمضان الوداع

تم تھے تو تھی ایک روشنی سب وہ لپہ تھی شادی گھنی
اب سبکو ہے سینہ زنی ایماہ رمضان الوداع

ہر ایک کا دم سرد ہے اس غم سے بس منہ زرد ہے
رخصت کا سب کو درد ہے ایماہ رمضان الوداع

کیسی بُرائی ہوگئی تم سے جدائی ہوگئی
غمگین جدائی ہوگئی ایماہ رمضان الوداع

جب تم تھے تھا ہمپر کرم کیسا تھا کچھہ فیض اتم
اب ہم پہ ہے اک کوہ غم ایماہ رمضان الوداع

تھین مسجدین آراستہ ہر اک طرح پیراستہ
اب تم ہوے برخاستہ ایماہ رمضان الوداع

کچھہ بھی عبادت پر نظر ہمنے نہ کی اک لمحہ بھر
بس تمسے ہین شرمندہ تر ایماہ رمضان الوداع

اب زندگی برباد ہے ہر دم تمہاری یاد ہے
فریاد ہے فریاد ہے ایماہ رمضان الوداع

ماتم سے دل پر تیر ہے سوختہ میرا جگر
ہے یہ جدائی کا ثمر ایماہ رمضان الوداع

ہمسے جدائی کر چلے داغ جدائی دھر چلے
ہم غم کے مارے مر چلے ایماہ رمضان الوداع

جیتے رہنگے جب ہم سال بھر آؤ گے جب تم پھر نظر
اب تو چلے منہ موڑ کر ایماہ رمضان الوداع

جانے کو تم تیار ہین ہم چشم سے خونبار ہین
افسوس سب ناچار ہین ایماہ رمضان الوداع

جاتے ہو تم منہ موڑ کر دنیا سے الفت توڑ کر
ہم سب کو غم مین چھوڑ کر ایماہ رمضان الوداع

اس غم سے بس گھٹتے ہین ہم بہتے ہین آنسو دمبدم
جاتے ہو پھر رکھیے کرم ایماہ رمضان الوداع

ہتی آپ سے ہر دم عیان بارونق سارے جہان
اب ہم کہان اور تم کہان ایماہ رمضان الوداع

کیا ہمپہ ہے لاچارگی کیسی ہوئی آوارگی
کب تک کرین غمخوارگی ایماہ رمضان الوداع

بہجے جناب کبریا بہر محمد مصطفیٰ
شفقت رکھو ہمپر بھلا ایماہ رمضان الوداع

افسوس تم جاتے ہو اب ہی غم سے سنی جان بلب
جانا تمہارا ہی غضب ایماہ رمضان الوداع

ردیف غین

دل مین ہے عشق مصطفیٰ کا داغ
کعبۃ اللہ مین کیا لگا ہے چراغ

ہر کوئی ڈھونڈھتا پھرے والی
حشر مین مجھکو ہو نبی کا سراغ

نور دین سے جو کوئی ہو محروم
روسیہ کیون نہو وہ مثل کلاغ

دنیا جنت ہے کافرون کے لیے
باغ فردوس مین ہے ہمکو فراغ

باغ دین سے نہو جسے رغبت
کیون نہ ویرانے کا وہ ہووے زاغ

کب تمنا ہے بوے جنت کی
نعت احمدؐ کے گل سے خوش ہے دماغ

یا نبیؐ تمسے ہے بڑی امید
تحفۂ رحم مجھکو ہوا بلاغ

تیرا زندہ جو ہے پھرے ایسا
جیسا ویرانے مین پھرے ہی الاغ

تشنہ لب ہون مین سوز دل سے
شربت وصل دیجیے بھر کے ایاغ

مین جنون زدہ ہون تیرے کا کل کا
مجھکو بستی سے خوش ہے کوہ و راغ

بسکہ ہجر نبیؐ کے داغون سے
دلمین سنی کے لگ گیا ہی باغ

ہے محمد خانۂ دین کا چراغ
بزم عالم مین نہین ایسا چراغ

بزم عالم مین ہے جسکی روشنی
ہے محمدؐ دیکھیے کیسا چراغ

محفل عالم مین تم جانو یقین
ہتی اندھیری گر نہ یہہ ہوتا چراغ

ایسا روشن بھی کہین دیکھا ہو کہہ ‏ — ‏ اے فلک گو مہر ہے تیرا چراغ

بزم عالم مین ہنووے گا کبھو ‏ — ‏ ہوگیا اپنا نبیؐ جیسا چراغ

دو جہان جس سے منور ہو منو ‏ — ‏ تمنے ایسا بھی کہین دیکھا چراغ

تیرہ دل روشن ہوے جس سے کہی ‏ — ‏ دیکھیے یہہ فیض کیا بخشا چراغ

حشر کو ہمراہ امت کے یقین ‏ — ‏ پُل کے رستے مین وہی ہوگا چراغ

سب چراغون کو ہی جس سے روشنی ‏ — ‏ جسکو قرآن مین خدا بولا چراغ

روشنی نیر زمین بھی اوسکی ہے ‏ — ‏ قبر اندر کا ہمیسکو ہونا چراغ

سیکڑون دل جس سے روشن ہوگئے ‏ — ‏ نور احمد کا دیا جلوہ چراغ

آخرش ہے سب چراغونکو زوال ‏ — ‏ یہ رہے جیسا کہ ہے ویسا چراغ

پرتو نور محمد ہے یقین ‏ — ‏ جسم مین روشن ہے جون جانکا چراغ

دین و دنیا مین تجلی اوسکی ہے ‏ — ‏ اس طرحکا پھر نہ ہو پیدا چراغ

ہان چراغ آتشین مت جانیے ‏ — ‏ ہے محمد نور خالق کا چراغ

فیض سے اوس نور حق کے کیا کہون ‏ — ‏ رفتہ رفتہ دل ہوا میرا چراغ

سنیا نور نبیؐ کے فیض سے ‏ — ‏ کیون نہ روشن تر رہے تیرا چراغ

ردیف فاء

یا نبیؐ فرمائیے کچھہ کار شریف ‏ — ‏ سنی ہے نعلین بردار شریف

یا نبی اللہ توقع ہے ہمین ‏ — ‏ بخشوانے کو ہے اقرار شریف

یا نبیؐ رحمت کرو ہے آپ کا ‏ — ‏ رحم سے معمور دربار شریف

اوسکو رکھونگا جگر کو چیر کر ‏ — ‏ ہاتھہ آجاوے جو آثار شریف

اپنی پلکون سے کرونگا گرد صاف ‏ — ‏ دیکھون گر قبر پہ انوار شریف

اے خدا اپنے نبیؐ کا ایکبار ‏ — ‏ دیکھہ لون مین روے انوار شریف

ہون جدائی مین نبیؐ کی بے قرار ‏ — ‏ اے صبا لاوے تو اخبار شریف

جان صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ سے علیؓ ‏ — ‏ ہین یہی احمد کے غمخوار شریف

کیا بزرگی انکی عزت کیا کہون ق ہین مقدس سارے انصار شریف
کیا کہون مین یا محمد آپ کے نیک تھی سب طرح و اطوار شریف
سینہ پر نور گنج راز حق تھا نہان سب اسمین اسرار شریف
دو جہان روشن ہوئے یکبارگی کھل گئے جسوقت انوار شریف
واہ واہ اس سنی کی دینا یا نبی آوئیگا جسدم لب سرکار شریف

ردیف قاف

حاشا للہ نہین دل ہے کسی کا مشتاق یا نبی صل علے ہون مین تمہارا مشتاق
از رہ لطف و کرم روے مبارک بنما از دل و جان بجالت شدم آقا مشتاق
اشتیاق اس دل شتاق کو تیرا ہے مدام دل میرا اور کسیکا نہین حاشا مشتاق
آپ کے آنے کی سن پاؤن خبر گر آقا راہ پلکون سے کرون صاف ہون ایسا مشتاق
شوق دیدار نہایت ہے تمہارا مجھکو آب دیدار دکھا دو کہ ہے دیدہ مشتاق
اپنی خدمت مین مجھے آپ بلانا حضرت دل میرا آپ کا رہتا ہے ہمیشہ مشتاق
آپ کے آنے کے لیے شافع و حامی امم عاصیان بیٹھے ہین سب ہوکے سراپا مشتاق
ہمسیہ کبھو ہوتا نہ خدا کا مقبول حاشا للہ نبی کا جو نہ ہوتا مشتاق
آپ کے قد مبارک کا چمن مین یا شاہ بندہ در بند کھڑا ہے سہی بالا مشتاق
عنبرین زلف محمد پہ تصدق ہونے ہے گلستان مین نہایت ہی بنفشہ مشتاق
صدمے ہونیکو لب لعل و گل عارض پر خون بدل داغ جگر کھلکے ہے لالہ مشتاق
آکے بتلا دو گل روے مبارک کو شتاب جان بلب تڑپے ہے ہو بلبل شیدا مشتاق
دل میرا روز ازل سے تو سمجھ لے سنی جز محمد کے کسیکا نہین اصلا مشتاق

در شان حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ہادی دین ہم صراط وثیق دافع کفر و قاتل زندیق
ثانی اثنین اذ ہما فی الغار شان بوبکر خاص بالتصدیق

افضل الخلق بعد پیغمبر صادق الصدق والوفا تحقیق
لولوے بحر صدق و عالی گہر معدن حسن خُلق و لطف خلیق
وارث الانبیاے عالی مقام مقتداے جہان بہ نیک طریق
صاحب دین خلیفۂ اوّل گاہ بگاہ یار و غار و رفیق
حامی سنی شافع محشر خسر سالار انبیا صدیقؓ

خسر احمد شد ابا بکر صدیق ہے ممجد ابا بکر صدیقؓ
صاحب زہد و صاحب تقوی اپنا ارشد ابا بکر صدیقؓ
حق نے تعریف کی ہے قرآن مین شان امجد ابا بکر صدیقؓ
غار مین ساتھ تھے محمدؐ کے یار ارشد ابا بکر صدیقؓ
صادق و کامل و رفیق نبیؐ صاف بے کد ابا بکر صدیقؓ
مشرکون کے تمام ملت کو کر دیا رد ابا بکر صدیقؓ
مقتدا ہے تمام عالم کا اپنا سید ابا بکر صدیقؓ
دل مین رکھتا تھا اپنے احمدؐ کے عشق بے حد ابا بکر صدیقؓ
کفر کا تھا مدام اے سنی دشمن شد ابا بکر صدیقؓ

ردیف کاف تازی

حکم رب سے پیدا ہو کر آب و آتش باد و خاک ہین نبی کے حکم اندر آب و آتش باد و خاک
ہین مخالف ایک سے ایک بر عدل احمدؐ سے ا متفق ہین جسم اندر آب و آتش باد و خاک
فیض احمدؐ کا سبب ہے جسم مین ہین متفق ہین مخالف دیکھو اظہر آب و آتش باد و خاک
نور احمدؐ جان ہے جبتک ہے جان تابع ہین تے ورنہ باغی ہین یہ اکثر آب و آتش باد و خاک
چار سرکش ایک جا ہین فضل احمدؐ کے سبب کیا ملاوے کوئی دیگر آب و آتش باد و خاک
یہ سبب ہے فیض احمدؐ کا خدا کے فضل سے ہو گئے ہین وقف ہمبر آب و آتش باد و خاک
ایک جا کر کر خدا نے جسم اندر کر دیا تابع حکم پیمبر آب و آتش باد و خاک
کیا عنایت ہے خدا کی ہم کو احمدؐ کے سبب ہوتے ہین ہر جا میسر آب و آتش باد و خاک

فیض احمد کا سبب ہے جسم مین ہین ایک جا
ورنہ ہون یکجا ہے کیونکر آب و آتش باد و خاک

کر ابھی سے یاد احمد کیا کرے اوس وقت تو
جب جدا ہو وینگے یکسر آب و آتش باد و خاک

ہین میسر فضل احمد سے ہمین یہ ہر چہار
یہ ہر ایک نعمت سے بہتر آب و آتش باد و خاک

ذکر احمد کر ابھی سے پھر کرے کیا سنیا
جبکہ ہو جاوینگے ابتر آب و آتش باد و خاک

عشق احمد مین اگر ہو دل بیتاب کی خاک
مس عصیان کو ہوا اکسیر یہ سیماب کی خاک

طوطیا جان کے آنکھون مین اوسے رکھ لیا
مجھکو ملجاتی جو تیرے در اصحاب کی خاک

روضۂ جنت فردوس کی ہے خاص عبیر
اے شہ عالم کونین ترے باب کی خاک

قدسیان ملتے ہین اس خاک پہ آداب سے سر
خاک تو ہے ترے در کی یہ ہے آداب کی خاک

آبرو حشر مین ہے کیون نہ ملون مین منہ پر
آب کی خاک مدینے کی بڑی تاب کی خاک

سرمۂ دیدہ بخشش ہے مدینے کا غبار
جھونٹھ سمجھے تو پڑے دیدہ کذاب کی خاک

معتقد ہون کہ میرا دیدہ و دل ہو روشن
منہ مین پڑ جاے میرے گر ترے مہتاب کی خاک

سوزش غم سے ترے لخت جگر کو پھونکون
کام پھر آسے گی اس گوہر نایاب کی خاک

مضطرب ہون کہ گروں خاک مدینے مین مگر
ہے نہ اوس خاک کے لائق تن بیتاب کی خاک

آتش ہجر نے کیا پھونک دیا ہے مجھکو
جلگیا خانۂ ہستی ہوئی اسباب کی خاک

ورنہ دیکھا تیرا غفلت سے تو ہو گیا پال
تیرے زوّار ونکی اس دیدۂ پرخواب کی خاک

خاک تشنہ پہ برس میرے ذرا ابر کرم
دھوپ کالی مین طلبگار رہے آب کی خاک

الغرض سنی مین اے دوستو گجہ جاے عبیر
لا کے رکھدے تجھے اوس روضۂ شاداب کی خاک

یا نبی مصطفے سلام علیک
سید الانبیا سلام علیک

یا نعیم العطا سلام علیک
الف صل علے سلام علیک

دور کر دل سے تو نے سب غم کو
راہ سیدھی بتائی عالم کو

تجھ سے امید ہے قوی ہم کو
یا امام الہدیٰ سلام علیک

دے کلید شفاعت عظمےٰ
حق نے خازن کیا شفاعت کا

رب نے تجھکو شفیع کر کے کہا
یا شفیع الوریٰ سلام علیک

کیون نہ راحم رہے بہر دو سرا　　رحمة العالمین رب نے کہا
مجھکو رحمت سے دور مت کرنا　　رحمت کبریا سلام علیک

کیا رسائی تھی ذات والا مین　　پہنچا جب قرب حق تعالی مین
کہتے تھے سب ملائے اعلی مین　　ابلغ البلغا سلام علیک

ہر سخن مین میرے بلاغت دو　　شعر مین میرے اب لطافت دو
تاکرون مدح مین فصاحت دو　　افصح الفصحا سلام علیک

رتبہ اعلی تیرا ہے با حرمت　　حق نے بخشی ہے کیسی کچہہ عزت
ہو بزرگی مجھے بعد رتبت　　ازکی الازکیا سلام علیک

کرکے آسان میری مشکل کو　　مجھکو پہونچا دے میری منزل کو
اور کرنا صفا میرے دل کو　　اصفی الاصفیا سلام علیک

پہر افضال ذات حق یا رسول　　مدعا میرے دل کا ہوئے حصول
مجھکو دکھلادو صورت مقبول　　یا مجیب اللقا سلام علیک

شرم و غیرت سے مین ہون اسجا　　مرتے دم مجھہ سے ہوا دا کلمہ
فضل سے بخشدے مجھے رتبہ　　افضل الانبیا سلام علیک

جان کندن کی جبکہ آوے بلا　　دفع کر دے اوسے بفضل و عطا
قبر کی بہی بلا سے دینا رہا　　دافع ہر بلا سلام علیک

نار دوزخ سے دکہہ نہ ہو ہمکو　　آوے آفت تو دور جلدی ہو
ہم غریبون کو امن مین رکہو　　مامن الغربا سلام علیک

کیا شرافت تہی ذات اکرم مین　　جس سے ہے شرف عرش اعظم مین
مجھکو بہی شرف ہو دو عالم مین　　اشرف الشرفا سلام علیک

دن شفاعت کے یا شفیع امم　　ہمکو ہرگز نہ بھولنا اوس دم
بہرتا ہون ذات باوفا کا دم　　اے شہ باوفا سلام علیک

دن قیامت کے ہو خدا قاضی　　تجہکو نائب کرے بعدہ راضی

بخشوانا میرے گنہ ماضی
یا امین خدا سلام علیک

ون ضلالت کا ہوگیا ہے وطن
روشنی بخشوا سکو جون دپن

گو ہے تاریک تربھی ہو روشن
یا سراج الہدیٰ سلام علیک

ہے یہی مدعا میرا سنی
گر میسر کرے خدا سنی

جاکے روضہ مین بولونگا سنی
یا رسول خدا سلام علیک

ولہ

یا شفیع الوریٰ السلام علیک
یا امام الہدیٰ السلام علیک

السلام علیک السلام علیک
یا نبی مصطفیٰ السلام علیک

اتقی الاتقیا السلام علیک
رحمت کبریا السلام علیک

السلام علیک السلام علیک
افضل الانبیا السلام علیک

یا رسول خدا السلام علیک
ازکی الازکیا السلام علیک

السلام علیک السلام علیک
اصفی الاصفیا السلام علیک

صاحب منصبی السلام علیک
وے مہ یثربی السلام علیک

السلام علیک السلام علیک
یا حیات النبی السلام علیک

شافع المذنبین السلام علیک
احسن المحسنین السلام علیک

السلام علیک السلام علیک
رحمۃ العالمین السلام علیک

باعث کائنات السلام علیک
صاحب موجودات السلام علیک

السلام علیک السلام علیک
شاہ ذوالصفات السلام علیک

یا نبی مہدی السلام علیک
مقبل الصمدی السلام علیک

السلام علیک السلام علیک
اکرم الامجدی السلام علیک

راحم مومنان السلام علیک
دافع مشرکان السلام علیک

السلام علیک السلام علیک
ہادی گمرہان السلام علیک

حامی عاصیان السلام علیک
صاحب انس و جان السلام علیک

السلام علیک السلام علیک | مالک دو جہان السلام علیک
شاہ والا صفت السلام علیک | شاہ ذی منزلت السلام علیک
السلام علیک السلام علیک | صاحب المرتبت السلام علیک
اے شہ مرسلان السلام علیک | اے نبی زمان السلام علیک

السلام علیک السلام علیک | سنی گوید بجان السلام علیک

یا شفیع الوریٰ سلام علیک | یا امام الہدیٰ سلام علیک
رحمۃ العالمین شدی برحق | یا نبی مصطفیٰ سلام علیک
اشرف الشرفا سلام علیک | رحمت کبریا سلام علیک
از ہمہ انبیا شدی فاضل | افضل الانبیا سلام علیک
یا رسول خدا سلام علیک | ازکی الازکیا سلام علیک
مدعاے من از خدا طلبی | یا مجیب الدعا سلام علیک
صاحب منصبی سلام علیک | وے مہ یثربی سلام علیک
کشتۂ عشق را کنے زندہ | یا حیات النبی سلام علیک
شافع المذنبین سلام علیک | احسن المحسنین سلام علیک
رحم کن بر من غریب نگر | رحمت العالمین سلام علیک
اے شہ ذوالکرم سلام علیک | شاہ فضل و نعم سلام علیک
این دل تیرہ تر شود روشن | نور ذات قدم سلام علیک
اکرم الامجدی سلام علیک | مقبل سرمدی سلام علیک
از سر راز حق کنے آگاہ | یا نبی مرشدی سلام علیک
راحم مومنان سلام علیک | دافع کافران سلام علیک
راہ دین را یقین بنمودے | ہادی گمرہان سلام علیک
صاحب انس و جان سلام علیک | شاہ کون و مکان سلام علیک
از براے تو خلق عالم شد | اے شہ دو جہان سلام علیک

اے کریم الصفت سلام علیک — شاہ ذی منزلت سلام علیک
رتبۂ من رسان بآن منزل — صاحب المرتبت سلام علیک
اے شہ مرسلان سلام علیک — وے نبی زمان سلام علیک
سنی ہر بامداد میگوید — اے شہ انس و جان سلام علیک

تھے جو اصحاب نبی عالی ہمم چارون ایک — راہ اللہ مین رہتے تھے قدم چارون ایک
یعنی بوبکرؓ و عمرؓ حضرت عثمانؓ و علیؓ — تھے یقین واقف اسرار قدم چارون ایک
شہرۂ صدق و حیا عدل و شجاعت مین تھے — غرب و شرق و عرب تا بہ عجم چارون ایک
ساتھ حضرت کے وفاداری مین ہمدم رہتے تھے — راحت و محنت و بار بخش و غم چارون ایک
مذہب و ملت و دین و رہ اسلام پہ تھے — قائم و محکم و مضبوط و بہم چارون ایک
حال امت پہ وے فرماتے تھے ہر شام و سحر — بخشش و فیض اتم فضل و کرم چارون ایک
ظاہر و باطن و اعلانی و مخفی مین تھے — خصلت و خوے باخلاق و شیم چارون ایک
عزت و عظمت و حرمت مین بزرگی مین تھے — ہمسر و ہمدم و ہم نفس و قدم چارون ایک
صبح کو شام کو ہر وقت ہر ایک حالت مین — دمبدم بھرتے تھے احمدؐ ہی کا دم چارون ایک
خنجر و تیغ و تبر نیزۂ اسلام سے تھے — ناصر و قاہر و فاتح بصنم چارون ایک
بت شکن بت فگن و بت کش و ناصر بصنم — تھے بقہر و غضب و خشم اتم چارون ایک
سنی و حسرت و مسلم حنفی اب یا نبیؐ — عرض کرتے ہین یہ اللہ کی قسم چارون ایک
عدن مین خلد مین یا جنت و فردوس مین ہان — آپ کے سایے تلے ہو رہین ہم چارون ایک
فخر و جاہ و قدر و رتبے مین ہین ای سنی — عرش و کرسی و مدینہ و حرم چارون ایک

ردیف لام

شرق ماہ فضل ہے چاک گریبان رسولؐ — صبح عید مومنان ہے نور دندان رسولؐ
نور کی صورت ہے تاب سلک دندان رسولؐ — مہر و مہ ہین پرتو رخسار تابان رسولؐ
قوس ابرو جلۂ منزل الذی سے گوشہ گیر — کس طرح صید شفاعت ہو نہ قربان رسولؐ
پر نہ مارے عقل کل جس جا نشیمن کر لیا — بلکہ وہان نعلین چھوڑی دیکھیے شان رسولؐ

مومنو کیا کم ہے تمکو فضل سے اللہ کے
ہے کشادہ سفرۂ نعمائے الوان رسول

ہین صحابہ اور بھی باصدق و باعز و وقار
خاص اُنمین چار ہین یہ چار یاران رسول

ہین ابابکر و عمر عثمان و حیدر پاک ذات
اونمین دو داماد ہین اور دو ہین خسران رسول

دو جہان اک جسم ہے اربع عناصر چار یہ
روح اسکی پرتو انوار لمعان رسول

دین حق اک شامیانہ چار کھم یہ چار ہین
شمع اوسکی ذات پاک نور افشان رسول

اسنے جو باغی ہوا ہے یاغی باغ نبی
بلکہ ہے وہ قاتل اشجار بستان رسول

خوش نہین آتا ہے اے سنی مجھے ظل ہما
شاہی عالم ہو زیر ظل دامان رسول

مجھکو آیا کہنا جب نام رسول
ہو گئے سب فرض احکام رسول

کلمہ و روزہ نماز و حج زکوۃ
مومنون کو ہے یہ انعام رسول

جو ہوا تشنہ نبی کی یاد مین
پیوے گا جنت مین وہ جام رسول

کیا بزرگی کیسی عزت دیکھیے
ہو گیا عرش خدا بام رسول

تابع فرمان رہو جنت مین لو
نعمت انواع و اقسام رسول

حق نے عزت جنکی کی معراج مین
کیا لکھون اعزاز و اکرام رسول

گوش دل سے مومنو سن لیجیے
حق کا ہے پیغام پیغام رسول

کوشش دین اور دعا امت لیے
کام کیا تھا تھا یہی کام رسول

ذات اقدس رحمۃ للعالمین
سب پہ ہے بخشش عام رسول

ہر دو عالم تابع فرمان ہوئے
جب ہوا اکبار احکام رسول

امر و نہی حق کے تم تابع رہو
ہے یہی ایمان و اسلام رسول

کیا رتبہ کیسی عزت کیسی شان
سب کے ہین مخدوم خدام رسول

رہ زرا دل سے ہوا سنی کا دل
بندۂ بے درہم و دام رسول

سید ابرار ہو صل علی یا رسول
سرور احرار ہو صل علی یا رسول

رونق اسلامیان حامی کل مومنان
دین کے مختار ہو صل علی یا رسول

وعدۂ بخشش کیا ہمکو بھروسا ہوا
صادق الاقرار ہو صل علی یا رسول

قبر مین جب جاؤنگا خوف سے گھبراؤنگا — تم ہی مددگار ہو صلِّ علے یا رسولؐ

ہو نہیں مریضِ گنہ تم ہو شہ دوسرا — شافیِ بیمار ہو صلِّ علے یا رسولؐ

آپ ہو نورِ خدا الوث حدث سے جدا — طاہر و اطہار ہو صلِّ علے یا رسولؐ

آپ سے اسلام ہو آپسے ہی کام ہے — دین کے سردار ہو صلِّ علے یا رسولؐ

مین ہون اسیرِ گناہ آپ شفاعت پناہ — رحم گنہگار ہو صلِّ علے یا رسولؐ

کیون نہو شاہ کرم آپ شفیع الامم — ہمپہ کرم بار ہو صلِّ علے یا رسولؐ

خاتمِ کُل انبیا رازِ سترِ خدا — واقفِ اسرار ہو صلِّ علے یا رسولؐ

رونقِ دین متین آپ شہنشاہِ دین — قاتلِ کفار ہو صلِّ علے یا رسولؐ

امت عاصی کے آپ قت عنا و نقیب — آپ خبردار ہو صلِّ علے یا رسولؐ

آپ ہو شہ دین کے سنی غمگین کے — دافعِ ادبار ہو صلِّ علے یا رسولؐ

جسنے کی روضۂ اقدس کی زیارت حاصل — اوسکو پھر کیون نہو حضرت کی شفاعت حاصل

تنگدستی کے بہلنے سے عبادت مت چھوڑ — فضلِ احمد سے تجھے ہوگی فراغت حاصل

رنج و آلام و مصیبت ہے زمانے مین مگر — کار کچھہ ایسا بن آوے کہ ہو راحت حاصل

کونسی بات سے ہم ہو دین سعادت پیرا — ساری حضرت کے قدم سے ہی سعادت حاصل

دن قیامت کے میئسر ہو اوسے عیش سرور — جسنے حضرت کا کیا جشنِ ولادت حاصل

یہ فقط یاورئے قسمتِ مسعود ہوئی — ورنہ کس وسے ہو اس دین کی اطاعت حاصل

مقتدا ہر دوجہان کا ہے رسولِ ابرار — انبیاؤن کی ہوئی جسکو امامت حاصل

آپ کے صدق پہ اے مخبرِ صادق بالعہد — کی ہے صدیق نے باصدق صداقت حاصل

شرع پر آپ کی فرزند عمرؓ نے مارا — اوسنے کی کیسی خلافت مین عدالت حاصل

زندگی مین رہا عثمانؓ بصد شرم حیا — کی خلافت مین حمیت کی خلافت حاصل

شیر سے شیرِ خدا نے ہے لیا سلمان کو — کی ہے یہ آگے ولادت کی شجاعت حاصل

شاہزادون نے اطاعت مین جھکا کر سر کو — فضلِ اللہ سے کیا تختِ شہادت حاصل

الغرض واسطے آپہی کے ہر اک رتبہ تہا — جو بتدریج ہر اک کو بسعادت حاصل

آرزو سنی کی ہے اب یہ فصیح الفصحا
آپ کی نعت سے ہو جاوے فصاحت حاصل

عرض ہو سنی کی مقبول یہ مقبول خدا
مرتے دم ہووے اوسے جام شہادت حاصل

تازہ ہے ٹک چمنستان کی ہوائے بلبل
پھر تو گلشن یہ خزان کے ہے حوالے بلبل

اس چمن کا چمن آرا ہے رسول ابرار
گل مقصود اسی سیر مین پالے بلبل

ہے صفت ذات کی اس گلشن کثرت سے نمود
گل معنی یہ گلستان سے اوٹھالے بلبل

دوستی رکھہ چمن آرائے جہان کی دلمین
پھر تو جنت سے تجھے کون نکالے بلبل

سیر کر گلشن وحدت کے تصور مین یہان
آشیان شاخ یہ طوبی کے بنالے بلبل

آتش گل سے یہان کر گل آتش کا خیال
ورنہ پڑ جائینگے دل پر تیرے چھالے بلبل

عشق مین گلشن عقبی کے یہان کر لے فغان
کون سنتا ہے وہان پھر ترے نالے بلبل

بسکہ پھولے نہ سمائیگی خوشی سے اسجا
دل مین بو اوس گل وحدت کی بسالے بلبل

عین عینی سے نظر کر کہ یہان اور ہے سیر
پردہ غفلت کا ذرا دل سے اوٹھالے بلبل

سیر وحدت کی اسی گلشن کثرت مین ہے
رنگ اوس گل کا ہر اک رنگ مین پالے بلبل

خار کو دیکھہ کے رو یا دین تو تیز زبان
دیدے گل کی تر و تازگی پالے بلبل

ہو غزلخوان نبی صلّی اللہ علیہ وسلم ہر گل پر
نیک بختی اسی گلشن مین کمالے بلبل

بولیان بول کچھہ ایسی کہ خدا کو خوش آئین
اوڑ گئے ایسے بہت بولنے والے بلبل

بولی اللہ سے وہان قالوا بلی کی بولی
بولی اپنی یہ گلستان مین نبھالے بلبل

مدح خوانی مین دل سنی ہزارا ہے کہو
گر کوئی پالے تو سطور سے پالے بلبل

ردیف میم

السلام اے ذات اکرم السلام
السلام اے رحم عالم السلام

السلام اے نور عینی السلام
السلام اے شرف دینی السلام

السلام اے نور عزت السلام
السلام اے عالی رتبت السلام

السلام اے شاہ والا السلام
السلام اے فخر بطحا السلام

السلام اے نور اعظم السلام
السلام اے شمع عالم السلام

السلام اے عالی گوہر السلام — السلام اے ذات اطہر السلام
السلام اے نور وحدت السلام — السلام اے ماہ کثرت السلام
السلام اے نور ذات کبریا — السلام اے رونق ہر دو سرا
السلام اے شافع کل مذنبین — السلام اے رحمۃ للعالمین
السلام اے مصدر رحم خدا — السلام اے معدن حلم و حیا
السلام اے احمد عالی جناب — السلام اے شافع روز حساب
السلام اے مخزن فخر و سخا — السلام اے شافع روز جزا
السلام اے نور بخش کائنات — السلام اے سید والاصفات
السلام اے باعث ہر دو جہان — السلام اے مقبل کون و مکان
السلام اے مہبط روح الامین — السلام اے نور رب العالمین
السلام اے جوہر کان یقین — السلام اے گوہر دریائے دین
السلام اے صدر آرائے جہان — السلام اے افضل کون و مکان
السلام اے نور رب لایزال — السلام اے معدن فضل و کمال
السلام اے نور حق لا حد سلام — السلام از سنی بر تو صد سلام

معدن فضل و کرم محمد صلی علی مرحبا وسلم
منبع فیض اتم محمد صلی علی مرحبا وسلم
اوسکا ہی ہے سب جلوۂ کرم کیون نہ کہوئین زبان سے ہر دم
جلوۂ نور قدم محمد صلی علی مرحبا وسلم
کا ہیکو دیگر وسیلہ لوگو بہر شفاعت بحشر ہمکو
بس ہے شفیع الامم محمد صلی علی مرحبا وسلم
نقد شفاعت ہے عام ہم پر مومنو اوسکو کہو مقرر
مخزن فیض و نعم محمد صلی علی مرحبا وسلم
صاحب نصفت بوصف سبحان عدل سے جسکے ستم گریزان

دافع ظلم و ستم محمد صلِّ علٰی مرحبا و سلم
وصف مقدس کرون مین کیا کیا تم نے بر رفعت دین متین کا
عرش پہ گاڑا علم محمد صلِّ علٰی مرحبا و سلم
کیا کہون تیری ثنا کے والا ہوگیا اشرف عرش سے اعلیٰ
پہونچا جو تیرا قدم محمد صلِّ علٰی مرحبا و سلم
پائی ہے زینت تمام باہم ہوگئے آباد بکہ یکدم
تم سے عرب اور عجم محمد صلِّ علٰی مرحبا و سلم
کعبہ مین جو بت تھے اونکو واللہ زور بلوت سے سبکونا گاہ
کردیئے تم نے عدم محمد صلِّ علٰی مرحبا و سلم
لوث حدث سے بری ہے احمد بیٹھی نہ مکھی بہ جسم امجد
پاک ہے رب کی قسم محمد صلِّ علٰی مرحبا و سلم
یاد محمد ہے دم کو فرحت ذکر محمد ہے دلکو راحت
بولون نہ کیون دمبدم محمد صلِّ علٰی مرحبا و سلم
راحم عالم شفیع امت باعث خلقت کریم خلقت
حامی اور رحمت شیم محمد صلِّ علٰی مرحبا و سلم
یاد نبی سے ہے بجان سنی کیون نہو واصف زبان سنی
حشر کا دھوڑ والا غم محمد صلِّ علٰی مرحبا و سلم

ولہ

یا رسول خدا شہ ارض و سما وے مفخر ہستی کون ونشا
ہہمے یاد تمہاری ہے صبح و مسا ہے خدا کی قسم ہہ خدا کی قسم
ہوئی زندگی بار تمہارے سوا ہے کسی بہی طرحسے نہ صبر ذرا
کرویا وتو آتا ہون سر سے چلا ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
اے شریف جہان معالی نسب مین کمینہ صفت ہون گنہ کے سبب

مجھے دیکھو نہ آپ بچشم غضب کہ ہو آپ رحیم یہ خلق پہ سب
بھلا کیا مین نہین ہون بخلقت رب کرو رحم جو مجھپہ تو کیا ہی عجب
مجھے آپ کی ذات کا ٹیکہ ہے اب ہے خدا کی قسم ہو خدا کی قسم
اے حمید محامد بالا تعدو سے جلیل الصفات بذات سعد
ہوا تم سے ظہور صفات احد ہوئی آشنا خلق بذات صمد
ہوا مجھپہ ہے غلبۂ نفس اشد کرو ایسی مدد کہ وہ ہو رہے رد
ہے تمہاری تو روز ازل سے مدد ہو خدا کی قسم ہو خدا کی قسم
اے کریم ملائک جن و بشر تری کس پہ نہین ہے کرم کی نظر
ملے تیرے کرم سے فرشتے کو پر ترا سب پہ کرم ہے شام و سحر
رہے بندہ نوازی و فضل سے گر یہ غلام کمینہ کے دست اببر
تو کسی بھی طرح کا نہو وے خطر ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
ملا عرش کو پانون سے تیرے شرف تو ہو لولوء و ستر خدا کا صدف
میرا رتبہ کمینہ ہے کم ز خذف ہو نگاہ کرم ذرا میری طرف
بطفیل شجاعت شاہ نجف میرا تیر دعا جو لگے بہدف
تو سجاؤنگا عالم بالا پہ دف ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
اے مدرس علم معانی حق ہوے تم سے ہی ارض و سما کے ورق
شب و روز ہی مجھکو تمہارا سبق ہے تمہاری جدائی سے دل پہ قلق
کیا کز لک غم نے کلیجے کو شق میرے اشک بنے ہین برنگ شفق
لعل و مرجان سے سینہ کا پر ہے طبق ہو خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
گئے ایسے زمین سے فلک پہ اگر لگے جلد نہ ایسی پلک سے پلک
یہ رسائی تمہاری ہوئی بفلک وہان ہے فلک و ہان ہے ملک
وہان نور تمہارا گیا جو چمک یہان آگیا منہ پہ ہمارے نمک
یہ سبب کہ ہماری کی تم نے کمک ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے کریم دو عالم و نور قدم تمہیں حق نے بنایا شفیع امم
نہیں خاص کسی پہ تمہارا کرم ہوا عام خدائی پہ فیض اتم
جیسے زندگی بیچ ہے یاد بہم دم نزع میں ہو تو تمہارا ہو دم
کہ ہے بالا تمہارے کرم کا علم ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
اے کریم و رحیم و شفیع جہاں تمہیں خلق خدا کے ہو رحم رساں
کروں وصف تمہارا میں کیا بیاں مرے منہ میں نہیں ہے کچھ ایسی زباں
ہے رسائی تمہاری کہاں سے کہاں کہ نہ جا سکا روح قدس بھی وہاں
ہے ہمارا تو پست یہ وہم و گماں ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
ترے تازی کا نعل ہلال مبیں ترے قصر کا زینہ ہے عرش بریں
وہ مکان علی کا ہوا تو مکیں نہ فلک ہے وہاں نہ وہاں ہے زمیں
تو سریر خدائی کا صدر نشیں تری گرد کو پہونچے نہ روح امیں
ترا مرتبہ کوئی نبی کو نہیں ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
ہوئے تم ہی کدیور باغ زمن ہوئی تم سے ہی ساری بہار چمن
قد و رخ سے ہے زینت سرو و سمن رو سے جلوہ مہر سماے کہن
لب لعل سے رونق لعل یمن ہے ثنائے مجلی سے آب دہن
ہے صفات معلی سے لطف سخن ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
یہاں سنی تو خوب ادب سے سنبھل یہ ہے وصف محمد عالی محل
شہ نیک خصال و فخر رسل ہوا جبکہ وہ پیدا سعید ازل
ہوئے بیخ نحوست مستاصل جو وہ نام زباں سے جائے نکل
تو رہائی میں تیرے پڑے نا خلل ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
بھلا سنی تو کیوں ہے بحال تباہ تجھے فکر یہ کیسی ہے شام و پگاہ
یہہ سبب کہ ہیں تیرے زیادہ گناہ ہوا نامہ عمل کا تمام سیاہ
ترا شامل حال ہے فضل اله ہیں رسول خدا تیرے پشت و پناہ

جو معاصی ہے او سیہ ہے اوسکی نگاہ ہی خدا کی قسم ہو خدا کی قسم

ردیف نون

کاتب تقدیر کا پہلے قلم پیدا کرون
دفتر نعت شہ خوبان کو پھر انشا کرون

مین تصور دل مین گر اپنے مسیحا کا کرون
ایک ہی ایماے قم سے مردہ دل زندا کرون

گر خیال پاے بوس شاہ او ادنی کرون
چرخ نہم کو تصور سے بزیر پا کرون

اوسکے گر چاک گریبان کا مین اندیشہ کرون
صورت لا دیکھکر عالم کو دم مین لا کرون

حتی الامکان اوسکا گر وصف قد رعنا کرون
بول بالا اپنا اندر عالم بالا کرون

سبز خط و خال عارض کے تصور مین ہم
سورۂ والشمس کی تفسیر کو دیکھا کرون

بعد اپنے دی بزرگی تجھکو ہی اللہ نے
اے شہ خیل رسل مین وصف تیرا کیا کرون

صورت والنجم دندان گر تیرے آ جائین یاد
اشک چشم دل کو رشک لولوے لالا کرون

کیا کرون مین رویت ماہ دو عید ایماہ وین
تیری ابرو دیکھ لون گر دیدۂ دل وا کرون

کعبة اللہ کی طرف رخ پشت سوے دو جہان
دیدۂ دل تیری جانب اے شہ بطحا کرون

گر زما من نور اللہ پڑھکے ہر شے دیکھ لون
نور کا تیرے نظارہ اے شہ والا کرون

برق نور حق سے جلکر طور سرمہ ہو گیا
تیرے جلوے سے جلا کر دلکو مین سرمہ کرون

دیکھون اے سنی اگر نور خدا کی روشنی
دل مین اپنے سیر سبحان الذی اسرا کرون

اگر مین خاک راہ مصطفے ہون
مگر چشم جہان کا توتیا ہون

اگرچہ مین غبار خاک پا ہون
مگر دامن سے حضرت کے لگا ہون

مجھے کچھ جانتے ہی ہو مین کیا ہون
خدا کے آشنا کا آشنا ہون

رسول اللہ گنہ مین مبتلا ہون (صلی اللہ علیہ وسلم)
شفیع حشر تمکو جانتا ہون

کہان ہے اور دل جو او رچا ہون
تمہارا ایک ہی دل وہ تمکو دے چکا ہون

مگر یا مصطفے بیدست و پا ہون
عنیدون پر ظفر مین چاہتا ہون

حباب موج دریاے فنا ہون
رسول اللہ تمہارا آشنا ہون

اگر دریا ہو تم مین بلبلا ہون
بھلا فرماؤ کیا تمسے جدا ہون

ہمین سے خاک ہو مین خاک کا ہون
بہر صورت ہمین سے مین بنا ہون

اگر مین ہو فنا یا بادِ فنا ہون
کچھہ ہی سمجھو مین فدوی آپکا ہون

خدا کے نور تم مین نور کس کا
تمہارے نور سے پیدا ہوا ہون

ہوئے تم شمع مین پروانہ کسکا
تمہاری ہی تجلی پر جلا ہون

ہوئے تم شمس مین ذرہ ہون کسکا
تمہارے نور سے جلوہ نما ہون

ہوئے تم گل تو مین ہون خار حضرت
مگر مین خار کب گل سے جدا ہون

گل گلزار وحدت آپ کی ذات
اسی گلشن کا بلبل اے صبا ہون

خدا تو ذات سے ہے اوسکی صفت آپ
صفت سے آپ کی ظاہر ہوا ہون

نہ ہوتے آپ تو مین بھی نہ ہوتا
ہوے جب آپ تو مین بھی ہوا ہون

ہمین تو مجھکو اس ہستی مین لائے
تہا آگے مین کہان اب کون جا ہون

مجھے گر لاکھہ جھڑکو گے محمد
مین دامن آپ کا کب چھوڑتا ہون

خدا کیا تھا خدا جانے محمد
خدا کو تمسے مین پہچانتا ہون

بُرے اعمال کو میرے نہ دیکھو
بُرا ہون یا بھلا ہون آپکا ہون

یقین تم رحمۃ للعالمین ہو
مین عالم مین نہین کیا مصطفےٰ ہون

تمہارے عشق کے شعلے سے حضرت
جلا کر دل کو مین سرمہ کیا ہون

نگاہ فیض سے آپ ہی خریدو
مین اپنے دل کو حضرت بیچتا ہون

خدا جس چاہے اوسکا آپ بھی ہو
دلیل اوسپر مین کلمے کی رکھتا ہون

تمہارا ہو مین سنی یا محمد
تمہارا ہو کے حاجت کس سے چاہون

یا نبی روزِ ازل سے مین تیرا دیوانہ ہون
شمع رحمت تو ہوا اور مین تیرا پروانہ ہون

میکدے سے رحم کے اے ساقی رحم خدا
ایک جرعہ دے مجھے مین طالب پیمانہ ہون

فیض کے چشمے سے اور خوان کرم سے اپنے سخی
مرحمت کچھہ کیجیے بے آب ہون بے دانہ ہون

نفی اور اثبات مین یہ شے ہوئی مجھکو حصول
آشنا تجھہ سے ہوا اپنے سے مین بیگانہ ہون

قصرِ اعلیٰ کے تو دیوار مجھکو دو جگہہ
اے مکین عرش مین آوارہ و بےخانہ ہون

اس خمار حب دنیا سے مجھے انکار ہے
مین شراب یاد احمد سے بہت مستانہ ہون

محویت ہستی سے بالکل ہو گئی اسے مومنو
پر بفضل حق نبی کی یاد مین فرزانہ ہون

گفتگو دنیا کی کرنی صرف نادانی ہے
گر کرون ذکر محمد تو نہایت دانا ہون

سہم سے تیر مژہ کے کفر کا ٹکڑے جگر
تو س ابرو پیمبر کی کیونکہ مین قربان نہون

درد عصیان کو شفا ذکر شفیع المذنبین
درد سر ہے ذکر دنیا خوب اسکو جانتا ہون

نعمت ایمان و نقد دین سے ہو نہین سرفراز
گر گدا ہون مین محمد کا مگر شاہانہ ہون

ہو نصیب آبادی یثرب طفیل مصطفی
یا آلہ العالمین مین ساکن ویرانہ ہون

عشق دنیا سے بری ہون پر نہیں پر سید نیا
جان سے دیوانہ ہون دیوانہ ہون دیوانہ ہون

مصطفی خاک سے دہلیز کے کیا کرتے ہین
مس عصیان دو عالم کو طلا کرتے ہین

نظر فیض اتم جسپہ کیا کرتے ہین
جس طرح چاہتے ہین اوسکا بھلا کرتے ہین

اہل اسلام پہ کیا فضل و عطا کرتے ہین
ڈھانک لیتے ہین خطا وہ جو خطا کرتے ہین

اہل عصیان کے لیے حق سے دعا کرتے ہین
لائق نار کی جنت مین جگا کرتے ہین

خاک کو مشک کرین سنگ کو لعل رخشان
ذرہ خاک کو خورشید ضحی کرتے ہین

قطرۂ آب کو دُر آب بنا دین موتی
آب سے آب کو کیا آپ صفا کرتے ہین

آب مواج تلاطم سے کرین پار جہاز
ڈوبنے والون کو طوفان سے ہا کرتے ہین

آب کو نار کرین نار کو کر دین گلشن
گلشن دین کو سرسبز کیا کرتے ہین

شاہ درویش کو محتاج کو کرتے ہین غنی
ہاتھ عاجز کا ترحم سے لیا کرتے ہین

ہو جو مردود خدا اوسکو بنا دین مقبول
بال و پر بے پر و بازو کو عطا کرتے ہین

زندہ بیجان کو بیمار کو کرتے ہین صحیح
ناتوانون کو توانائی دیا کرتے ہین

رنج راحت سے بدل دین خوشی سے غم کو
ہاتھ لولے کو عطا لنگ کو پا کرتے ہین

بیزبانون کو زبان اور زبان مین دین ذکر
ذکر سے آگ مین محفوظ رکھا کرتے ہین

آب پیاسون کو عطا نان کرین بھوکون کو
سیر مین سیر ہزارون کو کیا کرتے ہین

سنگ سے نخل کرین نخل سے خرما پیدا
ریت کو حلوۂ پر لطف و مزا کرتے ہین

جان دین جسم کو اور جان کو نور ایمان
تازہ ایمان کو ہر اسنے کو نیا کرتے ہین

کیون نہ عقبی مین مددگار رہین امی سخی
جبکہ دنیا مین یہ حاجات روا کرتے ہین

سب سے فزون نبی کی توقیر دیکھتے ہین
طٰہٰ کی جب مسلمان تفسیر دیکھتے ہین

دل مومنون کا یارو آئینہ سے صفا ہے
جسمین نبی کی ہر دم تصویر دیکھتے ہین

کرتے ہین ذکر احمد اسواسطے کبہو بہی
اپنے کو ہم نہ ہرگز دلگیر دیکھتے ہین

کیونکر نہ ذکر احمد کرتے رہین ہمیشہ
بخشش کی اپنی جسمین تدبیر دیکھتے ہین

وصف نبی مین واللہ اے مومنو سدا ہم
اپنے شکستہ دل کی تعمیر دیکھتے ہین

ہوتے ہین دل سے قربان ہم خواہین نہایت
مژگان مصطفے کا جب تیر دیکھتے ہین

ہو دفع درد عصیان تاثیر ہے یہ کس مین
جو الفت نبی مین تاثیر دیکھتے ہین

صدقے سے اوس نبی کے الحمد للہ اپنی
جنت کو سب مسلمان جاگیر دیکھتے ہین

ہم قتل کفر کو اور دفع گنہ کی خاطر
ابروے مصطفے کو شمشیر دیکھتے ہین

امت مین پیدا ہو کر ہم اوس نبی کی سخی
ایمان کی نعمتون کی توقیر دیکھتے ہین

قابل نبی کے وصف کے تیری زبان نہین
یہ وہ بیان پاک ہے جسکا بیان نہین

کس دل کے یا نبی کہو تم رازدان نہین
وہ راز کونسا ہے جو تم پر عیان نہین

نزہت مین تیرے دین سا کوئی بوستان نہین
یہ وہ چمن ہے تازہ کہ جسکو خزان نہین

گر مہربان یہ ذرہ پہ اے عالی شان نہین
تو مہربان نہین تو خدا مہربان نہین

جس جا پہ یہ زمین نہین آسمان نہین
تو ہے وہان جہان کہ زمین و مکان نہین

تیرا ظہور کون و مکان مین کہان نہین
خالی ہمیشہ ہے وہ مکان تو جہان نہین

اوسکا نشان تو ہے کہ جسکا نشان نہین
تیرا مکان وہان ہے کہ جس جا مکان نہین

ہے جسم و تن مین اے ابوالارواح تو ہی روح
مردہ وہ تن ہے صاف کہ جس تن مین جان نہین

تیرا وجود آیت رحمت ہے یا نبی
وہ کون ہے کہ جسپہ تو رحمت رسان نہین

مرہم ہے تیرا رحم کرون شکر کیا ادا
میرے دہان زخم مین گویا زبان نہین

کیسے ہمایون فال سخی ہوا ای شاہ دین
دست کرم کو آپ کے کیا استخوان نہین

ذرّے سے آفتاب تلک بہرہ یاب ہین　　جبتک فیض خاص آپ کا یہ آستان نہین
کلمے کی آبیاری سے ایمان ہے تازہ تر　　پھر ایسا پُر بہار کوئی بوستان نہین
ارزان فروش جنس شفاعت جو ہو نبیؐ　　میزان پہ اپنا پلہ عصیان گران نہین
ہووے نگاہ فیض تو پھر خوف کیا رہے　　یہ دل ہمارا اسے مہ تابان کتان نہین
نہ کرسی فلاک کو کیا میری فکر نے　　لائق نبیؐ کے قصر کے یہ نردبان نہین
اے سنی اوس نبیؐ کے جو پہنچے مقام تک　　جبرئیلؑ کی رسائی وہم و گمان نہین

محمدؐ کی جانب ہے راہ غریبان　　وہی آستان ہے پناہ غریبان
کسیکا دو عالم مین ٹھکا نہین ہے　　درِ خاص ہے تکیہ گاہ غریبان
گدایان درگاہ کو خوف کیا ہے　　محمدؐ ہوے بادشاہ غریبان
گدا سے شہنشاہ جن و ملک تک　　ہوا سب پہ احسان شاہ غریبان
ترحم کی ہے جاے لئے رحم عالم　　ذرا دیکھو حال تباہ غریبان
قیامت کو پوچھیگا حق جب وسیلہ　　تمھین پر رہے گی نگاہ غریبان
ندیکھا غریبونکا حامی تو حق نے　　کیا آپ کو نیک خواہ غریبان
عنایت سے کر دیجیے مہر بخشش　　گنہ سے ہے فرد سیاہ غریبان
ترحم سے دوڑینگے محشر مین حضرت　　سُنینگے جو پُر درد آہ غریبان
اوٹھا دینا پلے کو دست کرم سے　　تلینگے جو فرد گناہ غریبان
ہے چاہ ذقن چاہ کنعان یہ فاخر　　وہ تھی چاہ یوسف یہ چاہ غریبان
کہان نور یوسف کہان نور احمدؐ　　وہ تہا ماہ کنعان یہ ماہ غریبان
کہلا نور احمد تو چمکا یا سنی　　سعادت سے نور نگاہ غریبان

ذرا دیدۂ دل سے تو کرلے نظر تیری آنکھون نہین کہہ کیا نظر ہی نہین
ہے نبیؐ کی تجلی کا سب مین اثر یہان اور کسیکا اثر ہی نہین
جو خودی مین ہماری ہے اہل صفا تو یہ ستر خدا نہین اسکو ملا
یہ بہید راز احد سے ہے اوسکو خبر جسے اپنے خودی کی خبر ہی نہین

وہ رسول ہے مظہر نور خدا وہ رسول ہے باعث ہر دوسرا
وہ رسول کا دیکھو کہان ہے گذر جہان اور نبی کا گذر ہی نہین

وہ نبی کا ہے ایسی جگہہ پہ سکان اُڑے ہوش ہین روح امین گئے جہان
وہان صاحب پر نے جلا دیے پر میرے مرغ خرد کو تو پر ہی نہین

یا محمد عالی نسب بخدا تیرے سر سے ہے ملک بقا کو بقا
تیرا پانون جو ہے وہ ہے دین کا سر سوا تیرے تو دین کو سر ہی نہین

شب قدر یہ زلف رسا ہے تیری یہان عقل تو ہو گئی حیران سیر کی
ہو وے ہر ایک شب کی اخیر سحر یہ وہ شب ہے کہ جسکو سحر ہی نہین

تیرے گال ہین گل تیرا رخ ہے سمن تیرے قد کو نہین ہو وہ سیب فی وقن
سہی سرو جنان کو لگا ہے ثمر کہین سرو کو ایسا ثمر ہی نہین

کیے معجزے صد ہا نبی نے مگر کبھی مُردے جلائے مسیحا نے پر
تو نے جیسا کیا ہے شق قمر ایسا اعجاز شق قمر ہی نہین

تو بشیر بشارت رحم خدا تو رحیم و کریم و شفیع بجا
تو بشر وہ بشر ہے کہ خیر بشر تیرا ثانی جہان ہین بشر ہی نہین

تجھے حق نے کیا جو شفیع امم تو کسی بھی طرح سے نہین ہمین غم
تیرے رحم نے ایسا کیا بے خطر ہمین روز خطر کا خطر ہی نہین

مین ہون تیرا گدا اے شاہ جہان در شاہ ہو نہ میرا گذر ہی کہان
مجھے در ہے تو بس یک تیرا ہے در تیرے در کے سوا مجھے در ہی نہین

میرا پشتیبان تو ہے روز ازل مجھے فتح ہو کیون نہ بکفر و دغل
میری پشت کی خاطر ہے تو ہی سپر مجھے تیرے سوا سپر ہی نہین

یہ خطر سے سنی تنگ ہون بس ہے خدا سے سدا وہ سفر کی ہوس
ہو سفر تو مدینے کا ہو وے سفر بعد حج کے پھر ایسا سفر ہی نہین

در مدح اصحاب کبار رضی اللہ عنہم اجمعین

جو خلفاے حضرت پیمبر ہین چارون — تمامی صحابہ مین بہتر ہین چارون

ابابکرؓ حضرت عمرؓ اور عثمانؓ — علیؓ شاہ مردان یہ اکبر ہین چارون

سگاوت قرابت رفاقت صحابت — یہ چارون صفت مین برابر ہین چارون

صداقت عدالت حمیت شجاعت — یہ چارون سکے وابستہ تر ہین چارون

طراوت کوئی رنگ و بو کوئی نزہت — بنے گل صفت یہ سراسر ہین چارون

جہان جسم ہے روح اوسکی محمدؐ — عناصر یہ اس جسم اندر ہین چارون

ہین ہم جسم و ہم روح و ہمجنس ہمدل — کمالات مین دیکھو ہمسر ہین چارون

نبی تخت لولاک کے بادشہ ہین — یہ اوس تخت کے پائے اظہر ہین چارون

نبی شاہ دین شامیانہ مقرر — یہ کھم چار اوسکے مقرر ہین چارون

نبی مرد میدان دین و یقین ہین — تو یہ چار آئینہ انور ہین چارون

ظفر کوئی نصرت کوئی فتح و ہیبت — جلو مین نبی کے یہ لشکر ہین چارون

امامت بتدریج کی ہے انھون نے — برابر ہین اگرچہ اک دیگر ہین چارون

کوئی دم کوئی آب و برش جلا ہے — یہ تیغ نبوت کے جوہر ہین چارون

عطارد قمر زہرہ و مشتری سے — سماے سعادت کے نیر ہین چارون

ستارہ کوئی مہر و مہ شمع کوئی — حقیقت جو دیکھو منور ہین چارون

شریعت طریقت حقیقت تصوف — ہین رہ چار راہ صفا پر ہین چارون

بکفر و بطالت بشرک و ضلالت — نبی کے صحابہ مظفر ہین چارون

امامت خلافت ریاست نیابت — یہ چارون سے وہ چار افسر ہین چارون

بجسم و بروح و بجان و بدل بس — بلا شبہ بیشک مطہر ہین چارون

قدر منزلت فضل و رتبہ مین سنی — کہ یہ ایک سے ایک بڑھکر ہین چارون

مجمع فضل جامع القرآن — صاحب ورع و مصحف الفرقان

خاص داماد احمد مختار — زیب حلم و حیاے والایان

مورد رحم و مصدر صلوٰۃ
جانشین محمدؐ عربی
شاہ عالی خطاب ذی النورینؓ
رونق دین خلیفۂ سیوم

شافع سنی سرور کونین

صاحب ورع باحیا عثمانؓ
رہنمائے جماعت گمراہ
گمرہوں کو دکھائی راہ دین
ہے وصی و خلیفۂ صادق
زیب بخش توکل و تسلیم
قاتل کفر حامی اسلام
صاحب شرع و صاحب عرفان
مصدر تحفۂ صلوٰۃ و سلام
شمس اوج ہدایت و اسلام

تھا یقین صدق سے اے سنی

منزل فضل ایزد سبحان
مقتدائے جہان امام زمان
معدن لطف و فضل و الاحسان
صاحب شرع صاحب عرفان

ابن عفان حضرت عثمان

شارع شرع مصطفےٰ عثمانؓ
رونق بزم اہتدا عثمانؓ
ہادی دین کشور ہدا عثمانؓ
نائب دوست خدا عثمانؓ
مردم دیدۂ رضا عثمانؓ
دافع فتنہ و بلا عثمانؓ
صاحب زہد و اتقا عثمانؓ
منزل رحمت خدا عثمانؓ
شاہ کونین رہنما عثمانؓ

خاص احمد کا آشنا عثمانؓ

ردیف واو

ہوئی زینت سراپا جب رسول خاص سبحان کو
بتائی نیک رہ ہمکو تمہوں سے ذرا دیکھو
خدا نے اوس نبی کیواسطے پیدا کیا سب کچھ
خدا نے ختم کر ڈالا بذات سید عالم
ہماری کیا بڑی قسمت وسیلہ ہوگیا احمدؐ
وسیلہ بس ہے محشر میں ہمیں حامی محشر کا
نہ دی رہ یا محمدؐ اپنی امت میں کبھو تمنے
حدیثوں نے تمہاری سب اٹھایا یا رسول اللہ

عبادت کو اطاعت کو صفائی دین کو ایمان کو
عنایت کو کرم کو فضل کو حضرت کے احسان کو
ملائک کو زمین کو آسمان کو جن کو انسان کو
رسالت کو نبوت کو نزول وحی قرآن کو
شفاعت کو جماعت کو کرم کو حفظ ایمان کو
رفاقت کو حفاظت کو سینہ کو امن و امان کو
بدی کو کذب کو بدعت کو شر کو کفر و بطلان کو
ضلالت کو بطالت کو رہ عصیان کو طغیان کو

تمہارے نور نے روشن کیا اے نور ذات حق
ستارونکو قمر کو شمع کو مہر درخشان کو

تمہاری سرخی لب کی تجلی سے ہوئی رونق
شفق کو لعل کو یاقوت کو لالہ کو مرجان کو

ہوئی تابندگی سلک دُر پاکیزہ دندان سے
ثریا کو دُرِ پُرآب کو الماس رخشان کو

طراوت ہوگئی ہے آپکے رخسار رنگین سے
چمن کو گل کو غنچون کو نزح فصل بہاران کو

نگاہ فیض سے حضرت نے کیسی پرورش کی ہے
غریبون کو یتیمون کو مساکینون کو مہمان کو

شب فرقت مین کبتک ضبط رکھون یا رسول اللہ
زبان کو اشک کو حسرت کو دلکو آہِ سوزان کو

چھپاؤن کیا مین تم سے اے طبیب دردِ دل
تپ فرقت کو بیتابی کو اپنے داغ ہجران کو

جنون کے پنجۂ وحشت نے یکسر چاک کرڈالا
قبا کو آستین کو بر کو دامان کو گریبان کو

بیان سوز ہجران نے جلایا ہے کس کس کو
زبان کو استخوان کو جسم کو ہستی کے سامان کو

ابھی قربان ہو اللہ اکبر دل اگر دیکھے
نگہ کو چشم کو ابرو کے خم کو تیر مژگان کو

نہ غالب کیجیے مجھپر ہر دم یا رسول اللہ
ہوس کو حرص کو بطلان کو نفس پریشان کو

صفائی دیجیے للہ طفیل آل پاک خود
بصارت کو جگر کو جسم کو اور قلب کو جان کو

دعا کرتا ہے یہ سنی قبولو یا رسولِ حق
تم اب حسرت کو اور مسلم کو اور حنفی خداوان کو

اکرم سے یا رسول اللہ اس سنی کو پہونچا دو
مطالب کو مقاصد کو مرادِ جان حرمان کو

ذات نبی پہ بھیجیے صبح کو دو بشام دو
کرکے وضو درود دو سر کو جھکا سلام دو

دونون طرف ہے خوشنما کاکل مشکفام دو
مہر شکار دین ہے کھولے نبی نے دام دو

یا شب قدر ایک تھی دوسری شب برات تھی
صبح دو عید گال دو اور سعید شام دو

قاتل کفر ایک ہے دافع شرک دوسری
خنجر ابرو آپ کے کرتے ہین دونون کام دو

زندگی پائے کیون نہ دین جنکی نظر سے تا ابد
آب حیات سے ہین پُر چشم نبی کے جام دو

پہلی ہے مغفرت رتبۂ عدن دوسری
فتح یہ کین ہین یا نبی تم نے باہتمام دو

ایک رؤف نام ہے نام دگر رحیم ہے
نامون سے اپنے آپ کو بخشے خدا نے نام دو

پیدا نہوتے آپ گر پیدا نہوتے دو جہان
آپ کے یہ وجود سے پائے ہین انتظام دو

باعث شفاعت ایک ہی دوسری بام رحم ہے
بخشش عاصیان لیے تم نے پڑھے پیام دو

ایک مقام کعبہ ہے دوسری جائے عرش ہے
جنکو خدا کے گھر کہین آپکے ہین مقام دو

عرض ہے میری آپ سے جبکہ حشر مین آئیگا
آسرا مجھکو حشر مین اے شہ ذوالاکرام دو

دنیا و عاقبت میری ہو وسے بخیر یا نبی
دینی ہین نہ لینی ہین میری حاجتین ہین تمام دو

سنی کی عرض ہے یہی انکو قبول یا نبی
میرے دو نور چشم ہین آپکے ہین غلام دو

نورا پردا آنکھون سے اپنی اٹھا دو
بنور نبی دل کو روشن بنا دو

محبت یہ دنیا کی دل سے بھلا دو
دل اپنا محمد سے لوگو لگا دو

پیمبر کا گر منحرف کوئی آوے
اوسے مومنو تم نہ ہرگز جگہہ دو

اگر ہو نہ یاد حبیب محمد
تو اوس دل کو تم بے تامل جلا دو

اگر گرمی معصیت دل کو پہونچے
اوسے باغ یاد نبی کی ہوا دو

مدینے کی جانب پہر وقت سنی
یہ کہتے ہوئے ہاتھ اپنے اٹھا دو

بفضل و کرامات نور خدا تم
میرے دل کو شمع روشن بنا دو

یہ آسیب دنیا سے تا بچ رہون مین
سبب مجھے یا نبی اپنے دل سے دعا دو

جب آئے میری موت یا مصطفےٰ
بفضل خدا تم بایمان اٹھا دو

خدا کے لیے یا رسول خدا تم
کرم کرکے دوزخ سے مجھکو بچا دو

مین مشتاق دیدار ہون یا محمد
خدا کے لیے اپنی صورت دکھا دو

جب آویگا آوارہ ہو کر بحشر
مجھے اپنے قدمون کے نزدیک جا دو

کرو اونکو مقبول از بہر عزت
مین رکھتا ہون فرزند یا مصطفےٰ دو

بعلم و بزرگی رہین وہ سلامت
اور ایمان کی نعمت بفضل و عطا دو

جو ہون آپ اسوار روز قیامت
وہ ہر اک کو اک ایک خدمت بتا دو

ہے باگ گھوڑے کی کاندھے پہ اکیکے
وہ دیگر کے کاندھے پہ تم غاشیہ دو

رہا ایک مین تو عنایت سے اپنی
مجھے اپنی نعلین پاے تلے دو

مراد دل سنی تم سے یہی ہے
کرم کرکے تم یا رسول خدا دو

یا نبی صل علے سوے غریبان دیکھو
چشم رحمت سے ذرا روے غریبان دیکھو

آپ کے ہجر مین ایک سوز جگر سے آقا
یاد مین کاکل مشکین مبارک کے ہم
اپنی رحمت کی طرف دیکھیے اے رحم خدا
گرمی معصیت ایسی ہے جگر جلتا ہے
گوہر اشک تصدق کے لیے گرتے ہین
نہر اشک آنکھون سے جاری ہے ہمیشہ حضرت
قصر اعلے کے تلے اپنے رحیم عالم
پشت خم ہو گئی رو رو نہ ملا صید وصال
بار عصیان سے گران ہوئے نہ پائے ملہ
زور بازو کو عطا ہو کہ مقابل ہے عنید
مرغزار قدس یاد چرندہ ہے دل
عرض اس سنی ناکام کی ہے یہ آقا

آہ و فریاد سے پر کوے غزیان دیکھو
پیچ کہاتا ہے ہر اک موے غزیان دیکھو
ہین گنہگار نہ یہہ خوے غزیان دیکھو
دیکھو آقا رخ پر خوے غزیان دیکھو
چشم الطاف سے لولوے غزیان دیکھو
آنکھ کھولو یہ ذرا جوے غزیان دیکھو
خلد مین منزل و مشکوے غزیان دیکھو
روبرو آکے یہ قابوے غزیان دیکھو
روز محشر مین ترازوے غزیان دیکھو
ناتوان ہو گیا بازوے غزیان دیکھو
کہین بھٹکے نہ یہہ آہوے غزیان دیکھو
نظر فیض کرو روے غزیان دیکھو

کہو تم محبن مصطفے لہ صلوا علیہ وسلمو
کیا عرش پر یہ کمال سے یہ کمال کسکا نصیب ہو
شب تار کفر کی رد ہوئی وہ نبی کا ایسا جمال ہو
دیکھو عاصیو نکا شفیع ہی یہی ہے ایک نعرے محمدی
وہ نبی پہ حق کا درود ہو اور اوسکی آل بزرگ پر
یہ نبی کا رتبہ کمال ہے گیا لامکان پہ وجود سے
وہ نبی یہان بھی شفیع ہے تو شفیع حشر بھی ہو وہیگا
ذرا چشم غور سے دیکھیے وہ نبی کا رحم سبھی پہ ہے
کہے سنی زبان سے نبی اپنا حامی ہو حشر مین یہ

بحبیب جل جلالہ صلوا علیہ وسلمو
بلغ العلے بکمالہ صلوا علیہ وسلمو
کشف الدجے بجمالہ صلوا علیہ وسلمو
حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وسلمو
صلوا علیہ و آلہ صلوا علیہ وسلمو
بکمال جاہ و جلالہ صلوا علیہ وسلمو
بثواب حال و مآلہ صلوا علیہ وسلمو
علے کل عصر نوالہ صلوا علیہ وسلمو
بکمال فضل و نوالہ صلوا علیہ وسلمو

یا نبی روے سعادت روے تو
طاقت دین قوت بازوے تو

رویت ماہ و عید ابروے تو
کفر عاجز شد بہ زانوے تو

چون نگردد مرجع ہر خاص و عام　　مہبطِ روح الامین مشکوے تو

صورت رحمان انسان گفت حق　　دانم این شان رخ نیکوے تو

صورتِ رحمان توئی اے نیک رو　　روے خلق از صورتِ دلجوے تو

سجدۂ ملکوت آدم را نشد　　فی الحقیقت بود سجدہ سوے تو

از گل و صفت توانائی جان　　شد غذاے روح عالم بوے تو

فخر می جویند بر خیل ملک　　یا محمد ساکنان کوے تو

یا نبی صید شفاعت از ازل　　ہست اندر پنجۂ قابوے تو

غاشیہ بردارت اسرافیل شد　　شد براق برق وش یابوے تو

ہست سنی دردمندِ معصیت　　کے شفا یابد بجز داروے تو

یا نبی والشمس شرح روے تو　　سورۂ واللیل شد گیسوے تو

چون نمازم سجدۂ طاعت ادا　　شد رواق کعبہ ام ابروے تو

دیدۂ مرآت کثرت بالیقین　　شد خیال اندر نظر بر روے تو

چون وہم از قصر و الایش نشان　　لامکان شد یا نبی مشکوے تو

فرق اندر موچو صبح مغفرت　　لیلۃ القدر ست در ہر موے تو

بلبل گلزار تو شد جان ما　　چون معطر شد دماغ از بوے تو

جسم تو روح مجسم آمدہ　　زان مگس ہرگز نیامد سوے تو

اے کریم الخلق چون خوے کرم　　خوے بخشایندگی شد خوے تو

من ہمیدانم کہ این انسان چشم　　سایۂ پاک تن نیکوے تو

اے بہشتی حوض کوثر از ازل　　آب می جوید ز آب جوے تو

یا نبی معراج تو شد سوے حق　　آمدہ معراج سنی سوے تو

کہو اے مومنو اوس شخص کو محشر کا کیا غم ہو　　نبی جسکا محمد اور مرشد غوث اعظم رض ہو

مسیحا جسکا قایل ہے یہ کیسی ہے مسیحائی　　کہ جسکی ذات سے زندہ نبی کا دین محکم ہو

سخی ایسا بھی دیکھا ہے کہین تمنے مسلمانو　　کہ جس سے دزد کو اک لحظ قطبیت مسلم ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم

قدم

قدم احمد کا جسنے دوش پر اپنے اٹھایا ہے
قدم پھر اوسکا دوش اولیا پر کیون نہ قایم ہو

خدا نے جس نبیؐ کو باعث کاین کیا ہووے
نواسا اوس پیمبرؐ کا نہ کیون سردار عالم ہو

خدا واحد محمدؐ مرسلون مین دیکھو برحق ہے
محی الدین ساؓ بھی پھر نہ ولیون مین معظم ہو

کسیکو غوث کے قدمونکی گر کچھہ خاک ملجاوے
یقین جانو نجات اوس شخص کی سب سے مقدم ہو

کہو وہ کیا کرے ظل ہما کو لے کے اے لوگو
اوسے شاہی ہے جسکے سرپہ ظل غوث اعظم ہو

نواسا ہے نبیؐ کا مالک لوح و قلم ہے وہ
اگر وہ چاہے اسدم دفتر کونین برہم ہو

قضا پلٹے قدر ٹہرے جو وہ چاہے بحکم حق
یہ دنیا تازی ہو جاوے نئی خلقت اوسیدم ہو

جناب غوث کا کوئی اگر مہمان ہو جاوے
اوسے پھر نعمت عقبیٰ بہر صورت نہ کچھہ کم ہو

جو منکر ایسے مرشد کا ہو رہبر اوسکا شیطان ہو
چلا جاوے جہنم کو یقین شیطان سے باہم ہو

جناب غوثؓ کی ادنی کرامت کا جو منکر ہے
یقین ہے اے مسلمانو مقام اوسکا جہنم ہو

دعا یہ دمبدم سنی کرے ہے یا محی الدین
کہ جبتک دم رہے تنمین تمہارا دم ہر اکدم ہو

ردیف ہای ہوز

عیان پیشانی اقدس پہ ابروے رسول اللہ
سر لوح کلام اللہ پر ہے مد بسم اللہ

جناب حضرت آدمؑ نے کہولی آنکہہ جب اپنی
تو دیکھا اسم آنحضرتؐ باسم اعظم اللہ

ازل سے تا ابد حامی محشر اے مسلمانو
محمدؐ سا نہ تہا کوئی نہ ہوگا پھر کبہو واللہ

خدا کے بعد ایسا مرتبہ اعلےٰ ہوا کس کا
جو رتبہ آپ کا ہے یا رسول اللہ عند اللہ

تو ہی اے رحمت آیات و نور خاص سبحانی
سر تو ہمچو قرآن معظم دل چو بیت اللہ

تعجب ہے مجھے اُمّی لقب تیرا ہوا کیونکر
ہے تو تو صاحب لوح و قلم وحی کلام اللہ

مکان لامکان تک تیری امت کی رسائی ہے
عظیم الشان تو ایسا بنزدیک تعالے اللہ

زمین سے لامکان تک تیری سرحد لگ گئی احمدؐ
احد مین اور تجہہ مین حد رہا اک میم کا واللہ

شفاعت سے حمایت سے رفاقت سے عنایت سے
مدد کی یا محمدؐ اپنی امت کی جزاک اللہ

بنائی صورت مقصود عالم تیری صورت سے
یہ صورت نیک سے شاید یہی تہا مقصد اللہ

محمدؐ آپ کے کلمہ سے دو باتین ملین مجہکو
کیا ہو ہو لا الہ سے نفی اور ثابت بہ الا اللہ

کیا اللہ اکبر نے امام المرسلین تجھکو
صلوۃ اللہ سلام اللہ علیک یا حبیب اللہ

امام المرسلین اسجا فرشتو نکے امام اسجا
ہوئے تم یار رسول اللہ صلوۃ اللہ و صلی اللہ

عنید ان شفیق اسلام کے حائل ہوے ہین اب
مدد اس مرہ سنی کی کرنا فی سبیل اللہ

سنا ہون بیکسون کے مہربان ہو یا رسول اللہ
یہ میری بیکسی ہین تم کہان ہو یا رسول اللہ

نہین حاجت سناوین حال کہین کہو حال دل اپنا
ہمارے راز کے تم راز دان ہو یا رسول اللہ

ہمین ماوی و ملجا و وسیلہ کا ہے سکو دیگر
کہ تم تو خود پناہ بیکسان ہو یا رسول اللہ

نہ سمجھو دور مجھکو اپنے اقدام معلی سے
وہان موجود ہون ہین تم جہان ہو یا رسول اللہ

یہ قربت آپکی پیغمبرون مین کس نے حاصل کی
خدا جسجاے پر ہے آپ وہان ہو یا رسول اللہ

میری طاقت ہی کیا امکان کہون کچھ مدح حضرت کا
صفت سے وصف ہین تم لا بیان ہو یا رسول اللہ

شفاعت عاصیونکی سونپدی اللہ نے تمکو
شفیع المذنبین تم بیگمان ہو یا رسول اللہ

نشان موں کس نشانی سے بتادون کس تپے ہین
خدائے بے نشان کے تم نشان ہو یا رسول اللہ

نہ بیٹھی جسم پر مکھی نہ قد پاک کا سایہ
کہو تو نور ہو تم یا کہ جان ہو یا رسول اللہ

اگرچہ عالم باطن مین تم ہم پر عیان ہی ہو
بھلا ظاہر مین کیون ہم سے نہان ہو یا رسول اللہ

ہمین سے زندگی اس عالم ہستی نے پائی ہے
غرض تم جان جسم دو جہان ہو یا رسول اللہ

میری حاجت خدا سے کہکے دلوادو دعا مین
کہ تم تو والی کون و مکان ہو یا رسول اللہ

دعا ہے سنی ناکام کی ہر وقت ہر یکدم
تمہارے وصف مین ناطق زبان ہو یا رسول اللہ

اب فکر کا ہے سکو کرون سر کو لگا کے ہاتھہ
بخشش تو لگ چکی ہے میری مصطفے کے ہاتھہ

قفل در شفاعت عظمے کی اب کلید
دی ہے خدا نے شافع روز جزا کے ہاتھہ

خواہند گان نقد شفاعت کو حشر مین
ہونگے میسر اوس شہ فیض و سخا کے ہاتھہ

بہر عطاے نقد شفاعت بروز حشر
بے استخوان رہینگے شہ دوسرا کے ہاتھہ

تم آشناے بحر شناے نبی رہو
اے مومنو ہے کشتی دنیا فنا کے ہاتھہ

کیونکر نہون حصول مرادین میری تمام
سب کار مین نے سونپے رسول خدا کے ہاتھہ

دوزخ سے اک جہان کو نکالے گا وہ نبی
جس وقت ڈالدیوےگا فضل و عطا کے ہاتھہ

حکم نبیؐ یہ مومنو ثابت قدم رہو ۔ پاؤگے ایسا مرتبہ کار ہیجا کے ہاتھ
جنت مین جاتے وقت دو جانب رہینگے تب ۔ اس سمت کو خدا کے ادھر مصطفیٰ کے ہاتھ
محشر مین نفسی نفسی کہینگے نبی تمام ۔ امت چھڑانی ہوگی شہ انبیا کے ہاتھ
درگاہ حق مین عجز سے سر کو جھکا کے اب ۔ یہ التجا مین کرتا ہون اپنے اٹھا کے ہاتھ
یارب تو اپنے فضل و کرامت سے لطف سے ۔ محشر مین کرنا مجھکو نبی مصطفیٰ کے ہاتھ
سب کی نجات ہوویگی اپنے رسولؐ کے ۔ اٹھینگے عاصیون کے لیے جب دعا کے ہاتھ
سنی کی یہ دعا ہے قیامت مین یا نبیؐ ۔ رکھدیجے اوسکے سر پہ تم اپنا بلا کے ہاتھ

فردوس پہ فاخر ہے بیابان مدینہ ۔ طوبیٰ کے مقابل ہین درختان مدینہ
درجے مین بڑی عرش سے ہے شان مدینہ ۔ رتبے مین فرشتہ سے ہے ہر انسان مدینہ
جنت سے بھی تازہ ہے گلستان مدینہ ۔ رضوان پہ کرے طعن ہے دربان مدینہ
کونین پہ فاخر نہو کس طرح سے یثرب ۔ سلطان دو عالم کا ہے سلطان مدینہ
ہے افضل و اقدس یہ یقین ہر دو جہان مین ۔ سب جن و ملائک ہین ثنا خوان مدینہ
ہرچند نہووے گی اوسے گور کی تنگی ۔ کی جسنے نظر وسعت میدان مدینہ
ہے گلشن ایمان کا تر و تازگی اوسکے ۔ جس شخص نے دیکھے گل و ریحان مدینہ
آسیب قیامت نہو گر قبر پہ میری ۔ تعویذ بنے سنگ بیابان مدینہ
ہے مرہم کافور سے زخم گنہ پر ۔ وہ آہک درگاہ پر از شان مدینہ
صدقے سے محمدؐ کے یہ کیا عجب کی ہو لوٹ ۔ پر نعمت عقبیٰ سے ہے لو خوان مدینہ
ایمان بھی ہے جنت بھی ہے اور مغفرت حشر ۔ لو جا کے یہ سب نعمت الوان مدینہ
جنت کی تمنا نہین رکھتا ہون مین ہرچند ۔ بس ہے یہ مجھے روضۂ سلطان مدینہ
کب مجھسے بیان رتبۂ یثرب کا ہو سنی ۔ خود خالق یزدان ہے قدردان مدینہ

یا ربی بہر شاہ مدینہ ۔ ہو میسر پناہ مدینہ
دے یہ توفیق مجھکو الٰہی ۔ جھاڑون پلکون سے راہ مدینہ
فضل سے ایک جرعہ پلادے ۔ مجھکو تو آب چاہ مدینہ

لطف سے اپنے مجھکو تا دے ۔۔۔ وہ رخ بادشاہِ مدینہ
کیون نہ زائر کا ہو رتبہ اعلےٰ ۔۔۔ عرش پہ ہے کلاہِ مدینہ
بار جنت نہین چاہتا ہون ۔۔۔ دے بتا بارگاہِ مدینہ
مجھکو کاہیکو ریحان جنت ۔۔۔ کر میسّر گیاہِ مدینہ
کر عطا میرے آہوے دل کو ۔۔۔ یا اسے آہِ تو کاہِ مدینہ
میرے دل کو تجلی دے یارب ۔۔۔ بھر انوار ماہِ مدینہ
مال و دولت نہین چاہتا ہون ۔۔۔ دل سے ہون فیض خواہِ مدینہ
چاہتا ہون یہی مجھپہ ہر دم ۔۔۔ ہو کرم سے نگاہِ مدینہ
جانتا ہون مین تحقیق یارب ۔۔۔ راہِ بخشش ہے راہِ مدینہ
یا ربّی باطفیل محمدؐ ۔۔۔ کر عطا خوابگاہِ مدینہ
دل سے جاوے سیاہی گنہ کی ۔۔۔ دیکھون گر مین نگاہِ مدینہ
مشک بھر دے تو دلمین دیتا گر ۔۔۔ مجھکو شام سیاہِ مدینہ
دل مین ہے نور شوقِ محمدؐ ۔۔۔ دے بتا جلوہ گاہِ مدینہ
شہر مکے کے غیر از جہان مین ۔۔۔ ہے کہان اشتباہِ مدینہ
دے تجھے اوسکے سفر کی ہدایت ۔۔۔ تا کرون سر براہِ مدینہ

صلی اللہ علیہ وسلم

کیا تیرے سے صفت ہوکے سنی ۔۔۔ جانے اللہ ہی جاہِ مدینہ

چراغ بزم ہدایت ہوے رسول اللہ ۔۔۔ ہمارے واسطے رحمت ہوے رسول اللہ
امام مسجد کثرت ہوے رسول اللہ ۔۔۔ خطیب خطبۂ وحدت ہوے رسول اللہ
خفی تہا پردۂ وحدت مین نور کثرت کا ۔۔۔ ظہور جلوۂ کثرت ہوے رسول اللہ
نہین ہے حشر کا غم ہمکو اے مسلمانو ۔۔۔ شفیع روز قیامت ہوے رسول اللہ
یہ کیسا فضل خدا کا ہوا ہمارے لیے ۔۔۔ مدار فضل و عنایت ہوے رسول اللہ
تجلی آگے کہان تھی یہ ہر دو عالم کی ۔۔۔ سواد دیدۂ خلقت ہوے رسول اللہ
ہوئی زمین سے فلک تک تجلی اسلام ۔۔۔ ضیاے نور رسالت ہوے رسول اللہ

تمام

تمام گنج شفاعت ہے عام امت پر — کریم وشاہ سخاوت ہوے رسول اللہ
یہ قدر وعزت وحرمت یہ رتبۂ عالی — امین درگہ عزت ہوے رسول اللہ
کریم ومشفق و اشفق ظہیر بندہ نواز — شفیق وراحم امت ہوے رسول اللہ
کہان تہا روضۂ رضوان کا نام عالم مین — بہار روضۂ جنت ہوے رسول اللہ
خدا کی راہ بتائی تمام عالم کو — بنائے قصر شریعت ہوے رسول اللہ
ہین سنی رونق وزیب طریقت عرفان — رموز دان حقیقت ہوے رسول اللہ

رکہے ہے مرتبہ ایسا رسول اللہ کا کلمہ — خدا نے عرش پہ لکہا رسول اللہ کا کلمہ
اگرچہ سارے نبیون کے ہین کلمے افضل وبہتر — یہ سب کلمون سے ہے اعلیٰ رسول اللہ کا کلمہ
دبستان ملایک مین سکہانے حکم خالق سے — قلم نے لوح پر لکہا رسول اللہ کا کلمہ
پڑہوگے اے مسلمانو اگر تم حسن نیت سے — تو فرد معصیت دہوگا رسول اللہ کا کلمہ
عنایت ہمکو فرما کر خدا نے تحفہ اک بہیجا — بڑے الطاف سے وہ کیا رسول اللہ کا کلمہ
ملایک کچہہ نہ پوچہینگے لحد مین اے مسلمانو — مگر پوچہینگے ہمکو آ رسول اللہ کا کلمہ
نہ ضائع تم کرو اوسکو کسی دم اے مسلمانو — خدا کے گہر کا ہے تحفہ رسول اللہ کا کلمہ
جہان کے اور کلمون سے نہوگا تمکو کچہہ حاصل — یہ دیگا دین اور دنیا رسول اللہ کا کلمہ
ہزارون ہی عبادت سے مسلمان کچہہ نہین ہوتا — مگر جب تک نہین پڑہتا رسول اللہ کا کلمہ
ذرا تم غور سے دیکہو بنا اسلام کی ہے یہ — عزیزو ہے عجب نکتہ رسول اللہ کا کلمہ
بتا دیگا خدا اور مصطفےٰ کے فضل کی لذت — عجب ہے نعمت عظمےٰ رسول اللہ کا کلمہ
جو کوئی کور باطن ہے پڑہے اوسکو بحسن دل — کریگا چشم دل بینا رسول اللہ کا کلمہ
بوقت مرگ یہہ سنی نہ چاہے تجہسے کچہہ یارب — مگر ہو لقلقۂ دل کا رسول اللہ کا کلمہ

مین جسم نبی روح ہے مین طور وہ شعلہ — مین چشم نبی نور ہے مین شمع وہ جلوہ
مین در ہون نبی آب ہین مین تیغ وہ جوہر — مین سیپ وہ نیسان ہین وہ دریا ہین مین قطرہ
مین مس ہون نبی زر ہین مین ہون خاک وہ اکسیر — مین سنگ وہ ہے لعل وہ خورشید مین ذرہ
مین گل ہون نبی بو ہین مین معدوم وہ ہین ہست — مین تشنہ وہ دریا ہین مین بیجان وہ مسیحا

مین چہرہ نبیؐ حسن ہین مین شب ہون وہ ہین ماہ
مین گل ہون وہ ہیں رنگ مین ہون نشت وہ زیبا

مین دل ہون نبیؐ یاد ہے مین حل وہ قرآن
مین تحت ہون وہ فوق ہے مین پست وہ بالا

مین نحس نبیؐ سعد مین ہون ضعف وہ طاقت
مین بد ہون وہ ہے نیک مین مردہ وہ مسیحا

مین عام نبیؐ خاص ہین اسفل ہون وہ افضل
وہ شمع مین پروانہ وہ ہے شاہ مین بردا

مین درد وہ شافی ہے مین نسخہ ہون وہ اکسیر
مین زخم وہ مرہم ہے مین کاہل وہ مداوا

مین رنج نبیؐ رحم ہے مین درد وہ رحمت
مین دیدہ وہ ابصار مین ہون کور وہ بینا

مین تن ہون نبیؐ سر ہے وہ اعلیٰ ہی مین ادنےٰ
مین تحت وہ بالا ہے مین ادنیٰ ہون وہ اعلیٰ

مین مُہر نبیؐ نقش ہے مین حرف وہ معنی
مین تخت وہ ہے شاہ مین بندہ ہون وہ آقا

مین کون نبیؐ کون ہین مین کیا ہون وہ ہین کیا
مین سنی نبیؐ شرع مین سنی ہون وہ اہدا

یا نبیؐ تم شہ ابرار ہو سبحان اللہ
دین کے دنیا کے سردار ہو سبحان اللہ

درد عصیان سے ہون بیمار نگر ڈر کیا ہے
آپ تو شافی بیمار ہو سبحان اللہ

دین بڑھے کفر گھٹے کیون نہ محمدؐ تم سے
کیونکہ تم قاتل کفار ہو سبحان اللہ

گزر آتش سے ڈرا وینگے ملائک جب دم
قبر مین تم ہی مددگار ہو سبحان اللہ

یا رسول اللہ ہوا گر مین گنہگار تو کیا
تم شفاعت کے تو مختار ہو سبحان اللہ

شرق سے غرب تلک دین ہے تمہارا روشن
دین و اسلام کے سالار ہو سبحان اللہ

راز خالق سے ہمین کیجیے واقف للہ
کیونکہ تم واقف اسرار ہو سبحان اللہ

کیون نہو گلشن ایمان کو زینت تمسے
خلد کے رونق گلزار ہو سبحان اللہ

کفر سے آپ نے ہم سب کو بچایا یا شاہ
اپنی امت کے خبردار ہو سبحان اللہ

نور ایمان سے طفیل آپ کے روشن ہی دل
دین کے ماہ پر انوار ہو سبحان اللہ

وعدہ بخشش کا کیا ہمکو نہایت ہے امید
کیونکہ تم صادق الاقرار ہو سبحان اللہ

برگزیدہ ہو دو عالم مین خدا کے مقبول
مصطفےٰ بیشک و تکرار ہو سبحان اللہ

روشنی دین کی دل سنی کو بخشی تمنے
نور خالق شہ ابرار ہو سبحان اللہ

بخشش نبیؐ کی عمیم ہے سبحان عمّ نوالہ
اپنا رسول کریم ہے سبحان عمّ نوالہ

مخطی ہین ہم وہ کریم ہے عاصی ہین ہم وہ رحیم ہے — بیمار ہم وہ حکیم ہے سبحان عم نوالہ
احسان کسیکا کسی پہ ہان رہتا نہین بجز اوسکے زمان — اوسکا کرم تو قدیم ہے سبحان عم نوالہ
کیا بولون خوے محمدی ایسا شفیع نہو کبھی — امت پہ اپنی رحیم ہے سبحان عم نوالہ
صحرا مین اوسکی ہی ہے ہوا باغ مین بہی وہی ہے رونما — بستان مین اوسکی نسیم ہے سبحان عم نوالہ
فرقت مین ہم ہین تو پاس ہے آفت مین ہم ہین تو یاس ہے — ہر حال مین وہ ندیم ہے سبحان عم نوالہ
سب چھوڑ ہم سے ہے عیش مین ہرگز نہ آیا وہ طیش مین — کہا اوسکو طبع سلیم ہے سبحان عم نوالہ
تہا ایک فرشتہ پر جلا رحمت جو کی ہوئے پر عطا — احمد کا رحم عظیم ہے سبحان عم نوالہ
ہوتے ہین ہم سے بہت گنہ تیری ہی ہے ہمین پناہ — عاصی ہین ہم وہ حلیم ہے سبحان عم نوالہ
پژمردہ دل نہو تم کبھی باغ جہان مین ہر ایک سو — بہتی نبی کی شمیم ہے سبحان عم نوالہ
ڈرتے ہو کیون کہو ملکو منو امید فضل پہ تم رکہو — رحمت نبی کی عمیم ہے سبحان عم نوالہ
ہمکو شفاعت دیگران یار و وفا وہ کرے کہان — اپنا شفیع قدیم ہے سبحان عم نوالہ

اے سنی تجھکو ہے خوف کیا رکھ فضل حق پہ نظر سدا — سر پر رسول کریم ہے سبحان عم نوالہ

افضال مصطفے سے یا دافع البلایہ — محفوظ رکھ وبا سے یا دافع البلایہ
تو کرکے فیض اعظم اپنے کرم سے ہر دم — رکھ امن مین بلا سے یا دافع البلایہ
ڈر کر وبا کے مارے یکبار ہین بچارے — رکھ امن مین بلا سے یا دافع البلایہ
اب کرکے کچھ عنایت محفوظ رکھ بعزت — بیٹھے ہین ہم نرا سے یا دافع البلایہ
کیسی بلا ہے نازل گہبرا رہا ہے اب دل — رد کر دے تو عطا سے یا دافع البلایہ
دل مومنون کا خوش ہو آوے بلا تو اوسکو — کر دور تو عطا سے یا دافع البلایہ
دل مومنون کا خوش ہو معصون رکھ تو سبکو — ہر رنج ہر عنا سے یا دافع البلایہ
عالم پہ کرکے رحمت کر تو ہی حفاظت — اس آفت وبا سے یا دافع البلایہ
کیسی بلا یہ آئی دے اس سے تو رہائی — ہم سب کی اب دعا سے یا دافع البلایہ
کچھ اس بلا مین چارہ چلتا نہین ہمارا — عاجز ہین دست و پا سے یا دافع البلایہ
ہو اس بلا مین پر غم کہتے ہین سبکے ہر دم — ہم صدق سے صفا سے یا دافع البلایہ

آئی بلا ہے ہم پہ یکبار گی تو رد کر — برکات فاطمہؓ سے یا دافع البلایہ
ہر وقت یہ جماعت ہووے بصد حفاظت — الطاف مرتضیٰؓ سے یا دافع البلایہ
کر فضل ایسا تو اب ہو دفع یہ بلا سب — حسنینؓ مجتبیٰ سے یا دافع البلایہ
ان سارے ہادیونکو اور سب جوانونکو — مامون رکھہ بلا سے یا دافع البلایہ
سب مومنون کو رکھیے صدقے سے مصطفےٰ کے — محفوظ ہر بلا سے یا دافع البلایہ
ہے یہ دعاے سخیؔ رد کر بلاے سخی — فضل شہ ہدا سے یا دافع البلایہ

یا نبیؐ تیرے سراپا پہ کرون کیا صدقہ — اس سراپا پہ دو عالم کا سراپا صدقہ
نیلی صحنک گل انجم سے فلک بھر بھر کر — تیرے سر پر سے اوتارے ہے ہمیشہ صدقہ
تیرے سر پر سے گہے ابر سیہ کو وارون — فرق پر گاہ کرون برق مجلّے صدقہ
گاہ مین زلف گرہ دار پہ سنبل وارون — گاہ آہوے ختن کا کرون نافہ صدقہ
لیلۃ القدر تابان کاکل مشکین وارون — گاہ مین اوس پہ کرون شاخ بنفشہ صدقہ
گاہ گیسو پہ سے موسیٰ کے عصا کو وارون — اژدہا گاہ کرون مار کے کالا صدقہ
لام گیسو پہ خیال خط زلفی وارون — گاہ اسلام پہ ہو کفر کا سودا صدقہ
گاہ پیشانی پہ خورشید ضحیٰ کو وارون — گاہ مین اوس پہ کرون صبح کا تارا صدقہ
گاہ ابروے مقوس پہ کمان کو وارون — گاہ کردون مہ دو عید کا گوشہ صدقہ
گاہ ابرو پہ تیری حسن کی میزان وارون — گاہ گالون پہ کرون نور کا پایہ صدقہ
مہر و مہ گالون پہ دو لیمون کی پہانکین کرکر — شام کو ایک کرون ایک سحر کا صدقہ
گل عارض پہ گل سرخ جنان کو وارون — گاہ اس گل پہ کرون مین گل لالہ صدقہ
چتر مشکین کو تابان بخیہ مژگان وارون — گاہ مژگان پہ کرون اوسپہ سے بخیہ صدقہ
چشم بد دور تیری آنکھون پہ نرگس وارون — گاہ مین اوسپہ کرون دیدۂ شہلا صدقہ
چشم عالم کی سفیدی و سیاہی وارون — چشم پر گاہ کرون دیدۂ بینا صدقہ
گاہ بینی پہ سے انگشت شہادت وارون — گاہ چنبیلے کا کرون اوسپہ شگوفہ صدقہ
سبزۂ خط پہ سے گہہ خط ریحان وارون — گاہ اوسپر سے کرون خلد کا سبزہ صدقہ

گاہ

گاہ مین تیری محاسن پہ کرن کو وارون
رخ پہ گاہے رخ خورشید منور وارون
لعل لب پر سے کبھی لعل بدخشان وارون
گاہ دندان کی چمک پر دُرِ یکتا وارون
سیب جنت کا کبھو سیب ذقن پر وارون
چاہ حیوان کو کبھو چاہ ذقن پہ وارون
گاہ قطرات عرق پر گل انجم وارون
تخم ریحان کو کبھو خال پہ تیرے وارون
گاہ مین کان پہ موتی کے صدف کو وارون
گردن پاک پہ مین گاہ گلابی وارون
موج غبغب پہ کبھو آب مصفا وارون
دست روشن پہ کبھو نور کا تڑکا وارون
کف بخشش پہ کبھو جوے کرامت وارون
گل اورنگ کبھو فندق خوش پر وارون
گاہ ناخن پہ کبھو عید ضحیٰ کو وارون
گاہ انگشت منور پہ قلم کو وارون
سینۂ صاف پہ مین لوح مصفا وارون
شکم پاک و مصفا پہ سے ریشم وارون
آپ کے دل پہ سے مین قبلہ کلیجا وارون
ناف پر سے مے اطہر کا مین ساغر وارون
پشت اعلے پہ کبھو نور کا تختہ وارون
مُہر پہ تیرے کبھو مہر سلیمان وارون
گاہ مین تار نظر تار کمر پہ وارون

گاہ اوس سر سے کرون ماہ کا ہالہ صدقہ
گاہ اوس رخ پہ کرون بدر طلا صدقہ
گاہ اوس سر سے کرون عدن کا غنچہ صدقہ
گاہ مین اوسپہ کرون عقد ثریا صدقہ
گاہ حیوان سے کرون بحر کا قطرہ صدقہ
گاہ کوثر کا کرون اوسپہ سے چشمہ صدقہ
گاہ مین اونپہ کرون لولوے لالا صدقہ
گاہ اس تل پہ کرون دل کا سویدا صدقہ
گاہ اوس کان پہ کان دُر یکتا صدقہ
اس صراحی پہ کرون نور کا شیشا صدقہ
گاہ مین اوسپہ کرون نور کا تڑکا صدقہ
گاہ اوس سر سے کرون مین ید بیضا صدقہ
گاہ اوس کف پہ کرون فضل کا دریا صدقہ
گاہ اوس سر سے کرون غنچۂ تازہ صدقہ
اوسپہ گردون کبھو الماس کا پارہ صدقہ
گاہ گردون شخ مرجان طلا صدقہ
گاہ مین اوسپہ کرون نور مجلّٰی صدقہ
گاہ قاقم کا کرون اوسپہ سے تختہ صدقہ
گاہ اوس کعبہ پہ کونین کا کعبہ صدقہ
گاہ اوس ناف پہ تسنیم کا جھونرا صدقہ
گاہ اوس سر سے کرون مین دل شیدا صدقہ
گاہ اوس نقش پہ ہر نقش کا نقشہ صدقہ
گاہ اوس مو پہ کرون جان کا رشتہ صدقہ

گاہ عصمت پہ سے کونین کی عصمت واروں
گاہ اس پاکی پہ پاکی مبترا صدقہ

نقرۂ خام کبھو ساقِ صفا پر واروں
گہ کروں شعلۂ کا نورِ مصفا صدقہ

آئینہ آئینۂ زانو پہ گا ہے واروں
گاہ ابرو پہ سے کروں ماہ کا گروا صدقہ

ناخن پا پہ کبھی بدر کو جھے کو واروں
پنجۂ پا پہ کروں مہر کا جلوہ صدقہ

گاہ قامت پہ سے آشوب قیامت واروں
گاہ ابرو سے کروں میں سہی بالا صدقہ

گاہ اعجاز پہ اعجاز مسیحا واروں
گاہ دم پر سے کروں میں دم عیسیٰ صدقہ

تیرے جامے پہ کبھو صبح کا داماں واروں
گاہ آنکھوں کا کروں اوسپہ سفیدا صدقہ

یا نبی تیرے بھلا سر پہ سے کیا کیا واروں
جو جو کونین میں ہے سب تیرے پا کا صدقہ

حائل دین عنیمان شقی ہوتے ہیں
اپنی امت پہ سے آقا او نہیں کرنا صدقہ

اپنونا چاری سے ناچار بہت ہی سنی
ہاتھہ کا پانوں کا کچھہ سر کا دلانا صدقہ

ردیف یائے تحتانی

دنیا میں آج آمدِ فصل بہار ہے
ماہِ ربیع ہے کہ فلک رحم بار ہے

یہ وہ ہوا ہے چاروں طرف سبزہ زار ہے
رخسارۂ زمین پہ خطِ غبار ہے

کیا سر خوشی فرطِ تمنائے یار ہے
محو خمار شوق گل کو کنار ہے

سیراب آب لولوے تر سے فصل میں
ہر خوبرو کی گردن نازک میں ہار ہے

باغ جہاں میں آتے ہیں محبوب کردگار
شکر قدوم پاک سے دل کامگار ہے

غنچوں نے چٹکیوں کی مچائی ہے دھوم ہا
پتوں میں تہنیت سے جلا جل کی مار ہے

صحن چمن پہ اس گل خوبی کی یاد میں
صلِ علیٰ سے نغمۂ بلبل ہزار ہے

ہر روز روز عید ہے ہر شب شب برات
فضل خدا پہ رتبۂ لیل و نہار ہے

شبنم رحیق غنچہ صراحی پیالہ گل
شاخیں نہ جھومیں کیوں کہ خوشی سے خمار ہے

مخدوم دو جہان کے قدوم شریف کو
ہادی خدا ہے سر سے رواں جویبار ہے

یہ شادی ولادتِ شاہِ امم ہوئی
جسکے سبب سے چہرۂ گل رنگدار ہے

مرہون ہو کے عشق میں احسان لطف کے
سنبل کا تار تار عجب تابدار ہے

چشم امید باز ہے نرگس کی چشم پر
اس عین حقیقت کا اوسے انتظار ہے

کہتی ہے کہلکہلا کے یہی عندلیب جان
ہر برگ گل و غنچہ لبون پر نثار ہے

سوسن چمن مین رہتی ہے گویا زبان ہزار
ہر اک زبان پہ وصف محمد ہزار ہے

غبغب سے ہے عرق پہ فدا نہر سلسبیل
قطرون پہ موتیے کے تصدق بہار ہے

اوس سرو قد کی فضل کی تعظیم کے لیے
شمشاد ایستادہ بیک پا طیار ہے

اے نوبہار حسن تیرے اہتمام کو
لے کر عصا کو سرو چمن چوبدار ہے

خاشاک کی طرح سے وہ ہو اس چمن سے دور
باغی ہمارے دین کا جو نابکار ہے

وہ نونہال باغ ریاست ہو تازہ تر
اے سخی جو کہ شاہ دکن ذی وقار ہے

گلشن مین دو جہان کے سرسبز ہو مدام
سخی تمہارا خاک رہ چار یار ہے

دل شاد ہے کس گل کی یہان جلوہ گری ہے
نازان بصد آداب نسیم سحری ہے

کس رخ مین تجلی یہ خدائی کی بھری ہے
خورشید کا منہ ہے کہ چراغ سحری ہے

کس قبلۂ کونین کی ہے جلوہ فزائی
پیشانی ملکوت جو سجدے مین دھری ہے

کس ساقی فیاض کا تھا ذکر ازل مین
اب تک جو لبون پر لب کوثر کی تری ہے

وحدت کی حقیقت کا بیان راز احد ہے
اسرار نہان کہلتی ہے جو پردہ دری ہے

دل کھو گیا اوس مخبر صادق کی خبر مین
کچھ بھی تو خبر ہے کہ ہمین بے خبری ہے

کس رنگ سے کہل جائینگے گل ور شفاعت
بخشش کی دعا سے لب خندان مین تری ہے

کچھ شوق سماتا نہین محبوب کا دل مین
اس خم مین مے حسرت دیدار بھری ہے

نالون کو مرے اے سر دفتر خوبان
تھوڑا ہی اثر ہے کہ فقط بے اثری ہے

نقشے سے ترے نام منور کے منقش
یہ دل ہے میرا یا کہ عقیق شجری ہے

دنیا کی طرف پشت ہے اسلام طرف رو
مرکب کے لیے میرے یہ پاکھر وہ سری ہے

یثرب مین اگر لاش ہو عریان تو کیا غم
وہ چاندنی پڑتی ہے کہ کفن اپنا زری ہے

نو بادۂ اذکار محمد کا یہ ہے فضل
جنت مین چنگیری تیری میوے سے بھری ہے

اے سخی ہے اسجاے اگر کشت امل خشک
جنت مین خیابان بخدا اپنی ہری ہے

ہو فضل خدا کشور شاہِ دکن آباد / اے سنی یہی اپنی دعاے سحری ہے

تیغ عشق احمدی سے چاک سینہ چاہیے / تار جان عالم بالا سے سینہ چاہیے

برق نور حق کو جاے نوش قرینہ چاہیے / طور موسیٰ جلگیا ہے طور سینہ چاہیے

نام گر کندہ کرون مین خانۂ قدرت کہان / دیدۂ یعقوب کا اوسکو نگینہ چاہیے

دل میرا ہے مسکنِ محبوب رب العالمین / سینۂ مشتاق مین بھی تو مدینہ چاہیے

یا نبی اللہ ہم طوفان آتش سے بچین / نوح کے مانند بھی ہمکو سفینہ چاہیے

دل عجب گنجینۂ اسرار وحدت ہوگیا / مایۂ رحمت کو رحمت کا خزینہ چاہیے

شوق گلرو مین جو گلدانونکا مین کھینچون گلاب / واسطے اوسکے دل بلبل کا مینا چاہیے

صورتِ دلبر کا ہے آئینۂ دل مین خیال / نقش ہوا ایسا تو ایسا آبگینہ چاہیے

کلکِ مژگان سے اگر کھینچون مین نقشِ روے یار / دیدۂ روح القدس کا آبگینہ چاہیے

محوِ حسنِ صورتِ روشن رہین تا روز و شب / مہر و مہ کو نور پشت آبگینہ چاہیے

جانب یثرب رہون گر جادہ پیماے طلب / راہ کی گرمی سے چہرے پر پسینہ چاہیے

چتر رحمت سر پہ اور عظمت کا تکیہ تخت پر / شاہ کے واصف کو شاہون کا قرینہ چاہیے

فردِ نعتِ شاہِ خوبان رکھیے کس صندوق مین / اس تبرک کو تو تابوت سکینہ چاہیے

واے حسرت سال مین آتا ہے اک ماہ ربیع / سنی بیدل کو ہر مہ وہ مہینہ چاہیے

تخت اسکندر پہ اے سنی رہے شاہ دکن / ہاتھ مین مہر سلیمان کا نگینہ چاہیے

میرے خورشید کے ٹلجاے قمر منہہ پر سے / آئینہ دعوی کرے توڑ دے منہہ پتھر سے

باندھکر بیٹھے ہین سر ہم درِ پیغمبر سے / کیون نہ پھر سر پہ گھٹا باندھکے رحمت برسے

بال سے جھاڑین جو خاشاک تمہارے در سے / زلف سے مشک گرے خاک پہ عنبر برسے

یہی سودا ہے سرِ مجنون مین ہر لیل و نہار / سر کو ٹکراے ترے ناقہ کی ہر ٹھوکر سے

بے قراری مجھے ایسی ہے تری فرقت مین / آہ بھی کانپتے نکلے ہے دل مضطر سے

گرمی عشق نبی سے جو تڑپ جاتا ہون / پنکھا کرجاتے ہین آ آکے ملائک پر سے

لب و دندان محمد کی صفت لکھنے کو / لعل سے چاہیے دوات و قلم گوہر سے

وصف جس زلف معنبر کا کیا کرتے ہیں
بار سے خوشبوئی کے بھرتا ہے دہن عنبر سے

صدق اسلام کی دعوت کا ہوا جب شہرہ
پہلے تصدیق ہے صدیق شہ اکبر سے

جب عمرؓ آیا عدالت پہ ہوا ظلم عدم
عدل کو زیب ہے اوس عادل نیک اختر سے

جامع مصحف حق کامل ایمان و حیا
نور اسلام ہے عثمانؓ شہ انور سے

صاحب فتح و ظفر دافع کفر و بطلان
قوت اسلام کو ہے زور علیؓ حیدر سے

دشمن اونکا جو ہوا ہے وہ خدا کا دشمن
دوستی فرض ہوئی پنجتن اطہر سے

فتحمندی شہ اسلام کو ہو جاے نصیب
بچکے جائے نہ کوئی دشمن دین خنجر سے

اپنے سخی پہ کرم کیجیے پادشاہ امم
جائے کس در پہ یہ فرماؤ تمہارے در سے

آج کچھ دل میں خیال حسن روے یار ہے
ایسی خوش صورت کو ایسا آئینہ درکار ہے

اے نسیم روضۂ شاداب جانان مرحبا
تیرے ہاتھوں بخت عالم اندنوں بیدار ہے

رحمۃ للعالمین آئے تو رحمت ساتھ لے
رحمت حق ابر رحمت ہم پہ رحمت بار ہے

کچھ نہیں آئینۂ دل میں خیال غیریت
اس جگہہ ذات و صفت کا اور کچھ اسرار ہے

وہ مریض عشق ہے میں بھی مریض عشق ہوں
کیا دوا میری کرے عیسیٰ کہ خود بیمار ہے

رشتۂ شیرازۂ مجموعۂ نعت نبیؐ
تار چسبان عالم بالا ابھی ناہموار ہے

فضل حق شامل رہے آقا ہمارا حشر میں
ہو گنہگار رحمت سے آگے پھر تو بیڑا پار ہے

آسمان عاجز ہوے سر حقیقت سے تمام
اے امین راز پنہان تو امانتدار ہے

تھے فرشتوں میں مسائل چار حل ہوتے نہ تھے
عقدۂ لاحل کو حل کرنا تمہارا کار ہے

ہر دو عالم کی شفاعت کا ہوا جب اختیار
جزو و کل کا احمد مختار تو مختار ہے

ہم اگر منصور ہوں اعدائے دین پر شبہہ کیا
زمرۂ اسلام کا الحق کہ تو سردار ہے

اے کماندار کمان قاب قوسین مصطفیٰ
ہے شفاعت تیر پر رحم خدا سوفار ہے

دائرۂ عالم ہوا جب جدول عالم محیط
نکتۂ باریک تر تو تیرے سر پرکار ہے

ہو رمیدہ صاف تر شیران دین پاک سے
گلۂ غنم کی طرح جو زمرۂ کفار ہے

ہو جوان عمر و جوان بخت و جوان دولت مدام
جو شہنشاہ دکن باعز و خوش اطوار ہے

اسقدر کرنا شفاعت یا نبی اللہ سے — چار یارون کا ہے یہ سنی خدمتگار ہے

آج شاہِ انبیا کی شادی میلاد ہے — لے زمین سے تا فلک شور مبارکباد ہے
جن و انسان و ملائک مین ہے جشن خسروی — یہ وہ شادی ہے کہ جس شادی سے ہر دل شاد ہے
تخت لولاک لما پر جلوہ گر ہے شاہ دین — جسکو تاج سروری اللہ سے امداد ہے
ہے خوشی کی سرفرازی تہنیت سے جلوہ گر — امتِ مرحوم کا شادی سے گھر آباد ہے
اب زمین کو دعوی گردون پناہی ہوگیا — عالم بالا سے رتبہ خاک کا ایزاد ہے
دو جہان روشن ہوے نور خدا کے نور سے — خانہ عبد اللہ کا اس نور سے آباد ہے
کعبتہ اللہ مین نشان احمدی قائم ہوا — کفر ویران ہوگیا گھر دین کا آباد ہے
لا الہ سے نفی کر اثبات الا اللہ سے — یا محمد تیرے کلمہ کا یہی ارشاد ہے
تیری صورت مین معانی ہے احد کی احمدا — جانتا ہے وہ جسے مرشد سے کچھ ارشاد ہے
نقش دل صورت تیری ہے شادمانی کیون نہو — یا محمد راہ عقبی کا یہی ہمزاد ہے
ہر پیمبر کو ملا رتبہ خدا سے اور کچھ — تو شریف الانبیا ہے اشرف الاحباد ہے
تو وہ پیغمبر کہ فخر زمرۂ پیغمبران — تیرے باعث رتبۂ پیغمبری ایجاد ہے
آل اور اولاد تیری اشرفِ خلقِ خدا — جنکے باعث سے سیادت کی ہوئی بنیاد ہے
بفضعۃ منی سے ثابت آیۂ تطہیر ہے — آل کی یہ شان ہے اور رتبۂ اولاد ہے
آپ کے ہین خسر صدیقؓ و عمرؓ عالی ہمم — اور عثمانؓ و علیؓ ہر ایک اک داماد ہے
کا ہیکو بھولو گے اے آقا ہمین ورد حزا — امتی کا لفظ ہر اک وقت تمکو یاد ہے
یا ربی صدقہ شہ کونین کا آباد رکھہ — حیدرآباد دکن فرخندہ بنیاد ہے

یا الٰہی بخشدے اوسکے گنہ سب حشر مین — چار یاران نبی کا سنی خانہ زاد ہے

بو آتی ہمیشہ اپنے رسولِ پاک کو خوشتر پھولون کی
اسواسطے بو اے لوگو غذاے روح ہے اکثر پھولون کی
پڑھتا ہون درود او سوقت نبی پر سر کو جھکا از روے ادب
آتی ہے مجھے جو وقت بہم بو باغ کے اندر پھولون کی

ہم ذکر نبی سے خالی نہین اے مومنو ہے کیا فضل خدا جو
پڑہتے ہین درود ہم جبکہ بہار آتی ہے میسر پہولون کی
مرغوب تہی روح پاک نبی کو مومنو ہر یک شام و سحر
مرغوب ہمین بھی اسلئے ہے یہ بوئے معطر پہولون کی
فرمایا نبی نے پڑہئے درود اسوقت ادب سے سر کو جھکا
اے مومنو تمکو باغ جہان سے آئے مہک گر پہولون کی
بو پہولون کی جب آتی ہے ہوتی ہے بڑی اک دل پہ خوشی
ہوتے تھے نہایت صل علی خوش بو سے ہمیشہ پہولون کی
وہ گل ہے محمد صل علے ہے گلشن کثرت جس کے سبب
اوس تازہ گل وحدت کے سبب نزہت ہے برابر پہولون کی
جب پہول مجھے آتے ہین نظر یاد آتا ہے مجھہ کو میرا نبی
اسواسطے ہے نزدیک فضیلت میرے مقرر پہولون کی
بلبل ہے میرا دل باغ نبی کا پنجتن اوسکے پہول ہین سب
بہاتی ہی نہین اسواسطے بو کچھہ اور مجھے پر پہولون کی
گل روے محمد صل علے کا وصف تو کر اے بلبل دل
تا ڈہیر رہے دنیا مین تیرا اک خرمن بنکر پہولون کی
گلچین تو بنکر گلشن دین سے یاد نبی کے پہول تو چن جو
جب تجھہ کو چنگیری جنت مین ہو دیگی عطا بہر پہولون کی
اس باغ جہان مین دامن بہر لے ذکر نبی کے پہولون سے
احمد کی کمک سے جنت مین تا ہووے ہم سر پہولون کی
یارب تو بتا درگاہ نبی تا فاتحہ پڑھتا شام و سحر
خرمن مین لگاکر بیٹھہ رہون دہلیز کے اوپر پہولون کی
تو رشتۂ دم مین وصف نبی کے پہول پرو کر اے سنی

جنت مین چلا جب گھوڑا اوڑاتا باندھ کے پاکھر پھولون کی

کر فضل و کرم سے اپنے عطا سُنی کو خدایا ایسے نصیب
درگاہ نبی پر چل کے چڑھا وے گوندھ کے چادر پھولون کی

ولہ

درگاہ رسول اللہ تلک ہوتی ہے رسائی پھولون کی
اے مومنو حق نے دیکھی کیسی قدر بڑھائی پھولون کی
بو ذات محمد صلی علیٰ کو جبکہ خوش آئی پھولون کی خو
ہر شاخ چمن مین پھول کے بس پھولون نہ سمائی پھولونکی
یہ تارے تجانو مومنو انکو چرخ نے بس آب و بہار
درگاہ رسول حق کے لئے چادر ہے گندھائی پھولون کی
ہے بندگی احمد کا سبب با حسن و جلوس و جلوہ گری
جو بلبلو تمکو زیبا ہے گلشن مین خدائی پھولون کی
ہوتی تھی نہایت صل علیٰ خوش روح پیمبر پھولون سے
اسواسطے ہے اے لوگو ہر ایک کو بھائی پھولون کی
ہے آرزو سیر روح نبی گلشن مین کبھی تو ہووے گی
رکھتی ہے صبا ہر وقت سحر اک سیج بچھائی پھولون کی
صلواۃ بروح نبی امم پڑھتے ہین ہزارون بلبل آ
دیکھی کہ بہار اک دہوم سے جب گلشن مین آئی پھولون کی
کیا پھول جھڑے باتون سے نبی کی گلشن دین نے پائی بہار
وہ پھول ہین ایسے پھول جنھون نے قدر گھٹائی پھولون کی
یان ذکر نبی کے پھول تو چن سووے گا تو ایسا جنت مین
نیچے تو نہالی پھولون کی اوپر سے رضائی پھولون کی
صلوٰۃ درود و صلی علیٰ احمد پہ ہمیشہ کیون نہ کہون

آنکھون مین کبھی ہے میری ہم ایک جلوہ نمائی پہولونکی
رخسار نبی گل روے نبی گل چشم نبی گل گوش سنے
ان گل کے برابر مین نے کبھی کچھہ قدر نہ پائی پہولون کی
تو ول کے خیابان مین تو لگالے گلبن پاک یا دسنے
تابیل رہے دنیا مین تیری ایک قبر پہ چھائی پہولون کی

پہولے نہ سمائیگا تو خوشی سے گوندکے چادر اے سخی
درگاہ رسول اللہ پہ کبھو تو نے جو چڑہائی پہولون کی

ولہ

نبی کے دندان و لعل لب مین ہین ایسے عالی مقام تارے
شفق مین جسطرح عقد پروین کے ہون درخشان تمام تارے
خدا نے تم کو مہ سپہر کرم بنایا ہے یا محمد ﷺ — صلی اللہ علیہ وسلم
تمہارے آل و صحابہ جتنے ہین سب کے سب ذوالاکرام تارے
عرق کے قطرات زلف شبرنگ سے تمہارے ہین یون نمایان
باوج چرخ برین ہون جسطرح سے درخشان بشام تارے
امام ملکوت کے بنایا جو حق نے تمکو فلک کے اوپر
ادب سے پہنچانے جب لگے تمپہ سب صلوٰۃ و سلام تارے
کوئی ہے منشی کوئی سپاہی کوئی ہے طباخ کوئی دہقان
تمہاری سرکار کے ہمیشہ ہی کر رہے ہین یہ کام تارے
تمہارا طالع جو نور حق سے چمک پڑا اے سعید دوران
بدل گئے تب سے نحس امت کے باسعادت تمام تارے
اگرچہ ظاہر مین دیکھنے کو بچشم انسان بلند تر ہین
مگر حقیقت جو دیکھا ونکو تمہارے ہین زیر بام تارے
تمہین ہو انوار حق کے مظہر تمہین سے عالم نے لی تجلی

تمہارے خرمن کے خوشہ چین ہین جہان مین ہے جنکا نام تارے
تمہارے تازی نے ماری ٹھوکر تو چرخ کہا کہا کے کاسہ سر
وہ ضرب کاری سے ٹوٹتے تھے بچشم کفار خام تارے
ترارے آہون کے میرے حسنی ہین ہجر احمد مین ایسے روشن
جنہین سمجھتے ہین چرخ پر شبکو سب کے سب خاص و عام تارے

بتا دو حسنی کو روے پرنور اپنا اے ماہ چرخ رحمت
تمہارے فرقت مین گن رہا ہے ہر ایک شب یہ غلام تارے

ولہ

نبی کی رحمت کا ہے یہ شہرہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
مدام ہوتا ہے ذکر جس کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
اودہر ملائک ادہر کو اہل قبور ہر وقت چاہتے ہین
تمہارے فضل و کرم کا سایہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
فقط نہ ذیجان یہ فیض تیرا ہے بلکہ بے جان نے نور پایا
ادہر کو ہیرا اودہر ستارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
اگرچہ شمس و قمر نے ڈہونڈا گہے یہ بالا گہے یہ پستی
یہ تیرا ثانی کہین نہ پایا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
اودہر فلک پر ہے شمس چمکا اودہر کو معدن مین لعل چمکا
دیا جو نور نبی نے جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
اودہر فلک پر شفق ہے جلی ہوا ہے یاقوت اسطرف کو
نبی کے لب کا جو عکس چمکا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
قمر وہان دو ہوا یہان تخم سوختہ سے درخت پیدا
یہ معجزہ ہے میرے نبی کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
طیور جنت زمین کے حشرات ذکر احمد سے تر زبان ہین

ہر ایک جا ہے نبی کا چرچا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
تمہارا افضال ایک مدت سے چاہتے ہین رسول اعظم
ادہر کو آدم ادہر کو عیسیٰ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
زمین مین ہر تخم ہے حفاظت سے اور فلک پر ہے ابر رحمت
ہے آپ ہی کا یہ فیض سارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
زمین کی ماہی مطیع فرمان فلک کی ماہی مطیع فرمان
مرے نبی کا ہے حکم اعلیٰ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
فلک پہ پہنچا تو نور بخشا گیا زمین مین تو دے تجلی
وگرنہ رہتا سدا اندھیرا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ہوا مشرف ادہر کو عرش اور ادہر کو تحت الثریٰ مشرف
جو پہنچا شاہا قدم تمہارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
سمک سے لے تا سماک ہر شے مین نور تیرا ہی ہے نمایان
کرے ہے ہر سمت تو ہی جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے

ازل سے لے تا بہ روز محشر نبی کا ثانی کہین ہی سنیؔ
نہین ہوا اور کبہو نہ ہوگا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

محمدؐ کو اے سنی سمجہا کہ کیا ہے
محمدؐ کو بولون مین کیونکر خدا ہے
اگر پوچہو کیا ذات ہے مصطفیٰ کی
صفت ذات سے کب الگ ہو عزیزو
احد نے جو وحدت مین آرام پایا
محمدؐ نہ ہوتا خدا کون کہتا
محمدؐ سے پہنچانا ہم نے خدا کو
خدا کا ہوا نام تحریر جس جا

احد نے یہ وحدت کا برقع لیا ہے
نہین ہے خدا کب خدا سے جدا ہے
صفت ذات حق کی ہے پہر اور کیا ہے
بقا ذات جبتک صفت کو بقا ہے
تو احمد کی صورت نے ظاہر ہوا ہے
خبر ہی نہ ہوتی کہ اللہ کیا ہے
محمدؐ سے اللہ ہم نے کہا ہے
محمدؐ کا ہی اسم اس جا لکہا ہے

گواہی مین دیتا ہون کلمے کی اسپر
ہے اللہ جہان وان محمد کی جا ہے

اگرچہ گناہان ہین میرے بہت سے
پہ رحمت محمدؐ کی بے انتہا ہے

خدا سے بمعراج امت کی خاطر
محمدؐ نے بخشش کا وعدہ کیا ہے

اگرچہ گنہگار ہون مین تو کیا غم
محمدؐ نبی تو شفیع الورا ہے

ہے اسطرح سنی ہمارا پیمبر
کہ ختم رسل سید الانبیا ہے

خدا تو خدا ہے خدا ہے خدا ہے
محمدؐ نبی کب خدا سے جدا ہے

محمدؐ کا دیکھو یہ کیا مرتبا ہے
قدم جسکا عرش خدا پر گیا ہے

یہ امت کو حق نے شرف کیا دیا ہے
کہ رشک اوسکا پیغمبرون نے کیا ہے

کرین شکر کیا ہم کہ امت ہین اسکی
خدا نے حبیب اپنا جسکو کیا ہے

اسیکے ہے سر سے یہ امت پہ رحمت
خدا سے جسے تاج رحمت عطا ہے

محمدؐ کا ثانی قیامت کے دن تک
نہ ہوگا نہ ہے اب نہ آگے ہوا ہے

گناہان میرے کیون نہ پامال ہووین
میری مغفرت اسکی نعلین پا ہے

ہین بیمار ہم معصیت کے ازل سے
نبی کی شفاعت ہماری دوا ہے

قیامت کو وہ بادشاہی کرے گا
نبیؐ کے درخاص کا جو گدا ہے

مس معصیت میرا کیونکر نہ زر ہووے
شفاعت محمدؐ کی اک کیمیا ہے

احد سے جو وحدت مین آیا تو اوس سے
تو وحدانیت کا یہ عالم بنا ہے

ترقی جو ہے دین کو یا محمدؐ
تصدق یہ سب آپکی ذات کا ہے

یہ سنی کو ہے دمبدم دم تمہارا
تمہارا ہی دم دمبدم بھر رہا ہے

محمدؐ کو دیکھو تو حیرت کی جا ہے
خدا تو نہین کب خدا سے جدا ہے

قیامت کا اندیشہ اب مجھہ کو کیا ہے
میری مغفرت کے لئے مصطفےٰ ہے

خدا ہے احد اور وحدت محمدؐ
یہ وحدانیت کی وہی ابتدا ہے

محمدؐ نہ ہوتا تو کچھہ بہی نہ ہوتا
محمدؐ کے ہونے سے سب کچھہ ہوا ہے

یہ دیوان عالم کا مطلع وہی ہے
وہی اس قصیدہ کا پہر خاتمہ ہے

خدا ذات اوسکی صفت ہے محمدؐ
عزیز وصفت ذات سے کب جدا ہے

نہ گھبراؤ ہے قبر روشن محمدؐ
نبیؐ سا چراغ اس زمین مین لگا ہے

مجھے طور کی سیر ہر دم ہے دلمین
نبی شعلہ ہین طور سینہ میرا ہے

مجھے کیون نہ بخشش کا ہو وہی بھروسا
خدا ہے کریم اور نبی مصطفےٰ ہے

جو ہے بیگنہ اوسکو کیا اے محمدؐ
شفاعت گنہگار ہی پر بجا ہے

کرامت کے لایق گنہگار ہی ہین
جو معصوم ہے وہ تو پاک وصفا ہے

وہ جنت مین جاویگا سب سے ہی پہلے
بصدق وصفا جسنے کلمہ پڑھا ہے

جو تم رکھو نعلین سنی کے سر پر
بجا ہے بجا ہے بجا ہے بجا ہے

والضحیٰ ہے نور صبح روے رخشان نبیؐ
سورۂ واللیل ہے زلف پریشان نبیؐ

سبزۂ فردوس ریش مشک افشان نبیؐ
چشمۂ حیوان ہے چاہ زنخدان نبیؐ

بوے جوے فضل آئی ہو گیا دل سے بہم
روح الاقدس بلبل شاخ گلستان نبیؐ

اے مسلمانو یہ دعوت سے کرو شکر خدا
نعمت افضال حق سے ہے یہ لونخوان نبیؐ

جسنے انگشت شہادت راست کی سوے سول
پائی اوسنے لذت پاک نمکدان نبیؐ

جو مریض ورد عصیان ہو تو یہ نسخہ کرے
صحت کلی ملے لو دوست جان نبیؐ

لے طبا شیر عبادت حسن نیت سے بہم
کچھہ بنفشاے صفات عزت وشان نبیؐ

لبوے یاقوت درود اور کچھہ گل سرخ صلوٰۃ
اور عناب تحیت ہے یہ درمان نبیؐ

ہر گھڑی ہر لحظہ استعمال مین اپنے رکھے
جب شفاعت سے ملیگی جاے آمان نبیؐ

کرکے پرہیز گنہ غم دین کا کہا یا کرے
درد عصیان دفع ہو بافضل واحسان نبیؐ

نقد ایمان ہے اگر جنس شفاعت کر خرید
ہے کھلی بازار دین مین دیکھہ دوکان نبیؐ

بلبل دل کو ہے صلی اللہ علیہ کی صفیر
ہون گل نعت مقدس پر غزلخوان نبیؐ

سیر جنت خوش نہین آتی ہے اے سنی مجھے
ہے جگر اک لالہ زار داغ ہجران نبیؐ

آنکھون سے اپنی پردۂ غفلت اوٹھائے
ہر شے مین نور پاک محمدؐ کو پائے

جس دلمین یاد حق ہو اوسکو جلائے
پھر اوسکا نام اپنی زبان پر نلائے

بعد از طواف کعبہ کسی جا نجائے
ہان جائے تو روضۂ احمدؐ پہ جائے

جو دل کہ سوز عشق نبی سے جلا رہے
لازم ہے اوسکو آنکھون کا سرمہ بنائے

یاد رسول مین دم عیسی کا ہے اثر
اس مردہ دل کو ذکر نبی سے جلائے

کیسا وسیلہ اپنا محمدؐ ہے مومنو
پہر اسکو چہوڑ دل کہو کس سے لگائے

تحریش ہوگی مکر سے شیطان کے جو
گر راہ مصطفیٰؐ مین قدم کو جمائے

حب جہان کے کار سے اکبار ٹوٹ کر
لازم ہے اپنے دل کو نبی سے لگائے

حامی ہے اپنا روز قیامت مین مصطفیٰؐ
محشر کے دن کا مومنو کچہہ غم نکہائے

حامی ہوا شفیع ہوا مہربان ہوا
ایسا وسیلہ چہوڑ کے کسکو لگائے

یا مصطفیٰؐ طفیل صحابہؓ و آلہ
جو جو کہ حاجتین ہین میری بر لے آئے

دنیا مین میری عزت و حرمت سے زیست ہو
عقبیٰ مین خلد کو مجھے ہمرہ لیجائے

ہون تشنہ لب ازل کا مین یا مصطفیٰ لفضل
جنت مین مجہکو ساغر کوثر پلائے

امید مغفرت کی مین رکھتا ہون یا نبیؐ
ہرگز نہ اس حقیر کو دل سے بہلائے

جبتک کہ میری نسل ہو دنیا مین یا نبیؐ
یہ نعمتین لفضل خدا سب دلائے

علم و بزرگی دولت و راحت جیئے تلک
دنیا سے وقت مرگ بہ ایمان اوٹہائے

اور جو کہ ما جسان جماعت مین یا نبیؐ
تا زندگی تمام کو اک دل بنائے

دنیا مین اونکو راحت و فرحت نصیب ہو
محشر مین زیر سایۂ دامان بٹہائے

یا مصطفیٰؐ نبی یہ جماعت ہے آپکی
محشر مین مہربانی سے اسکو بلائے

اے سخیؔ یہ ضرور ہے ہمکو جیئے تلک
جز یاد مصطفیٰؐ نہ زبان کو ہلائے

جب نور محمدؐ کی صفائی نظر آئی
کیا عرض کرون صاف خدائی نظر آئی

وہ کار طلب تم نے کیا حق سے محمدؐ
جس کار مین امت کی بہلائی نظر آئی

پہر کون سے رسل کہو ایسی رسائی
جو حق کے تلک تیری رسائی نظر آئی

سب عمر ہی دم تیرا تہا امت کی وفا مین
ہر امر مین بس تیری وفائی نظر آئی

ہے صدر حق آل تمہاری یہ محمدؐ
سکرات سے گو ہمکو جدائی نظر آئی

کیا دین کی شہرت ہے تیری الیشہ والا
ہر ملک مین تیری ہی دوہائی نظر آئی

عزت ہے مراتب ہے بزرگی ہے کہ بہتر
شاہی سے مجھے تیری گدائی نظر آئی

اوس ہی سے کیا تو نے ہمین منع محمدؐ
جس فعل مین ہم سب کی برائی نظر آئی

دیکھی کسی الفت مین نہ دوزخ سے رہائی
پر الفت احمد مین رہائی نظر آئی

گمراہون کو دی تو نے ہدایت یہ محمدؐ
ہر رہ مین تیری راہنمائی نظر آئی

انگر سے تہی گو آہ یہ ہجران نبی نے
جب پہنچی فلک پر تو ہوائی نظر آئی

سنی نہ دوا درد گنہ کی کہین دیکھی
پر ذکر محمد مین دوائی نظر آئی

رحم حق جس صاحب اقبال کا اقبال ہوئے
اوسکے پاسے فتنۂ محشر نہ کیون پامال ہوئے

رب خریدے کیون نہ ہمکو حشر کے بازار مین
ہو فروشندہ نبی روح الامین دلال ہوئے

جب غبار آلودہ ہو بہر شفاعت روئے قدس
پونچھنے کو گرد صبح مغفرت رومال ہوئے

ہدیہ کیا لیجائین ہم نذر رسول اللہ اب
تحفۂ صلوٰۃ اللہ سے جسے ارسال ہوئے

دشمن دین حایل اسلام مین یا مصطفےٰ
ہو مدد ایسی کہ بیخ کفر استیصال ہوئے

گو کہ صد ہا ہین نبی لیکن قیامت مین کوئی
رحمت عالم نہ ہرگز آپکے تمثال ہوئے

ہم گنہگارونکو اے آقائے عالم حشر مین
جز تمہارے کون پھر پرسندۂ احوال ہوئے

چھوٹے منہ سے ہے بڑی بات یہ گستاخی معاف
آپ کی نعلین پا حضرت ہماری کھال ہوئے

سلسلہ پہنچا ہے قربت کا تمہاری اسجگہہ
روح گر مارے دہان پر بستۂ اغلال ہوئے

آپکی لب کی صفت مین لاف زن ہو جائے کوئی
ہو طپانچہ غیب سے ایسا ابھی منہ لال ہوئے

کیون نہ ای سنی قیامت مین ہو تابان نجم رحم
سایہ افگن ہمیشہ جب شاہ ہمایون فال ہوئے

یا نبی صلی اللہ علیہ رونق ایمان مددے
مددی خند بیدی رحم غریبان مددے

بر من خستہ جگر از رہ الطاف نگر
ذرہ ام بے قدر ای مہر درخشان مددے

اے شہ عز و کرم شافع و حامی امم
مور بیچارہ منم واے سلیمان مددے

حامی روز جزا غافر عصیان و خطا
مصدر رحم خدا باعث آمان مددے

غرق دریائے گنہ گشتم و ہم بخت سیہ
آمدم حال اتبہ راحم عصیان مددے

تشنہ و سوختہ ام مردۂ عشق تو شدم
از رہ لطف و کرم چشمۂ حیوان مددے

اے مہ پرتو حق نور خدائے مطلق
دل سیہ ام تعلق جلوۂ سبحان مددے

معدن و کہف امان منبع فیض و احسان
راحم عالمیان رحمت یزدان مددے

من گنہگار ازل ہمدرین دنیائے دغل
چون زبانم لعل مخزن احسان مددے

ظلمت معصیتم کرد سیہ وائے دلم
در شب تار منم اے مہ تابان مددے

موجب خلق خدا صاحب لولاک لما
شافع روز جزا صاحب دوران مددے

شرف آرائے جہان ہستی نجیب دوران
ای شریف دو جہان اشرف امکان مددے

سنی این عرض کند وقت بنا ہم چو رسد
بہر افضال صمد مقبل یزدان مددے

اورنگ دو جہان کا وہ شاہ مسندی ہے
مرسل تمام جسکو کہتے ہین سیدی ہے

آدم سے لے کے عیسیٰ تک جو ہوے ہین مرسل
اس منتہی کے آگے ہر ایک مبتدی ہے

امی لقب ہے اوسکا ظاہر مین اے عزیزو
باطن مین نکتہ دان اسرار ابدی ہے

ہے پیشوائے خوبان لیکر یہان سے وہانتک
اس مقتدی کا والد ہر ایک مقتدی ہے

نور خدا سے نور سلطان خوبرویان
اسرار دو جہان سب نور محمدی ہے

آنکھین تو دل کی کھولو کھلتی ہے پھر حقیقت
ہر سر اختفا مین اسرار احمدی ہے

نور مجسم ایسا یہ سے ہے مبرا
اکرم ہے امجدی ہے کیا امجدی ہے

اسرار مغفرت کے ارشاد کا معلم
زیبا اوسی ہے شہ کو اورنگ ارشدی ہے

پیرور ہوا اوسی کے ہے پیر ایسا کامل
ارشاد اوسکا بیشک ارشاد مرشدی ہے

احمد مین اور احد مین حد میم کا رہا یک
دیکھو یہان سے وہانتک سرحد سب احمدی ہے

اس یک پنے کو سنی جب غور سے نظر کر
سمجھا تو فاش مست یہان یہ جامی بخودی ہے

جہان یا محمد مکان آپ کا ہے
وہ مرحوم حق آستان آپکا ہے

فرشتون کے چلتے ہین پر جس جگہہ پہ
قدم یا محمد وہان آپ کا ہے

وہ خوان کرامت کے تم میزبان ہو
خلیل خدا میہمان آپ کا ہے

ملایک ہوا خواہ دولت سرا مین
کہ جنت سرا بوستان آپ کا ہے

خدانے وہ شاہی دی تم کو محمدؐ — سلیمان جو ہے پاسبان آپ کا ہے
زبور اور توریت انجیل و فرقان — فضیلت سے ہین بیان آپ کا ہے
مکان آپ کا قصر جنت سے بہتر — جو رضوان ہے وہ باغبان آپکا ہے
بلندی نہ کیون دین کو ہو تمہارے — کہ عرش خدا پر نشان آپ کا ہے
صفت آپکی کس سے تحریر ہووے — کہ وصف خدا لا بیان آپ کا ہے
نہ یک پر نہ دو پر نہ دس پر نہ سو پر — خدائی پہ سب آستان آپ کا ہے
وہ محمل نشین ناقہ دین کے ہو تم — کہ صالح نبیؑ ساربان آپ کا ہے
بمعراج کی کیسی کچھ یہ مہمانی — خدا ذات سے میزبان آپ کا ہے
زمانہ ہوا ایسا پھر کس نبیؐ کا — جو رحمت سے یہ پر زمان آپ کا ہے
جہان جسم ہے او سین جان یا محمدؐ — منزہ یہ تن بے گمان آپ کا ہے
فصاحت عطا کیجئے یا محمد — یہ سنی سدا مدح خوان آپکا ہے

در وزن عربی است

عزیز دو عالم سے مقدم محمدؐ ہے — تمامی رسولون مین مکرم محمدؐ ہے
نہ ہوتا اگر احمد نہ ہوتی خلایق سب — یہ دیکھو سردار دو عالم محمدؐ ہے
بزرگی خدانے دی یہ کیسی اوسے بولو — تمامی رسولون مین معظم محمدؐ ہے
مکرم نبیؐ ہین اور بھی پر نہین ایسا — وہ ساری جماعت مین جو اعظم محمدؐ ہے
ہمین دو مدد ہے نہین خوف محشر کا — نگہبان خدا ہے ایک دویم محمدؐ ہے
گناہ ہان بہت میرے ہین لیکن مجھے کیا ڈر — کہ میرا آغا فرکل جبرایم محمدؐ ہے
ہمارے دین کو ضرر کچھ نہین اے اہل دین — مقرر ستون دین محکم محمدؐ ہے
شفاعت خدانے دی اوسیکو نہین یارو — سر پر شفاعت مسلم محمدؐ ہے
اگر ہے جراحت معصیت کا ہمین ڈر — ہین بے خوف اس خاطر کہ مرہم محمدؐ ہے
ازل سے قیامت تک فنا ہودیگی ہر ایک شے — خدا کا کرم دیکھو کہ قایم محمدؐ ہے
محمدؐ خدا کا نور آدم سے محمدؐ ہے — حقیقت ظہور ذات آدم محمدؐ ہے

عیان ہے تمام اسکو جو ہے راز پنہانی
کہ ہر سر پنہانی سے محرم محمد ہے

دم نزع سنی کو توقع نہایت ہے
با آسانی نکلے دم کہ ہمدم محمد ہے

صفت احمد کی جب مین نے رقم کی
زبان شق ہوگئی میرے قلم کی

مین کیا عزت کہون شاہ امم کی
کہ عزت جس سے ہے بیت الحرم کی

لے مشرق سے ہے مغرب تک تجلی
اسی مہر عرب ماہ عجم کی

دو عالم ہوگئے یکبار روشن
تجلی نور احمد کی جو جھمکی

زمین سے تا فلک جلوہ ہے کسکا
یہ سب رونق ہے اوس ماہ کرم کی

ہمین جنت سے خوش ہے کوئے احمد
کسے خواہش ہے اب باغ ارم کی

کسیکی کب مدد ہم چاہتے ہین
حمایت ہے ہمین شاہ امم کی

سبب دین کی ترقی کا نہ پوچھو
ہے برکت سب محمد کے قدم کی

ہین عالی جاہ ہم دین نبی سے
نہین خواہش ہمین جاہ وحشم کی

یہ عالی حکم ہے دیکھو نبی کا
اطاعت مین فلک نے پشت خم کی

شفیع المذنبین احمد ہوے جب
ہمین دہشت نہین محشر کی غم کی

غنیمت ہے رہین یاد نبی مین
ہمین طے کرنی پھر رہ ہے عدم کی

کسی کی طاقت وہمت سے کیا ہو
ہے ہمت ہم کو اوس عالی امم کی

ڈرو مت قبر روشن ہے محبو
تجلی ہے اوسی نور قدم کی

ہر اکدم دم محمد کا بھرے ہے
ترقی ہے یہی سنی کے دم کی

ثنا کی جسنے حضرت مصطفے کی
تو اوس پر کیون نہو رحمت خدا کی

نماز شکر کو مین نے ادا کی
تو بعد از مین نے نعت مصطفے کی

ہمارا مقتدی ہے وہ عزیزو
کہ جسکی مرسلون نے اقتدا کی

مین اوسکا مدح خوان ہون اے محبو
جسے شاہی ہے خیل انبیا کی

رہو تم تابع حکم محمد
اطاعت فرض ہے خیر الورا کی

رہو غواص بحر نعت احمد
ہے دنیا مو نو کشتی فنا کی

کی جسنے رو رہ توریت و انجیل
رہو تم رہ پہ اسیسے رہنما کی

گیا دنیا سے جو یا دبنیؐ مین
خدا نے اوسکی اپنے پاس جا کی

ثمار حب احمدؐ مین مواجب
اوسے حق نے مئی رحمت عطا کی

محمدؐ ابتداے دو جہان ہے
خدا نے اوس سے عالم کی بنا کی

محمدؐ بادشاہ تخت لولاک
اوسی سے ہے بنا ارض و سما کی

میسر کب ہے شاہونکو محمدؐ
بزرگی ہے جو کچہہ تیرے گدا کی

ہوئی سنی کو حاصل تر زبانی
ثنا کی جب رسول کبریا کی صلی اللہ علیہ وسلم

مجہے خواہش ہے کب کسکی ثنا کی
صفت کرنی ہے مجہکو مصطفےٰ کی

وضو سے جسنے لغت مصطفےٰ کی
ق تو حق نے اوسکو کیا نعمت عطا کی

زبان کو فیض اور شہرت سخن کو
صفائی دل کو اور ایمان کو بقا کی

تیرے سایہ مین شاہی ہے محمدؐ
کسے خواہش ہے اب ظل ہما کی

نہ ڈوبے وہ کسی بحر گنہ مین
ہے کشتی پار تیرے آشنا کی

کی سب جسنے نعت والاے محمدؐ
خدا کے عرش پر جا اپنی جا کی

وسیلہ کرکے مین نے مصطفےٰ کو
بجسن دل خدا سے یہ دعا کی

الٰہی آب رحمت سے نبیؐ کے
بجہا دے یہ جو گرمی ہے وبا کی

طفیل مصطفےٰ یا رب عزت
ہو ہم سے دور سختی ہر بلا کی

کرم سے اپنے رد کر اس بلا کو
تو برکت سے جناب فاطمہ کی

الٰہی دور کر دے اس ہوا کو
مدد سے چار یار باصفا کی

میرے دل کو ہمیشہ رکہہ تو معمور
محبت سے نبی صل علےٰ کی

ہے سنی مدح خوان تیرے نبیؐ کا
قبول اوسکو جو اوسنے التجا کی

صلی اللہ علیہ وسلم
محمدؐ کی گر آشنائی نہ ہوتی
تو دوزخ سے جانو رہائی نہ ہوتی

محمدؐ کی پہلے دو ہائی نہ ہوتی
تو جانو یہ ساری خدائی نہ ہوتی

زمین پر جو نور محمدؐ نہ ہوتا
کسی کی یہان جبہہ سائی نہ ہوتی

تو لہ نہ کے مین ہوتے محمدؐ — تو اس طرف قبلہ نمائی نہ ہوتی
معاون اگر تم نہ ہوتے محمدؐ — دو عالم کی حاجت روائی نہ ہوتی
تجلی دو عالم کی ہوتی نہ ہرگز — تمہاری جو رونق فزائی نہ ہوتی
نبی دوسرے پیشوائی نہ کرتے — محمدؐ کی گر پیشوائی نہ ہوتی
نہ ہوتا اگر ابتدا اے محمدؐ — تو کونین کی ابتدائی نہ ہوتی
شفا بخش امراض احمدؐ نہ ہوتا — تو ہر درد کی پھر دوائی نہ ہوتی
محمدؐ کا گر عکس پڑتا نہ ہرگز — مہ و مہر مین روشنائی نہ ہوتی
جو عیسیٰ کو فیض محمدؐ نہ ہوتا — تو اوسکی فلک پر رسائی نہ ہوتی
محمدؐ کا نقش تجلی نہ ہوتا — تو ہر جائے خور کی گدائی نہ ہوتی
محمدؐ جو مشکل مین حامی نہ ہوتے — کسی کی بھی مشکلکشائی نہ ہوتی
پہنچتی نہ گر خاک پائے محمدؐ — تو آئینہ کو یہ صفائی نہ ہوتی
ضلالت سے ہم راہ دین پر نہ آتے — اگر آپ کی رہنمائی نہ ہوتی
خدا کی قسم کیا ہی بہتر یہ سنی — جو ہم سے نبی کی جدائی نہ ہوتی

صلی اللہ علیہ وسلم

یا رسول اللہ حمایت کیجیے — ہم غریبوں پر عنایت کیجیے
تم شفیع المذنبین ہو یا نبیؐ — ہم معاصی ہین شفاعت کیجیے
جو ہین معصوم ازل وہ پاک ہین — مستحق ہین ہم کرامت کیجیے
یہ دعا فضل و کرم سے یا نبیؐ — آپ مقرون اجابت کیجیے
جز تمہارے کون ہے میرا رفیق — روز محشر مین رفاقت کیجیے
نور بخشش سے منور دل میرا — آپ اے شمع سفارت کیجیے
گمرہان دین کو تم یا رسولؐ — جادۂ حق کی ہدایت کیجیے
آپ تو ہو رحمت للعالمین — عاصیون پر مت ملامت کیجیے
فضل سے چشم دل سنی کو آپ — بخشش کحل بصارت کیجیے
اے شہ کونین کرم کیجیے — عاصیون پر فیض اتم کیجیے

خوب عرب مین رہے آرام سے — اب تو ذرا رخ بعجم کیجئے
ظلم غلامو نپہ ہے اب بیشتر — مستأصل بیخ ستم کیجئے
حاسد دین نے اوٹھایا ہی سر — دین کا استادہ علم کیجئے
فتنۂ و آشوب بپا ہو گیا — دیر ہے کیا تیغ علم کیجئے
درپئے دین ہو گئے ہین ملحدین — مثل قلم انکو قلم کیجئے
اے دم آدم یہ کہین ہم نہین — زیر دم تیغ دودم کیجئے
جبکہ ہے آشوب مجسم وجود — جسم کیتین صاف عدم کیجئے
رو بفساد اہل فساد ہو گئے — مفسدون کو زیر قدم کیجئے
رو بشرارت ہین غرض اہل شر — جلد شرا شرار کا کم کیجئے
چارون صحابونکو لے ہمراہ جلد — اب مدد سنی بعجم کیجئے

مژدہ اے دل کہ یہان ذکر نبیؐ ہے — شب میلاد رسولؐ عربی ہے
آمد سرور کونین سے امشب — مصدر رحمت حق بو العجبی ہے
شرف آدم و سردار عزیزان — یہ نبی وہ ہے سر جملہ نبیؐ ہے
خاندان کا شرف اور عالی مناصب — مدنی ہاشمی و مطلبی ہے
زمزمی یثربی و ماہ تہامی ہے — مکی و ابطحی کیا خوش لقبی ہے
زلف والا کو کہون مشک ختا سے — صاف تاتار لقب بے ادبی ہے
امی ایسا کہ ہوا ناسخ دنیہا — فیض ہر طبع زکی اور غبی ہے
وقت سکرات ہو خشک زبانی — نعت والا سے ہمین تازہ لبی ہے
خاندان کا شرف ہر ایک پیمبرؐ — اشرف الخلق تو والا نسبی ہے
سخن سنی مین ہے وصف محمدؐ — اسلئے شہرت شیرین رطبی ہے

اے مومنو ہمارا نبیؐ وہ چراغ ہے — سیمائے مہ پہ جسکی غلامی کا داغ ہے
پروا نہین ہے گلشن فردوس کی مجھے — یاد نبیؐ کے پہولون سے دل میرا باغ ہے
تکلیف تو اوٹھالے جہان مین برائے دین — صدقے سے مصطفےؐ کے تجھے پہر فراغ ہے

عارف کا دل ہو مست کہ یہ آنکھیں آپ کی ہر اک شراب نور خدا کا ایاغ ہے
عقبی کا بار چھوڑ کے اپنے یہ رات دن دنیا کا بار اوٹھایا ہے جو وہ الاغ ہے
ہرگز نہیں تلاش زر و سیم کی مجھے دیدار مصطفے کا مگر اب سراغ ہے
میرا شفیع ایسا ہے دنیا کا کیا ہے غم ان کو عذاب حشر سے ہی اب فراغ ہے

اے سنی کچھ طلب نہیں عطر و گلاب کی ذکر نبی سے میرا معطر دماغ ہے

کیا پیدا محمد کو خدا نے شان کے صدقے عنایت کے کرم کے فضل کے احسان کے صدقے
عمل بد ہم سے چھڑوایا ہے رستہ دین کا بتلایا طریق نیک پر لایا نبی کی جان کے صدقے
بیان کس سے ہو تیری شان کیا تو نے بصد احسان کشادہ دین کا میدان تیرے میدان کے صدقے
خبر دی ہمکو قرآن سے بچایا دام شیطان سے کیا خوش ظل داماں سے تیرے داماں کے صدقے
رکھا خوش ہمکو دوران میں نکالا ہمکو طوفان میں لیا تو ہمکو آمان میں تیرے آمان کے صدقے
خدا کا حکم قرآن ہے تیرا ہی حکم باشان ہے یہ فرمان کیسا فرمان ہے تیرے فرمان کے صدقے
تیرے لب لعل خشان ہیں تو عارض مہر تابان ہیں در نایاب دندان ہیں تیرے دندان کے صدقے
بچایا از رہ بطلان دکھایا جادۂ ایمان یہی ہے دین کا سامان تیرے سامان کے صدقے
تیری رحمت کا دستر خوان ہے پر از نعمت ایمان کشادہ فضل کا ہے خوان یہ تیرے خوان کے صدقے
تیری اولاد ذیشان ہے گویا رشک گلستان ہے شگفتہ تر یہ بستان ہے تیرے بستان کے صدقے
کہوں کیا اصحاب ذیشان بدل ہوتے ہیں ہر اک آن ہمیشہ حور اور غلمان تیرے ایوان کے صدقے
ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ جو ہیں شہ مردان تو سنی اونپہ ہو قربان اور اونکی شان کے صدقے

سدا سنی کو خوشدان رکھ جہانمیں اوسکو فرحان رکھ نگاہ فضل و احسان رکھ یہ تیرے احسان کے صدقے

یا نبی کیسی عنایت آپ کی عام ہے ہم پر شفاعت آپکی
متقی تکیہ عبادت پر کرین چاہتے ہین ہم حمایت آپکی
کون کس کا ہے رفیق و آشنا چاہیئے ہمکو رفاقت آپ کی
چھوڑ گمراہی کو آئے راہ پر جب ہوئی ہمکو ہدایت آپکی
موجب حکم الٰہی یا رسول فرض ہے سب پر اطاعت آپکی

تیغ ایمان سے گریزان کفر ہے — یا نبی ہے یہ شجاعت آپ کی
نقد ایمان و شفاعت عام ہے — کیا رقم ہو دے سخاوت آپ کی
کیون نہ ہو تم پیشواے دو جہان — مرسلون مین ہے امامت آپ کی
آپکے قدمون سے اشرف عرش ہے — کیا شرافت کیا شرافت آپ کی
راحم امت کریم خاص و عام — کیون نہ ہو ہم پر کرامت آپ کی
رحم ہے اے رحمة اللعالمین — آل ہے جبتک سلامت آپ کی
حشر مین اوسکی شفاعت کیجیے — یا نبی یہ ہے جماعت آپ کی
فضل کچھ ایسا ہو سنی کو نصیب — یا رسول اللہ زیارت آپ کی — صلی اللہ علیہ وسلم

یا محمد مصطفی اسے یہ جماعت آپکی — یا رسول کبریا ہے یہ جماعت آپ کی
واسطے اللہ کے آپ اسکو دیجیے اتفاق — یا نبی خیر الورا ہے یہ جماعت آپ کی
ہو کرم ایسا کہ اس مین نہ پڑجاوے فساد — حامی روز جزا ہے یہ جماعت آپ کی
مدح خوانی اوسکی ہوجاوے قبول خاص و عام — اے امام الانبیا ہے یہ جماعت آپ کی
اسکے دلمین روز و شب نور ہدایت ہو مدام — اے مہ اوج ہدا ہے یہ جماعت آپ کی
دولت دنیا و دین اسکو عطا فرمائیے — اے در کان عطا ہے یہ جماعت آپ کی
دو جہان مین آپ اسکا رتبہ عالی کیجیے — البتہ ہر دوسرا ہے یہ جماعت آپ کی
واسطے اللہ کے ہو یا رسول اللہ قبول — اسکی ہر ایک التجا ہے یہ جماعت آپ کی
یا نبی یا مصطفی اسکا خدا کے واسطے — برلاے آرزو مدعا ہے یہ جماعت آپ کی
کیا یہان کیا حشر مین اے دافع رنج و بلا — دفع ہو اسکی بلا ہے یہ جماعت آپ کی
ذکر صلوٰة و تحیت سے رہے یہ تر زبان — یا نبی صل علی ہے یہ جماعت آپ کی
از طفیل آل و اصحاب مکرم یا نبی — ہو قبول اسکی دعا ہے یہ جماعت آپ کی
یا محمد مصطفی ایسا کرم فرمائیے — اوسکی برآوے رجا ہے یہ جماعت آپکی
فضل کچھ ایسا ہوا سپر یا محمد مصطفی — اوسکی حاجت ہو روا ہے یہ جماعت آپکی
حسن ہو سب ٹہنے مین اور آواز مین کچھ درد ہو — تاکہ اسکی ہو ثنا ہے یہ جماعت آپ کی

اپنی الفت دل مین اسکے تا بہ قایم رکھیو
عرض یہ کرتا ہے سنی یا محمد مصطفی

ہمیشہ اے مسلمانو کرو تم ذکر رحمانی
قضا جب تیرے آویگی تجھے بیشک لیجاویگی
چھپاوے ہر طرح تو گر گناہان راتدن کر کر
غنیمت عمر کو سمجھو نہین معلوم پھر کیا ہو
عبادت کبریا کی یارو نہ کام آویگی آخر
سکندر ہے نہ دارا ہے فقط انکا پکارا ہے
اگر انسانیت چاہو ذرا نیکی سے مت گذرو
خدا نے دی ہے گر دولت ہے تجھکو سب طرح فرض
زکوٰۃ مال دے للہ بجا لا حج بیت اللہ
نہ کچھ نیکی کماوے گا جب اندر قبر جاوے گا
غرور رہی ہے تیرے سر مین کرے ہے فخر کیون گھر مین
نماز پنجگانہ کو قضا مت کر کسی دم تو
تو اے سنی ہوا جب سے گناہو نہین ہے توبہ سے
الٰہی اعطنی فی کل یوم و ایما ابدا
گناہون سے بچا مجھکو بعزت تو چلا مجھکو
مجھے توفیق دے یارب گناہان عفو کر سب
بچالے ہرزہ گوئی سے مجھے رکھ آبروئی سے
میرے ایخالق سبحان دعا میری یہ ہے ہر آن
سوال گور آسان ہو مجھے خوش رکھ تو محشر کو
گذر جب پل پہ ہو میرا ہوا کسطرح تو پہنچا

کرے ہے یہ دعا سنی نبی پر ہو فدا سنی

یا حبیب کبریا ہے یہ جماعت آپ کی تو
ہو معاف اسکی خطا ہے یہ جماعت آپکی

بقا ہے ذات اوس رب کی سوا اسکے ہے سب فانی
نہ کچھ تجھسے بن آویگی اگر ہے تجھکو سلطانی
خدا کے روبرو ظاہر ہین تیرے فعل پنہانی
جو نیکی ہے ابھی کرلو نہین تو ہے پشیمانی
ریاکاری سے مت پھیرو یہ تسبیح سلیمانی
فقط نام آشکارا ہے کہان ہے ملک خاقانی
عبادت راتدن کرلو یہی ہے شرط انسانی
تو غربا و تنکو باالفت کھلا کچھ کر کے مہمانی
دیا کر فی سبیل اللہ تو کرکے ہدیہ قربانی
عذاب سخت پاوے گا ہے آخر سخت حیرانی
تجھے پھر روز محشر مین نہایت ہے پریشانی
کیا کر جستجوے دین یہ ہے راہ مسلمانی
دعا یہ مانگ لے رب سے بسجدہ رکھکے پیشانی
بفضل و لطفہ ہذا دلیل خیر ایمانی
ہدایت پر تو لا مجھکو کرا یمان کی نگہبانی
چھوڑا دے حرص دنیا اب نہو خطرات نفسانی
کرون تا نیکخوئی سے محمد کی ثنا خوانی
بوقت مرگ میری جان نکلجاوے باسانی
جگہ میری نہ دوزخ ہو بحق شاہ جیلانی
عطا کر جنت الماوی دے رتبہ مجکو شاہانی

یہ دنیا مین سدا سنی رہے بالطف ربانی

در شان جناب غوث رضؓ

جناب غوث کا کیا مرتبہ ہے — کہ سرتاج تمامی اولیا ہے
محمدؐ مصطفےٰ نور خدا ہے — محی الدین نور مصطفےٰ ہے
محمدؐ گر امام انبیا ہے — محی الدین امام اولیا ہے
محمدؐ پیشوا ہے مرسلون کا — تو یہ بہی اولیون کا پیشوا ہے
جگر پیوند شبر راحت جان — مقرر نور چشم مرتضےٰ ہے
بہار روضہ شبیر بر حق — گل باغ جناب فاطمہ ہے
کرین کیونکر نہ اوسکی اقتدا ہم — محی الدین اپنا مقتدا ہے
در نایاب دریائے سیادت — یقینًا رونق ہر دوسرا ہے
بصارت بخش چشم ہر دو عالم — ضیائے دیدۂ خیر الوریٰ ہے
گئی دنیا کی خواہش دل سے یکسر — جناب غوث سے اب دل لگا ہے
حقیقت مین وہ عاشق ہے نبی کا — محی الدین پہ جو مبتلا ہے
نہ بہولون ذکر غوث پاک دل سے — زبان ہے میری اور اسکی ثنا ہے
کرو مقبول از بہر خدا تم — میری یا غوث تم سے یہ دعا ہے
کرو داخل غلامی مین مجہے تم — یہی مقصد یہی مطلب میرا ہے
خبر لینا میری یا غوث اسدم — نہایت حال میرا بد ہوا ہے
طفیل مصطفےٰ یا غوث اعظم — تم اب بر لاؤ جو میری رجا ہے

تمہارا دمبدم سنی کو ہے دم — ہر اک دم دم تمہارا بہر رہا ہے

مثنوی

صلی اللہ علیہ وسلم

تولد ہوے جب نبی مصطفےٰ — تو ہاتف نے اوسوقت دی یہ ندا
مبارک تجہے ہووے اے جبرئیل — تولد ہوا آج حق کا خلیل
مبارک تمہین اے ملایک تمام — تولد ہوا شاہ ذو الاحترام
مبارک تجہے ہووے عرش برین — تولد ہوا شاہ دنیا و دین

مبارک تمہین ہووے لوح و قلم / تولد ہوا فاضل خوش رقم

مبارک تمہین اے زمین آسمان / تولد ہوا مالک دو جہان

مبارک تجھے ہووے اے آفتاب / تولد ہوا شاہ روشن قباب

مبارک تجھے ہووے ماہ مبین / تولد ہوا آج روشن جبین

مبارک تجھے ہووے سن اے زمین / تولد ہوا تجھہ پہ سالار دین

مبارک تمہین ہووے پیغمبران / تولد ہوا خاتم مرسلان

مبارک تمہین ہووے اے مومنین / تولد ہوا دافع مشرکین

مبارک ہو تمکو کہ اب کیا ہے غم / تولد ہوا او شفیع الامم

تولد ہوے جب نبی سعد بخت / نحوست جہان سے گئی ایکلخت

تولد ہوے جب شہ انبیا / تو اسلام کو زیب تازہ ہوا

تولد ہوے شاہ لولاک جب / تو خوش ہو گئے اہل افلاک سب

تولد ہوے جب شہ کائنات / تو اوسدم ہوئی زینت موجودات

تولد ہوے جبکہ حضرت نبی / تو فرمایا یا امتی امتی

تولد ہوے جب شہ انس و جان / تو اوسوقت امت نے پائی امان

تولد ہوے رحمۃ العالمین / ہوئی تب تسلی کل مومنین

تولد ہوے جب امام رسل / پڑا قصر کسری مین اوسدم خلل

تولد ہوے سنیا جب رسول / تو عالم نے کی نیک بختی حصول

رباعیات

حق و باطل نہ سمجھہ حق کے سوا کہتے ہین
مشرکین چھوڑ کے حق بت کو خدا کہتے ہین
یہ اگر حق ہے تو انصاف سے کہہ اے سنی
ہے جو معبود حقیقی اوسے کیا کہتے ہین

و لہ

جسم جب حضرت آدم کا بنا کہتے ہین
اونکو ملکوت نے سب سجدہ کیا کہتے ہین
کیا سبب ایسی بزرگی کا ہوا اے سنی
اونمین تہا نور نبی جلوہ نما کہتے ہین

ولہ

یہ ظہور بشر آدم سے ہوا کہتے ہین
سید خیل رسل ہین جو محمد سنی

اس سبب سے ابوالانسان بنا کہتے ہین
مظہر سر حقیقت اوسے کیا کہتے ہین

ولہ

مومنین سید کونین کو کیا کہتے ہین
نام جب آتا ہے حضرت کا تو سب ای سنی

مظہر سر ائمہ نور خدا کہتے ہین
باادب سر کو جہکا صل علی کہتے ہین

ولہ

اوس شہنشاہ کا ہم کلمہ پڑہا کرتے ہین
شوق دیدار مین جو گرتے ہین اشک ای سنی

انس و جن تا بملک جسکی ثنا کرتے ہین
دانہ پانی یہی کہا کے جیا کرتے ہین

ولہ

نقش نگین مہر سلیمان رسول ہین
کونین جسکو کہتے ہین ای سنی جسم و جان

تعویذ حفظ کامل ایمان رسول ہین
اس جسم دو جہا مین جو ہین جان رسول ہین

ولہ

کیا وصف کر سکین گے غلامان مصطفی
اے سنی اس مقام پہ کہدے تو صاف صاف

ہے کونسی ثنا جو ہو شایان مصطفی
بعد از خدا جو پوچہو تو ہے شان مصطفی

ولہ

اس باغ دل مین اپنے اطاعت کی بو نہین
سنی کو اپنی شکل دکھا دیجیے یا رسول

دیدہ ہے پشت پا پہ کہ کچہہ نیک خو نہین
کیا مونہہ دکہائے آپکو کچہہ اوسکو رو نہین

ولہ

مجموعۂ اجزائے دو عالم ہین محمد
حق ذات صفت اسکی ہین یہ بول تو سنی

سر دفتر کونین مصمم ہین محمد
حق تک بخدا ذات سے محکم ہین محمد

رباعی

ظاہر مین جو دیکہو نبی آدم ہین محمد
حق پوچہو تو آدم سے مقدم ہین محمد

آدم سے ہی روحین ہوئین اظہار یہ سنی | جس دم سے کہ آدم ہوئے وہ دم ہین محمدؐ

مربع در شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پڑہو مصطفےؐ پہ درود تم بجمیع صدق مقالہ
چڑہا بام عرش وجود سے برضائے جل جلالہ
ہے شفیع روز جزا وہی بکمال فضل نوالہ
یہ کمال کیسا کمال ہے بلغ العلی بکمالہ

بند ۲

وہ نبی کو میر اسلام ہے جو پیمبرون کا امام ہے
وہ جناب ماہ تمام ہے مہ چرخ جسکا غلام ہے
وہ شفیع روز قیام ہے ہمین اب وہی سے ہی کام ہے
کہان تار عصیان کا نام ہے کشف الدجی بجمالہ

بند ۳

کہون کیا مین لطف محمدیؐ بکمال دانش و بخردی
وہ جناب اکرمی امجدیؐ کہ جسے خلق کی سب بدی
کیا ہمکو راہ مرسدی وہ نبی محمدؐ ارشدی
یہ ہے ایک خصلت احمدیؐ حسنت جمیع خصالہ

بند ۴

ذرا چشم غور سے کر نظر ہمین روز حشر کا کیا خطر
پڑہو تم درود ہر ایک سحر وہ نبی کی آل خطیر پر
نبی اپنا ایسا ہے راہبر ہے ابہی مرسلو نمین ہے معتبر
کہ ہے آل اوسکی بزرگتر صلوا علیہ و آلہ

بند ۵

وہ نبی کے ہونیسے کیا ہوا یہ ظہور ارض و سما ہوا
یہ نبی کا رتبہ علی ہوا کہ مکین عرش خدا ہوا
وہ غفور ذنب و خطا ہوا وہ شفیع ورہ نما ہوا
جو ہوا سو اس سے بجا ہوا بکمال جاہ جلالہ

بند ۶

ہمین مکر شیطان سے کیا ضرر کہ نبی ہمارا ہی راہبر
ہے نجات سبکی او سیکے سر وہ نبی کی سارو نپہ ہی نظر
کسی بات کا نہین ہمکو ڈر نبی اپنا ایسا ہی پشت پر
نہ ہے لطف احمدی خاص پر علی کل عم نوالہ

بند ۷

[illegible]

اولین خلیفۂ مصطفےؐ ابوبکرؓ صادق باوفا
ہے چہارمی علی مرتضیؓ وہ سخی کریم رہ خدا
دومی عمرؓ ہے شہ ولا و عثمانؓ سیومی باحیا
کئی بار گہر کو لٹا دیا مع کل مال منالہ

بند ۸

وہ نبی کی کرتا ثنا سنیا وہ ہی حامی ہے تیرا سنیا
وہ نبی کا مرتبہ سنیا ہے قبول کبریا سنیا
گو نبی نہین خدا سنیا ہے خدا سے کب جدا سنیا
جو کہا سو ہے بجا سنیا ثواب حسال و مآلہ

مربع

ہین پانچ میرے واسطے رد بلا کو دائمہ
اس شعر کا ہے ورد بس میری زبان پر قائمہ
لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفے والمرتضٰی و ابناہما والفاطمہ

یہ پنجتن کے نام ہین انکی فضیلت کیا لکھون
بہتر یہی ہے دمبدم ورد اسکا مین ہر دم کرون
لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفے والمرتضٰی و ابناہما والفاطمہ

طوبی کے ہر اک برگ پر انکی فضیلت ہے رقم
لازم ہوا اے مومنو ذکر انکا مجہہ کو دمبدم
لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفے والمرتضٰی و ابناہما والفاطمہ

اے مومنو مین کیا لکھون اسما ہین یہ عالی مقام
جاوے بلا انکے سبب پڑہتے رہو ہر صبح و شام
لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفے والمرتضٰی و ابناہما والفاطمہ

جن سے شفاعت ہووے گی اونسے یہ جاوے کیا عجب
باعث یہی ہے دمبدم پڑہتا ہون مین ہر روز و شب
لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفے والمرتضٰی و ابناہما والفاطمہ

یارب طفیل پنجتن ہو دور یہ درد و وبا +
ہین پاک نیت سے بدل یہ پڑہ رہا ہون بار ہا +
لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفے والمرتضٰی و ابناہما والفاطمہ

گرمی وبا کی دور کر عالم سے رب العالمین
از بہر دفع این بلا میخوانم از دل بالیقین
لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفے والمرتضٰی و ابناہما والفاطمہ

یہ پانچ تیرے خاص ہین انکے سبب دے تو پناہ
پڑہتا ہون ہر اک روز و شب اس بیت کو مین یا الٰہ
لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفے والمرتضٰی و ابناہما والفاطمہ

یہ چار اہل بیت ہین پنجم محمد مصطفٰے
جاوے بلا انکے سبب کہتا ہون مین یارب سدا
لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفے والمرتضٰی و ابناہما والفاطمہ

ان پنجتن کے فضل سے جاوے بلائے ناگہان
کیسی بزرگی انکی ہے پڑہتے رہو ہے حرز جان

	لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمہ	المصطفٰے والمرتضٰے وابناہما والفاطمہ	
جاوے و با انکے سبب کہتا ہون مین رب کی قسم		اے سنی تو پڑہتا ہی رہ صبح و مساہر ایکدم	
تمام	لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمہ	المصطفٰے والمرتضٰے وابناہما والفاطمہ	شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معجزۂ آنحضرت در احوال فرزندان حضرت جابر رضی اللہ عنہ

ہست سر لوح کلام عظیم — بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہے وہ خدا وند جہان بے نیاز — اپنے ہے بندونکا وہی کارساز
زندہ کرے مردہ بجہان کو — رحم ہے لایق اوسی رحمان کو
اوسکی مین قدرت کا کرون کیا بیان — کن کے اشارے سے ہوے دو جہان
رنج و مصیبت مین وہی یار ہے — بندون کا سب اپنے مددگار ہے
ساری خدائی کا وہ معبود ہے — دیکہئے ہر رنگ مین موجود ہے
حمد وہ خالق کی کرون کیا بیان — منہہ مین نہین میرے کچھہ ایسی زبان
حمد خداوند دو عالم کے بعد — نعت نبی سید عالم ہے سعد
حمد خدا نعت رسول کریم — ہست کلید در باغ النعیم
نعت محمد کی کرون جب رقم — شاخ قلم سبز ہے یک قلم
ہے وہ نبی سرور کل انبیا — ہے وہ نبی باعث ہر دو سرا
جسکے سبب سے ہے قلم کا وجود — نعت لکہے اوسکی پہلا کیا وجود

قصیدہ

چون ز عدم شاہ امم آمدہ — آمدہ با فضل و کرم آمدہ
سید کونین امام رسل — کعبۂ دین نور قدم آمدہ
گرد سر کعبہ چو بر پا علم — جمع رسل زیر علم آمدہ
علت غائی دو عالم از وست — مظہر اسرار اتم آمدہ

باعث آن جامی روز جزا
بخشش ہر سنی بہم آمدہ

سنی ادنیٰ کہ بدرگاہ او
بندۂ بے دام و درم آمدہ

دہوکے زبان اپنی بعطر و گلاب
کیا مین کرون وصف رسالتمآب

کیونکہ یہ نعت شہ ابرار ہے
کب یہ زبان اوسکے سزاوار ہے

جسنے کئی معجزے تبلادئے
کافرون کو صاف مسلمان کئے

مین باادب ہاتہہ مین لے کر قلم
معجزہ کرتا ہون نبی کا رقم

سنئے ذرا معجزۂ خوش بیان
لکہتا ہے یون راوی شیرین زبان

ایک صحابی سے روایت ہے یہ
صابر و شاکر کی حکایت ہے یہ

گوش ادب رکہکے ذرا دوستو
مجہسے یہ پر درد حکایت سنو

درد و مصیبت کی روایت ہے یہ
ہنسنے سے بچونکے حکایت ہے یہ

ایک صحابی تہے نبیؐ کے عزیز
صابر و شاکر بخدا باتمیز

جابر فرخندہ سیر اونکا نام
عالی نسب صاحب عالی مقام

بی بی سے یہ کہنے لگے ایک روز
بات میری سنتی ہو اے دلفروز

چاہتا ہون مین کہ ضیافت کرون
یعنے رسول اللہ کی دعوت کرون

بی بی نے فرمایا کہ اے نیکذات
اس سے بہلا کونسی بہتر ہے بات

سنتے ہی یہ جابرؓ عالی مقام
جاکے کہا پیش رسول کرام

فضل و عنایات سے تم یا رسولؐ
کیجئے عاصی کی ضیافت قبول

خانۂ عاجز پہ قدم لائیے
چند صحابی کو بہی لے آئیے

آپ نے فرمایا ضرور آئینگے
کہانا ضیافت کا تیری کہائینگے

ہوگئی دعوت جو اجابت قرین
دلمین بہت شاد ہوئے شیخ دین

ہوکے دل و جان سے خورسند تر
گہر کو گئے جابر فرخ سیر

بی بی سے کہنے لگے ہو ہو کے شاد
خوب برآئی میرے دلکی مراد

بی بی نے پوچہا کہ وہ کیا ہے کہو
جسکے سبب ایسے جو خورسند ہو

بولے کہ کہتا ہون سن اى نیکذات   مین نے محمدؐ سے کی دعوت کی بات
کی ہے نبی نے میری دعوت قبول   اسلئے اب مجھکو خوشی ہے حصول
بی بی بہی یہ سنکے ہوئی شادمان   گویا ملی سلطنت دوجہان
کہنے لگی کرکے تمنا کی بات   آوین تو کیا بات ہے وہ نیکذات

قصیدہ

پیش وجود از عدم آرزوست   جلوۂ نور قدم آرزوست
آنکہ وش دم وہ آدم شدہ   دیدن آن پاک دمم آرزوست
خوش قدمی آنکہ قدم زد بہ لات   بہر نثار آن قدمم آرزوست
آنکہ ملقب شدہ مہر عرب   رونق ماہ عجمم آرزوست
رحمت آن شہ کہ بہر سنی شد   خدمت آن ذی کرمم آرزوست

آئین جو حضرت تو بڑی بات ہے   ہمپہ یہ اللہ کی عنایات ہے
جبکہ وہ تشریف یہان آئیگی   جسم مین ہم مردونکے جان آئیگی
واہ ری قسمت کہ ہوئی کامیاب   لاتے ہین تشریف رسالتماب
واہ ری قسمت یہ عجب تیرا ازدر   آج سلیمان ہوے مہمان مور
کیون نہ وہ گھر فخر کرے عرش پر   ہووے جہان نور خدا جلوہ گر
پہر تو یہ شوہر سے کہا جا یئے   اہل قرابت کو بلا لائیے
کہنا اونہین جاکے خوشی کا پیام   گھر مین میرے آتے ہین خیر الانام
اتنی ذری اور بہی محنت کرو   جاکے تم اب خویشون کی دعوت کرو
اپنی یہ بی بی سے سنی جبکہ بات   چلدیئے پہر جابر عالی صفات
اہل قرابت کو بعجز تمام   جاکے کہی دعوت نان و طعام
سب نے کہا کیسی یہ تقریب ہے   خوش ہے جو تو چہرہ بہی پر زیب ہے
اُن سے کہے جابر فرخندہ فال   چمکے میرے طالع نصرت مآل
شاہ امم یعنے محمد رسولؐ   کی ہے یہ عاصی کی ضیافت قبول

گہر مین میرے لاتے ہین تشریف رات
میرے نصیب آجکی ہے شب برات

سب نے کہا واہ ری تقدیر آج
آتے ہین جو صاحب توقیر آج

نور حق کا جلوہ فزا ہو جہان
کیون نہ بہلا ہو وہ مکان لامکان

عین مسرت سے کہا سب نے تب
چلئے سر و چشم سے آتے ہین اب

آئے غرض اہل قرابت تمام
پہر تو ضیافت کا لگا انتظام

گہر مین جو یک بکری تہی پالی ہوئی
رسی سے جابرؓ نے اوسے باندہ لی

ذبح اوسے باندہکے کی پانون ہات
بسم اللہ اللہ اکبر کے سات

ٹہنڈی ہوئی بکری تو بکری کا پوست
چہیلکے اک جائے رکہا صاف گوشت

آمین سے لیکے غرض بامراد
کہانے پکانے لگے ہو ہو کے شاد

واسطے خاص اس شہ اسلام کے
کہانے پکانے لگے اقسام کے

کہانے پکانے سے ہوئی جب فراغ
پہول کے پہولنے تہے سب باغ باغ

ہو چکا اسباب ضیافت تیار
آپکے آنیکا تہا اک انتظار

تہی یہ خوشی آپکے آنیکے سب
عین مسرت مین ہوا یہ غضب

چہوٹے سے جابر کے دو فرزند تہے
قرۃ عینین و جگر بند تہے

غنچہ دہن گلبدن و تازہ رو
لالہ رخ و سرو قد و نیک خو

ننہا تہا اک دوسرا اوس سے بڑا
تہا تو بڑا وہ بہی کچہہ ایسا تہا

دونون تہے آپسمین بڑے مہربان
ایسے تہے گویا کہ دو تن ایک جان

دونون لگے کہیلنے فرحت کے ساتہہ
بولا بڑا بہائی یہ چہوٹیکے ساتہہ

بکری جو تہی پالی ہوئی اپنے یہان
صبح کو کی ذبح اوسے باباجان

چہوٹے نے پوچہا کہ بہلا یہ کہو
ذبح کی بابا نے اوسی کاہیکو

بولا بڑا بہائی کہ دعوت ہے آج
اپنے پیمبر کی ضیافت ہے آج

چہوٹے نے پہر پوچہا کہ اے بہائیجان
کیسا کیا ذبح کرو کچہہ بیان

اس سے بڑا بہائی یہ کہنے لگا
لیکے چہری ہاتہہ سے کاٹا گلا

چھوٹا یہ کہنے لگا بہلے نیکے سات
میری سمجھ مین نہین آتی ہے بات

بابا نے جو بکری کا کاٹا گلا +
اوس کا مفصل کہو کچھ ماجرا

اوسنے کہا پہلے تو نیت پڑھی
بعد چھوری رکھکے ہم پہیر دی

پوچھا بڑے بہائی سے پہر چھوٹا بہائی
بات سمجھ مین میری ابتک آئی

بہائی ذرا پہلے سے فرمائیے
خوب مجھے حال وہ سمجھائیے

بولا بڑا بہائی یہ چھوٹے سے جب
خوب سنو کہتا ہون مین حال سب

پہلے تو رسی سے اوسے باندہ لی
ہاتہ مین پہر لیکے چھری ذبح کی

اوسنے کہا کسطرح باندہی اوسے
بہائی میرے صاف بتادو مجھے

بہائی نے تب ایسا کہا بہائیکو
لیکے رسن پہلے مجھے باندہ لو

لاکے چھری کاٹ دو میرا گلا
جب تو یہ معلوم تمہین ہوویگا

ایسا کہا اوسنے بڑے بہائی کو
مجھکو بہلا کسطرح معلوم ہو

ذبح تمہین کیسا کرون بہائیجان
کہنے مجھے ہوش ہے اتنا کہان

پہر بہی ذرا آپ خبردار ہو +
حال بہی آپہی کے ہوا روبرو

مین نے تو دیکھی بہی نہین ذبحیت
آپ تو دیکھے ہو معالی صفت

ہے تو یہ بہتر کہ مجھے باندہنے
خنجر بران سے گلا کاٹنے

اُس نے کہا ذبح مجہی کو کرو
دیکھنے کی ہوگی اگر آرزو

چھوٹا یہ بولا مجھے آتا نہین
حال یہ مین نے نہین دیکھا کہین

بولکے یہ جلد مکان کو گیا
ایک رسن اور چھوری لائی جا

دیکے کہا اپنے بڑے بہائی کو
جلد مجھے رسی سے تم باندہ لو

باندہے تہے اوس بکری کے جون ذبح ہوا
ویسا ہی تم مجھکو بہی باندہو بہلا

باندہ ہوگے رسی سے مجھے آپ جب
کیجیے بکری کی طرح ذبح تب

بہائی بہی راضی ہوا اس بات پر
مرنے کی جینے کی نہ تہی کچھ خبر

کمبل مین تہا اونکو خوشی کا خیال
یہ نہین معلوم جو گذریگا حال +

بہائی بڑا چہوٹی کی اسبات پر راضی ہوا کاٹنے بہائی کا سر
لے کے رسن ہاتھہ مین قصاب سا بہائی کے بہائی نے کسے دست و پا
ذبح کیا لیکے چہری تیز تر تن سے جدا کر دیا چہوٹا سا سر
کٹ گیا خنجر سے جو چہوٹا گلو سرخ ہوا کرتہ بہا سب لہو
دوستو مین کیا لکہون اس گل کا حال لعل وہ جابر کا ہوا خونین لال
ہوگیا وہ رشک سمن لالہ وار دل ہوا مان باپ کا اک داغدار
اوس گل تازہ کو لگا جبکہ خار مانکے جگر مین لگے نشتر ہزار
تنا سا وہ لاشہ تڑپنے لگا بہائی نے یہ دیکہکے ہنسکر کہا
اب تو ہی سمجہا کہ نہین ہے میان بابا نے ایسا ہی کیا تہا وہان
اب بہی نہین سمجہا تو اوٹہہ آیے ذبح مجہے کرکے خوشی پائیے
بوسکے یہ کہولدیئے دست و پا ننہے سے ہاتہون سے اوٹہانے لگا
بات نہین کرتے ہو بیہوش ہو سمجہا ہے شاید کہ جو خاموش ہو
سمجہا نہ تہا حال کو یہ جب تلک بہائی مجہے پوچہتا تہا اب تلک
دیکہا تو کیا دیر ہے چل گہر کو جائین بابا کو بہی حال یہ جا کر سنائین
وہ تو تہا بیجان یہ تہا خورد سال مر دیگا زندیگا نہین تہا خیال
اوسکو یہ کہتا تہا چلو اب اوٹہو مردہ کہین اوٹہتا ہے اے دوستو
دیر لگی اونکو یہ باعث ہی وہان یاد کہین آ گئے مادر کو وہان
لونڈی سے فرمایا کہ ہان جلد جا لعل میرے ہونگے کہین ڈہونڈ لا
کہیلتے ہونگے میرے پیارے پسر اونکو بلا لا تو یہان جلد تر
گرم مین کر پانی سے نہلاؤنگی خاصی قبا دونکو پہنا دونگی
زلفین سنوارونگی لگا کر مین تیل پہولون بسایا ہوا اچہا پہلیل
ننہے عمامے اونہین بندہواؤنگی چہوٹی سی نعلین بہی پہنا دونگی
چہوٹے سے جامو پہ چہڑک کر گلاب بہیجونگی مین پیش سا شتاب

بولونگی حضرت سے یہ مین خانہ زاد
آپ دعا دو کہ رہین بامراد

دونون جہانمین یہ رہین سرفراز
عمر میرے پیار دنکی ہووے دراز

ڈہونڈہنے لونڈی جو چلی جابجا
گہر کے گئی پیچہے تو دیکہے ہے کیا

ایک کہڑا کہتا ہے بہائی اوٹہو
خاک یہ ہے دوسرا دو یارہ ہو

لونڈی نے پوچہا کہ میان کیا ہے حال
صاف اوسے کہدیا سارا یہ حال

بابا نے بکری کا جو کاٹا گلا +
مین نے کہا بہائی سے وہ ماجرا

اوسنے کہا مین نے یہ سمجہا نہین
صاف بتادیجیے کہ دیکہا نہین +

مین نے کہا مجہکو ابہی باندہ لو
لیکے چہوری تیز گلا کاٹ لو

اوسنے کہا مجہہ کو یہ آتا نہین
مین نے کبہی حال یہ دیکہا نہین

باندہکے رسی سے میرے دست و پا
بہائی تمہین کاٹ دو اسدم گلا

جب تو سمجہہ مین یہ میری آئیگا
صاف یقین دیکہکے ہوجائیگا

اس لئے رسی سے انہین باندہکر
لیکے چہوری کاٹ دیا مین نے سر

کرکے یہ سب مین نے تو بتلا دیا
کہتا ہون تم کاٹ لو میرا گلا

مجہہ سے تو دیکہا یہ مجہے آپ اب
کچہہ نہین بتلاتے ہین کیا ہے سبب

مجہہ سے خفا ہو گئی ہہتی سی جان
بات نہین کرتے ہو چہوٹے میان

بات تو کیا یا ابہی ہلاتے نہین
مجہسے تو دیکہا یہ بتاتے نہین

اسلئے مین اکو اوٹہاتا ہون آب
بابا کے نزدیک لیجاتا ہون اب

آئی ہے اب تو تو اوٹہا لیکے چل
بابا کے نزدیک بلا لیکے چل

لونڈی نے اوس بچے سے سنکر یہ چال
گہر کو گئی ہوکے بہت پر ملال

کہدیا بی بی سے وہ سب ماجرا
سنکے کہا بی بی نے کہتی ہے کیا

اوسنے کہا آپ چلو تو بتاؤن
ورنہ کہو تو مین وہ لاشے کو لاؤن

جب تو ہوئی بی بی نپٹ بیقرار
اوٹہکے چلی روتی ہوئی آہ مار

گہر کے عقب دیکہا تو ہے یک کہڑا
دوسرا ہو ذبح زمین پر پڑا

مادر غمخوار جب گرجائیگی ہو
اوسنے یہ جانا کہ پکڑا کر سب مجہے
بہاگا وہان سے تو گیا بام پر
وہان سے جو گہبرایا تو نیچے گرا
بام سے گرتے ہی ہوا پاش پاش
جبکہ گرا بام سے نیچے وہ ماہ
بی بیان جو جمع تہین گہبرا گئین
راوی دیگر سے روایت ہے یہ
نانون کا جو گہر مین لگا تہا تنور
نان کا وہ چولہا تہا پر گرم و تاب
روز ضیافت کے برنج و غداب
حال یہ سن جابر پر درد جب
دیکہہ کے منہہ دونون جگر بند کا
دونونکو حجرے مین چہپا کر رکہا
صبر کرو مت کرو خاطر حزین
سید عالم کے قدم کے سبب
آوینگے جبوقت رسالت پناہ
صبر کرو دل کو رکہو بر قرار
ذات رسول دو جہان آئیگی
آوینگے جبوقت محمد رسول
ہمکو جو آزردہ بہت پائینگے
وہ نہ پہرے جانو کہ قسمت پہری
جب وہ پہرے زندگی برباد ہے

پوچہا جو لڑکے سے غضبناک ہو
مارے گی رسی سے جکڑ کر مجہے
مان بہی وہین ساتہہ گئی دوڑ کر
گرتے ہی سر چہوٹا سا ٹکڑے ہوا
ہاتہہ بہی ثابت نہین آئی وہ لاش
آنکہو نمین مادر کے ہوا سب سیاہ
آنکہین ہر اک بی بی کی پہرا گئین
اور بہی مضمون کی حکایت ہے یہ
اسمین گیا بہاگ کے جابر کا نور
نان کے ساتہہ ہو گیا وہ بہی کباب
ایک کے پرچے ہوے دیگر کباب
لاشونکے پاس آگیا ہو سرد جب
تہام کے دل ہم کے چپ رہگیا
بی بی سے پہر اپنی یہ کہنے لگا
کیونکہ ہے اللہ معَ الصّابرین
دیگا جزا صبر کی کہیہ اور رب
ہم پہ بڑا ہووے گا فضل آلہ
ضبط کرو آہ دل وا عذار
جسم مین بچا لونکے جان آئیگی
دیکہینگے ہم دونونکو مین دل ملول
آپ بہی آزردہ ہو پہر جائینگے
گویا کہ اللہ کی رحمت پہری
جان یہ ناشاد کی ناشاد ہے

مین نے تصدق کئے دونون پسر　　بلکہ تصدق میرے مادر پدر
بی بی نے سن سن کے کہا سچ ہے بات　　اونکے ہے آنیسے ہماری نجات
صبر کیا سونپ کے اللہ پر　　آپکے آنے کے رہے منتظر
شکر کیا گھر کو سنوارا بہت　　سب سے نبی آگیا پیارا بہت
چارون طرف شمعین لگا کر کہا　　میری تو آنکھو مین اندھیرا پڑا
اب تو بہڑکتا ہے میرے دلکا داغ　　کیونکہ نہین بزم مین میرے چراغ
غم سے وہ پردرد بہت بن گئی　　چاندنی کو دیکھکے چہت بن گئی
بولی کرون کیا کہ نہین دلکو تاب　　دونون میرے ڈوبگئے ماہتاب
آئینے کو دیکھکے حیرت مین آ　　بولی وہ تصویر ہین نہین اسجگہہ
دیکھکے محفل کو ہوئی سینہ چاک　　فرش کو دیکھا تو ہوئی فرش خاک
لوگون نے سمجھا کے کہا کیا یہ بات　　صبر کرو دیویگا اللہ نجات
ٹھہر کہ مٹجاتا ہے اب دل کا داغ　　بزم مین آتا ہے خدا کا چراغ
چاندنی کی کیسی جھلکتی ہے تاب　　آتا ہے اللہ کا اب ماہتاب
آئینے مین گو کہ کدورت نہین　　رکھے وہ تصویر یہ صورت نہین
اپنی یہ تقدیر کی تحریر دیکھہ　　رب کے مرقع کی وہ تصویر دیکھہ
پایا شرف جس سے کہ اللہ کا عرش　　اُس سے مزین بنے اب تیرا فرش
لوگون کے کہنے سے کیا فرش جب　　رکھنے لگی بزم مین اسباب تب
ہوچکا سب بزم کا جب انتظام　　آئے رسول اللہ علیہ السلام
آپکو اوس فرش پہ بٹھلا دیا　　ہاتھہ دُھلا روبرو کھانا رکھا
رکھہ چکے لا لاکے وہان جب طعام　　چاہا کہ اب کہاوین رسول کرام
ایسا ہوا حکم خدائے جلیل　　جا تو محمدؐ کے یہان جبرئیل
میرا حبیب آج ضیافت مین ہے　　جا یہ شکور کی دعوت مین ہے
جاتے ہی کہنا اوسے بعد از سلام　　میرے نبیؐ تنہا نہ کہانا طعام

جابر پر صبر کے بچون کے سات　　کہانا تناول کرو اے نیکذات
سنتے ہی جبریلؑ یہ حکم خدا　　پاس محمدؐ کے وہین آگیا
ہو با ادب پیش نبی مصطفےٰ　　سر کو جہکا عجز سے کہنے لگا +

قصیدہ

شہ دین نور خدا السلام　　رونق بزم دوسرا السلام
یحی العظام ہی بہ لبت شد کلام　　اے شہ پرفیض وسخا السلام
راہ گرفتند زتو گمرہان　　شمع شبستان ہدا السلام
شد ز تو پر نور شب دو جہان　　ہستی توئی بدر دجی السلام
شاد کن سنی غمگین را　　سید با فضل و عطا السلام

حق نے کہا آپکو بعد از سلام　　اب نہ تناول کرو تنہا طعام
جابر غمگین کے جو ہین طفل دو　　ساتھ اونہین لیکے تناول کرو
آپکو پہنچا کے پیام جلیل　　وہان سے رخصت ہوی جب جبریلؑ
دیکہکے جابرؓ سے کہے مصطفےٰ　　جا تیرے بچونکو میرے پاس لا
جلد بلا اونکو تو اے نیکنام　　کہا ونگا نے ساتہہ مین اونکو طعام
عرض کی جابرؓ نے کہ گہر مین نہین　　کہیلنے شاید کہ گئے ہین کہین
کہیل کے جسوقت وہ آجائینگے　　بچے تو ہین جا ہین گے جب کہائینگے
آپ تناول کرو حضرت طعام　　کہا وینگے پہر آپکے چہوٹے غلام
آپنے فرمایا کہ جا انکو لا +　　کہانا مین کہانے کا نہین اون سوا
آپنے وہان سر کو جہکا سامنے　　عرض یہ کی جابر ناکام نے
گہر مین نہین ہین اونکو مین ڈہونڈہونکہ ہان　　وقت گذر جاتا ہے اے راہبر
آپ تناول تو کرو یا نبیؐ　　کہیل کے آجاتے ہین بچے ابہی
دیکہکے پہر آپنے اوسکو کہا　　مجہہ کو یہی آیا ہے حکم خدا
پہلے تو ان بچونکو تم ساتہہ لو　　بعد جو کہانا ہے تناول کرو

سنتے ہی یہ جابر خستہ جگر
ہو گیا اس بات سے لاچار تر

وہان سے گیا گھر مین بہت بیقرار
خوانین لاشونکو رکہا اشکبار

بزم مین لے آیا اٹہا کر وہ خوان
روبرو حضرت کے رکہا خستہ جان

عرض یہ کی رکہکے بدرد تمام
آپکے حاضر ہین یہ دو نو غلام

آپنے پوچہا کہ یہ کیا ہوا
عرض کی جابر نے کہ ایسا ہوا

عذر کئے اسلئے تم سے رسول
آپ نہو جائین کہین دل ملول

حال یہ دیکہا تو بصد اضطرار
لوگ وہ محفل کے ہوے اشکبار

ایسے مین جبرئیل امین کو خدا
حکم دیا پاس محمد کے جا

بول اوسے جاکے تو میرا سلام
بعد سلام ایسا تو پہنچا پیام

میرے نبیؐ جابر غمگین پہ
رحم کرو تا کہ ہو خورسند تر

زندہ کرو بچون کو تم یا رسولؐ
تا میرے جابر کو خوشی ہو حصول

واسطے بچون کے دعا کیجئے
زندہ انہین کرتے ہین ہم دیکھئے

زندہ جو ہو جائین گے وہ طفلگان
ہوئینگے ماباپ بہت شادمان

لے کے وہ اطفال کو پاس مصطفےٰ
کہائیے اس کہانے کا جب ہے مزا

روح الامین سنتے ہی حکم خدا
پیش نبی آ کے کہا سر جہکا

قصیدہ

صاحب شرقین سلام علیک
سید غربین سلام علیک

نور تو شد باعث کون و مکان
اے شہ کونین سلام علیک

ہستی تو ئی بادشہ انس و جان
وارث حرمین سلام علیک

مردم چشمان دو عالم تو ئی
قرۃ عینین سلام علیک

بار غم و رنج زسخی بر آر
سید ثقلین سلام علیک

حق نے یہ فرمایا ہے بعد از سلام
زندہ کرو بچون کو اے نیکنام

آپ دعا مجھسے کرو یا نبیؐ
زندہ مین کر دیتا ہون دیکھو ابھی

بعدہ لے ساتھ وہ اطفال کو ۔ کھانا جو حاضر ہے تناول کرو
حکم خدا سنکے رسول خدا ۔ رب سے یہ کی ہاتھ اوٹھا کر دعا
فضل کر اے میرے غفور الرحیم ۔ تو ہی خداوند ہے حی و قدیم
رحم ہے لایق تو ہے رحمان کو ۔ زندہ کر ان دو تن بیجان کو
جبکہ دعا کی یہ جناب رسول ۔ ہو گئی درگاہ خدا مین قبول
کیون نہ قبول آوے خدا کو دعا ۔ سارا اشارا یہ خدا ہی کا تہا
زندہ وہ جابر کے ہوے طفلگان ۔ آگئی ہر دو تن بیجان مین جان
جب تو خوشی ہو گئی گہر مین تمام ۔ اہل قرابت ہوے سب شادکام
مادر غمخوار جو بے ہوش تہی ۔ اپنی خودی سے بہی فراموش تہی
غش مین تہا جی اوسکا وہ غم کے سبب ۔ ایک ہی تہے غم سے اوسے روز و شب
ہوش مین آ دیکہے ہے کیا زندہ ہین ۔ شمس و قمر دونون ہی تابندہ ہین
زندہ ہوے پہر تو بصد شادکام ۔ جہک کے کیا دونون نے ملکر سلام
پاس بٹہا لے کے اونہین مصطفے ۔ کہانا جو حاضر تہا تناول کیا
کہانیسے جسوقت فراغت ہوئی ۔ پہولون کی محفل مین مدارت ہوئی
گلشن جابر کے وہ لالہ کے پہول ۔ دینے لگے بزم مین لا لا کے پہول
اونکو دعا دیکے رسول خدا ۔ اپنے مکان کو ہوے رونق فزا
ہو گئی اب یہان سے روایت تمام ۔ ذات پیمبر پہ درود و سلام
فاتحہ پڑہ سخی دل پاک سے ۔ مانگتا حاجت شہ لولاک سے
زندہ کرو اس دل بیجان کو ۔ تازگی دو گلشن ایمان کو
در پئے دین ہو گئے ہین ملحدین ۔ بام برین پر سے گرین اہل کین
ذبح ہون اب دشمن دین سکے سب ۔ غلبہ اسلام رہے روز و شب
حاسد دین ہووین ہمیشہ خراب ۔ امت مرحوم رہے کامیاب
امتی جو آپکے بیمار ہین ۔ رنج و مصیبت مین گرفتار ہین

اونکو سلامت کی شفا ہو عطا ہے یہ دعا سنی کی یا مصطفےٰ
سنی پہ کر فضل و کرم ربنا بہر غلامان نبی مصطفےٰ
سنی کو رکھ اپنے بصد آب و تاب ہر دو جہان مین وہ رہے کامیاب

معجزہ شق القمر از جناب سید البشر صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم

کرون پہلے حمد خدائے کریم کہ ہے وہ خداوندے وقدیم
کیا کن کے ایما سے پیدا جہان زمین و زمان اور مکین و مکان
کیا قطرۂ آب کو ماہ رو وہ کسطرح صانع ہے بے گفتگو
ہدایت لئے زمرۂ انبیا کیا پیدا وہ خالق دوسرا
محمد کو سب مین کیا معتبر سرا نبیا سید نامور
امام رسل رحمۃ العالمین حبیب آلہ سید المرسلین
صفت کیا کرون شاہ لولاک کی کہ ہے جس سے بنیاد افلاک کی

قصیدہ

شد از عرش برتر مقام رسول از آن جملہ بایست نام رسول
خرابی و بطلان و کفر جہان ہمہ پاک شد ز انتظام رسول
ز روے ترحم بہر دو جہان شدہ وقف انعام عام رسول
شدند انبیا جملہ مقبول حق چہ خوش آمدہ اہتمام رسول
شد این امت خاص مرحوم حق کہ ہر سنی آمد غلام رسول

ہوا ہے نہ ہوگا کوئی دوسرا محمد کا ثانی بہر دوسرا
خداوند عالم نے فضل و کرم کیا آپ ہی کو شفیع الامم
مظفر کیا کفر پر آپ کو گئے مشرکین سب کے سب دفع ہو
ظفر کیون نپاوے نبی کفر پہ کیا جسنے انگلی سے شق القمر
دل و جان کے ساتھ اے دوستو محمد کا یہ معجزہ ہے سنو

ہوا جب کہ دین نبی آشکار
ابوجہل کا دل ہوا بے قرار

تھا اک بادشاہ نام عبدالعزیز
خردمند عالی نسب باتمیز

یہ کی عرض اس شاہ کے روبرو
محمد ہے اک شخص میرا عدو

کہتا ہے پیغمبر معتبر
سمجھتا ہون مین اسکو ہے سحر گر

زمین پر جو چاہے سو کرتا ہے او
ہزاروں کئے معجزے روبرو

تو یک معجزہ چرخ پر کر طلب
ہوویگا یہ کار سخت اس سے جب

پھر اوس وقت ہم اوسکو دینگے سزا
چلین راستہ اپنے ہم دین کا

سخن اوسکا اوس شاہ نے جب سنا
تو کے مین آکر نبی سے کہا

کہ یک معجزہ آپسے ہے طلب
محمد بتا دیجیے مجھکو اب

تب ایمان لاؤنگا مین آپ پر
کہونگا ہو پیغمبر نامور

سنی جب رسول خدا نے یہ بات
گئے اوسکے گھر مین جلیل الصفات

ہوا رعب اوس شاہ پر آپ کا
تو وہ سرقد اوٹھ کھڑا ہوگیا

پیمبر کو بٹھلا دیا تخت پر
کھڑا روبرو دست بستہ ادہر

ادب سے کہا تم سے اے نیک ذات
عجب کچھ نہین ہے کہ ہو گی یہ بات

نبی ہو خدا کے اگر بے خلاف
میرے گھر مین کیا ہے کہو صاف صاف

رسول خدا نے کہا اوسکو جب
جو تو پوچھتا ہے مین کہتا ہون اب

تیرے گھر مین ایک مضغہ گوشت ہے
فقط گوشت ہے اوسیہ ایک پوست ہے

نہ آنکھین نہ بینی نہ ہے دست و پا
دو سوراخ اوسکو ہین اے بادشاہ

تیرے گھر تولد ہوئی ہے وہ چیز
بھلا اور کیا چاہتا ہے عزیز

کہا بادشہ نے بعجز و نیاز
کہا آپنے میرے سب گھر کا راز

میری عرض سنکر کہو یا نبی
یہ کیا چیز مجھکو تولد ہوئی

نہ بیٹا نہ بیٹی کہون اوسکو کیا
کہو آپ کچھ یا رسول خدا

وہ بیٹا یا بیٹی ہے فرمائیے
میرے دلکو تسکین پر لائیے

کہا آپنے ہے وہ دختر تیری — کہ دختر ہے وہ نیک اختر تیری
یہ کی عرض اوس شاہ نے آپسے — بڑی عاجزی اور آداب سے
کرم حال پر میرے فرمائیے — اوسے صورت نیک پر لائیے
یہ سنکر رسول خدائے کریم — دعا رب سے یہ کی کہ ربّ رحیم

قصیدہ دعا

توئی ارحم الراحمین و عظیم — منم عاجز و خاکسار و ذمیم
توئی لم یلد وحدہ لاشریک — ہمہ کردی پیدا ز لطف عمیم
ہمہ خلق کردی ز ایمائے کن — جہان مستعار و تو ہستی قدیم
توئی زندہ از مردہ بیرون کنی — ز قدرت کنی بیزبان را کلیم
اگر حسنی خواہد نہ تو حاجتے — کنی زو و حاجت روائے کریم

یہ نقش ھیولانی کو اے خدا — بفضل و کرم نیک صورت پہ لا
دعا کی جو حضرت نے اسبا تکی — تو اللہ نے ایسی عنایات کی
کیا حکم جبرئیل کو بے درنگ — محمدؐ کے جا پاس ہو کر تینگ
محمدؐ ہے میرا سراجاً منیر — صلوٰۃ علیہ کثیراً کثیر
محمدؐ میرا ماہ انوار ہے — یہ اطراف اوسکے شب تار ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)
شب تار کیا کفر کی جمع ہے — محمدؐ میرا امین جون شمع ہے
اگر کفر کا وہان ہے ابر سیاہ — یہ میرا محمدؐ ہے مانند ماہ
کرے گا وہ ابر سیہ دور سب — جماعت بنے گی وہ پر نور سب
مددگار مین ہون اوسے کیا خطر — بہلا دے سکے کون اوسکو ضرر
وہان پہنچتے ہی تو بعد از سلام — میرا اوسکو پہنچا دے ایسا پیام
میرے چاند اس ابر سے تو نڈر — تجلی سے دل اوسکا پر نور کر
محمدؐ میرے دو جہان کے رسول — دعا کی جو تو نے ہوئی وہ قبول (صلی اللہ علیہ وسلم)

او سے کہکے جا دیکھہ الشیاہ تو + وہ دختر تیری ہو گئی خوبرو
ہوا اس قدر جبکہ حکم جلیل محمدؐ کے پاس آگئے جبرئیل
جو آیا تو وہان اپنے سر کو جھکا ادب سے کھڑا ہو کے کہنے لگا

قصیدہ سلام

محمدؐ نبیؐ مصطفےٰ السلام شہ واین رسول خدا السلام
زتو دور شد جملہ ظلمات کفر منور سراج الہدیٰ السلام
محمدؐ توئی سید المرسلین سر زمرہ انبیا السلام
شفیع دو عالم شدی از ازل تو حامی روز جزا السلام
ز سنی رسد تا ابد صبح و شام شہ زمرۂ اصفیا السلام

خدا نے کہا اے شہ نیک نام تمہین اپنا پیغام بعد از سلام
بجا لائے جو شرط آداب کی دعا ہمنے مقبول کی آپ کی
یہ کفار سے آپ گھبراؤ مت کچھ اندیشہ خاطر مین اب لاؤ مت
وے ساری جماعت مین کفار کی مدد چاہو اپنے مددگار کی
تمہین پروے ایمان لاوینگے آپ یہ جانو بنین گے مسلمان سب
کہو بادشہ کو کہ اے نیک خو ہے دختر تیری بنگئی پاکیزہ رو
یہ سنکر کیا شکر پروردگار کہا بادشہ کو کہ اے ذی وقار
یہان سے تو جا دیکھہ اندر سرا کہ دختر تیری بنگئی خوش لقا
یہ سنکر بہت بادشہ خوش ہوا وہان سے جو نکلا تو گھر مین گیا
محل مین گیا جب شہ نیکنام تو دیکھے ہے کیا یہ بصد احترام

غزل

صنوبر قد و مہر روشن جبین پری پیکرے ہست حجلہ نشین
برخ آفتاب است لب خندہ زن مژہ ہمچو پیکان نگہ شرمگین
بہار گلستان حسن و جمال گل گلبن حسن نازکترین

کسے مشک گوید خطا میکند　　　کمند دلان کاکل عنبرین
زمشرق بہ مغرب رود آفتاب　　　چو گرد اندر آن لعبت چین جبین
چنان قشقہ بر بدر سیماش بود　　　تو گوئی کہ شق القمر بر زمین
ربا ید ز دل ہوش سنی نہ چون　　　سیہ مست چشم چنین نازنین

جو دیکہا تو وہ شاہ فرخندہ خو　　　محمد کے پاس آیا خورسند ہو
ق کہا یا رسول خدا مرحبا　　　محمد نبی مصطفےٰ مرحبا
میری آرزو تم نے برلائی سب　　　شہنشاہ ہر دو سرا مرحبا
میرا مدعا حاصل آیا رسول　　　ذری عرض اک یہی کرنا قبول
کہ مین چاہتا ہون فلک پر شروع　　　اندہیرے مین ہو چاند پہلے طلوع
تمہارے اشارے سے دو پارہ ہو　　　فلک پر سے نیچے اوتر آوے او
وہ دو ٹکڑے دو آستینو مین جائین　　　لقمدق ہو راہ گریبان سے آئین
وہ ہر ایک پہر اے شہ نیکنام　　　کرے بو قبیس اوپر اپنا قیام
وہان سے وہ اطراف کعبے کے جا　　　پہرین سات بار اے شہ انبیا
وہان سے چلا جائے مشرق کو ایک　　　وگر جائے مغرب کو اے شاہ نیک
جہانمین پہرین لعد اے نیکنام　　　وہان سے وہ ہو جائین ماہ تمام
رضا یکے تم سے وہ عالی گہر　　　چلا جائے ہو تاب پہر چرخ پر
جو یہ معجزہ آپ سے پائینگے　　　تو ایمان ہم سب کے سب لائینگے
تو حضرت نے فرمایا اے نیکخو　　　مین تیلاؤ نگا تجہ کو لے روبرو
ہوئی جب شب بست وہشتم نمود　　　دعا کی نبی نے کہ رب الودود
یہ جو مجہہ سے اب چاہتے ہین بیان　　　بتاوے انہین آسمان پر عیان
اگر معجزہ مجہہ سے یہ دیکہہ لین +　　　مسلمان یہ سارے بنکر رہین
دعا رب سے کی اسقدر مصطفےٰ　　　ہوا جب تو کچہہ ایسا فضل خدا
اندہیری گئی چاند آیا نکل +　　　ابو جہل غمگین ہوا ہاتہہ مل

پیمبر گئے بادشہ کے قرین
تو شہ نے بہم آکے چومی زمین

ہوئے جمع اوس آنکو خاص و عام
خلایق کا یک ہو گیا اژدہام

کہڑے آکے میدان مین حضرت نبیؐ
کہے چاند کو تو اوتر آ ابہی

بحکم نبیؐ وہ اوتر آگیا
مقابل ہوا جب ادب سے کہڑا

نبیؐ نے شہادت کی اونگلی اوٹہا
مثال قلم چاند کو شق کیا

اشارت کی اونگلی کی حضرت نے جب
دو ٹکڑے ہوا چاند گردون پہ تب

ہر ایک ٹکڑا پہر آستینون مین آ
ہو صدقے گریبان سے باہر ہوا

کہ ہے بو قبیس اسم اک کوہ کا
رہا اوسپہ وہ چاند کچہہ یک ذرا

پہر اوس کوہ پر سے اوتر آگیا
وہان سے وہ کعبے پہ صدقے ہوا

گیا شرق کو ایک پا کر شرف
گیا دوسرا ایک مغرب طرف

پہر اطراف عالم کے ہر اک پہرا
وہان سے ملے دونون گردون پہ جا

ہوا چاند یک پہر تو آیا اوتر +
رضا آپ کی لے گیا چرخ پر

رہا چرخ پر ایک ساعت عیان
ہوا آنکہہ سے خلق کی پہر نہان

مسلمان ہوا بادشہ دیکہکر
مسلمان ہوئی فوج سب معتبر

دعا مین یہ کرتا ہون یا مصطفٰےؐ
خدا سے دلا دو میرا مدعا

جیون نیکنامی سے دنیا کے بیچ
رہون سرفرازی سے عقبیٰ کے بیچ

کرو اس جماعت کو حضرت پسند
نہ دنیا سے پہنچے اوسے کچہہ گزند +

مدد کچہہ کرو یا رسول خدا
عنیدان دین ہو وین سارے فنا

جو بیمار ہین امتی یا نبیؐ
شفا رنج علت سے پاوین سبہی

شفائے سلامت عطا کیجئے
کرم آپ شاہ خدا کیجئے

ہے سنی تمہارا غلام قدیم
کرو یا نبیؐ اوسپہ لطف عمیم

تو اے سنی صلواۃ پڑہ صبح و شام
بذات محمدؐ علیہ السلام

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درحال مصنف قصیدۂ بردہ

الٰہی اعطنی نعت رسولک المختار
صلوٰۃ صلوٰ علیہ و آلہ الاطہار

شہ سریر رسالت رسول نیک شعار +
امام زمرۂ پاکان و سید ابرار +

شفیع حشر تو ہے اوسکی ذات بابرکات
یہان ہی جانئے اوسکو شفیع بے تکرار

عجیب معجزہ لکھتا ہون اوسکو غور کرو
کہ جس سے صاف شفاعت نبی کی ہو انظہار

مسمی شیخ محمد تھے ایک شرف الدین
علوم چاردہ حاصل تھے اونکو بے گفتار

فراغ کنج عبادت کے واسطے شاید
نہ کچھہ نکاح کا اوسکو خیال تھا زنہار

فقط ہی مادر و فرزند تھے محبت سے
مدام یاد مین اللہ کی وہ لیل و نہار

خوشی مین دیکھیے گردون نے کیا فساد کیا
ہوا وہ شخص یکایک جذام سے بیمار

علاج اوسکا کیا ہر طبیب سے لیکن
کیا نہ کوئی دوا نے مریض پر کچھہ کار

تمام مال و زر و زندگی اثاث البیت
اسی علاج مین بس خرچ ہو گیا یکبار

لٹائے دام و درم اوسنے سب براے علاج
یہانتلک نہ رہا پاس اوسکے یک دینار

نہ قوت اوسکو میسر نہ پارچہ تھا کچھہ
ہوا مریض کی اوسوقت مان کو اک تیمار

زمانہ کیسی مصیبت مین اوسکو لایا تھا
مدام فاقہ کشی دوسرا ایسا بیمار

سوائے مادر غمخوار تھا نہ کوئی رفیق
نہ کوئی پاس رہا اوسکے آشنا اور یار

برائے قوت وہ بڑھیا تمام روز مدام
گدائی کرنے کو جاتی بکوچہ و بازار

ملا گدائی مین کرکچھہ تو لاکے بیٹے کو
کہلاوے آپ ہی کہا لیوے غمزدہ لاچار

سرہانے بیٹھی رہے صبح تک بصد زاری
رومال لے کے ہلاتی تمام شب بیدار

زیادہ ہونے لگی اور اوسکو بیماری
تمام جسم پہٹا لگ گئی لہو کی دھار +

مرض نے زور کیا انگلیان جہڑین ساری
تمام ہو گیا کم زور اوس کا جسم زار

غرض وہ ہو گیا اس طور نقش فرش زمین
مدام خاک پہ رہتا پڑا ہوا لاچار

بدن مین ہو گئی بدبو مریض کے ساری
تمام ہو گئے بیزار اس سے اہل جوار

کہا وہ شہر کے لوگون نے آکے بڑھیا سے
یہان سے جائیے بدبو سے ہم ہوئے بیزار

غرض وہان سے وہ بڑہیا نے اپنے بیٹے کو
اوٹہاکے شہر کے باہر رکہا بمحنت زار

کہا مریض سے اک روز رو کے اے بیٹا
یہ تیرا حال ہوا ہے مرض سے لاغر و زار

اکیلا چہوڑکے کسطور تجہہ کو جاؤن مین
رفیق کون ہے اجانے پر تیرا غمخوار

شفا یہ رنجش جب انکاہ سے تجہے ہو کب
مرض گیا نہ تیرا گو کئے علاج ہزار

ہوئی ہے ابتو نہایت ہی ہمیہ لاچاری
گدائی کرنیکو بالکل نہین ہے شرم و عار

کہ دو دو روز گذرتے ہین صاف فاقون سے
کسی نے دیدیا لقمہ تو ہوگیا افطار

بیان یہ کرنے لگی زار زار رو رو کر
تو اوسکو دیکے تسلی یہ کہہ اوٹہا بیمار

جدہر مین دیکہون اودہر بند ہے در امید
کہلا نظر نہین آتا ہے کوئی در زنہار

مگر کہلا ہے در دولت رسول اللہ
اوسی ہی در پہ کرون عرض حال لیل و نہار

قصیدہ شان مقدس مین ایک کہتا ہون
قوی امید شفا کی ہے مجہہ کو بے تکرار

یہ کہکے شان مبارک مین یہ قصیدہ کہا
ہزار عجز سے کر کرکے حال دل اظہار

قصیدہ

شہ شفاعت عظمی و واقف اسرار
کریم و راحم کونین و سید ابرار

کلید قفل در رحم حق بدست تست
ترحمی بکن اے خواجہ سوے اہل جوار

محمد است مرا نام سوے این ہمنام
بنام خویش نگاہ کرم کنے یکبار

فرشتہ را بعنایات پر عطا کردی
نگاہ لطف بفرمائے ہم برین لاچار

ملاذ و کہف غریبان شدی ز روز ازل
پناہ نیست بجز ذات تو مرا زنہار

بمنزلت نہ رسد ہیچ یک ز ہر پیغمبر
توئی کہ سید عالی مکان شہ احرار

ز گفتگوی تو جان یافت استخوان رمیم
ز راہ لطف مسیحائی کن برین بیمار

دوائے درد گناہ و خطا بدست تست
چہ درد عاصیم می نیارد از تو فرار

توئی کہ مامن و ملجائے ہر ضعیف و نحیف
بغیر ذات تو سنی ندارد استظہار

قصیدہ شان معلی مین جب ہوا اتمام
تو اوسکے دلپہ نہایت خوشی ہوئی یکبار

اوسی ہی شبکو جو سویا تو خواب کے اندر
بڑے وقار سے آتا ہے ایک شاہ سوار

جو آیا پاس تو اوسنے مریض کے اوپر
بدن سے کہینچ لی پہر صاف اوسکی چادر کو
تمام کہال اوڑہی جسم ہو گیا شفاف
شفا مریض کو جسوقت ہو گئے کامل +
کہو تو کون ہو کیا آپ کا ہے اسم شریف
کئی دنون سے مصیبت مین آگیا تہا مین
تمام جسم مین آزار تہا میرے حضرت
علاوہ رنج کہین افلاس کا یہ ہے غلبہ
چہپاؤن آپ سے کیا اور اک علاوہ ہوا
مجہے نکالدیا صاف شہر سے آقا
میری مصیبت و رنجش پہ کچہہ نہ رحم کیا
پڑا تہا در در سیدہ مین بیکس و مونس
خیال آیا مجہے ایک روز کچہہ ایسا
تمام بستہ جہاں کے ہوئے ہین دروازے
امیدوار ہزارون امید کو پہنچے
اسی خیال سے حضرت کیا قصیدہ شروع
قصیدہ آج وہ اتمام ہو گیا حضرت
یہ میری بیکسی و رنجش و مصیبت مین
یہ شان و شوکت و عظمت بزرگی و عظمت
یہ قول و فعل سے حضرت کے ہو گئے ہین نمود
غریب و بیکس و مفلس پہ رحم فرمایا
تمہارے لطف و کرم سے گمان ہے آقا
تو مسکرا کے کہا آپنے کہ ہان ہم ہین

اوڑہادی لطف سے اوسوقت چادر اپنی اوتار
تو اوس مریض سے سب دفع ہو گیا آزار
مثال ماہ ہوا رخ تمام پر انوار
پکڑ کے دامن اقدس کو تب کئی تکرار +
ہوا ہے آپکا اسجائے کس سبب سے گذار
بغیر مادر غمخوار کون تہا غمخوار
نہ چین دنکو تہی مجہکو نہ راتکو تہا قرار
بجز گدائی نہین اور صورت افطار
تمام شہر کے باشندگان ہوے بیزار
میرے بدن کی عفونت سے سب نے کی انکار
نظر تو کیجیئے یہ دور چرخ ناہموار
نہ کوئی پاس رہا میرے آشنا و یار
قصیدہ شان محمد مین یک کرون تیار
یہ ہے شفیع ورا کا کہلا ہوا دربار
پہرون مین خالی کچہہ ایسی نہین ہے یہ سرکار
امید و مطلب و مقصد مرا دکر اظہار
بڑی امید ہے مجہکو کہ میرا ہوگا کار
کئے ہو آپ نہایت کرم ہزار ہزار
کسی مین مین نے نہین دیکہی اتبلک زنہار
کرم کے فضل کے بخشش کے لطف کے آثار
تمام آپ مین پیغمبرون کے ہین اطوار
کہو تمہین تو نہین مصطفے اشہ ابرار
شفیع ورا سم کونین و احمد مختار

قصیدہ تو نے لکھا ہمکو وہ قبول پڑا
خدا کا فضل ہوا رہ تو تندرستی سے
یہ کہکے ہو گئے رخصت محمد عربی
جو دیکھا غور سے اپنے کو تندرستی ہے
اوسی ہی وقت کیا غسل آب منگوا کر
اوسی کا نام ہوا ہے قصیدۂ بردہ
عرب مین کہتے ہین سب لوگ بردچادر کو
لقب قصیدۂ بردہ ہوا اسی ہی لیئے
مین اوس قصیدہ کا تہوڑا لکہا ہون کچہہ مضمون
عزیز و دیکہیے حضرت کی اس شفاعت پر
کریم و راحم و ارحم رحیم و رحمت حق +
کیا جو شیخ محمد پہ تم نے اپنا کرم
اگرچہ درد گنہ مین یہ مبتلا ہے بس
مریض درد جدائی ہے یا نبی سخی
ستا رہی ہے تپ محرقہ جدائی کی
بنفشۂ رخ و گیسوے عنبرین دیکھے
اگر نصیب سے عناب لب ملے بتیرا
نظر سے اوس لب یاقوت فام کو دیکہے
نگہ سے دیکہے اگر تیری چشم کے بادام
سوائے اوسکے ہے اک درد سر معیشت کا
مدد کچہہ ایسی ہوا سے سر و زمین و زمان
ہمیشہ رنج و مصیبت مین وے رہین حضرت
یہ کینہ راتی کے بدلے مین اہل کینہ پر

یہ تیرے معجزہ کی مہربانی اے ہشیار
گئی تمام تیری آج رنجش و ادبار
اودہر کو ہو گیا یہ شخص یک بیک بیدار
نہ تن مین آسکے کی رنجش رہی نہ وہ آزار
دوگانہ شکر کا گذرا نہ پہر وہ نیک شعار
کہا جو شیخ نے در شان احمد مختار
اڑہا دی تہی جو محمد نے چادر اپنی اتار
صلہ مین شیخ نے اوڑہی تہی چادر اظہار
لکہے ہین شیخ نے یک سلوکیہ بست و ہشت اشعار
شفیع عالم و دنیا ہی ہین شہا بہ ار +
خدا نے اونکو شفاعت پہ کر دیا مختار
نگاہ فیض یہ سخی پہ بہی کرو یکبار
تمہارا نسخہ بخشش تو ہے شفا آثار
عطا کرو اسے کچہہ اپنا شربت دیدار
عطا ہوا اسکو طباشیر روئے پر انوار
مرض ذرا نہ رہے یا نبی عالی تبار
تو فرح دل یہ رہے عافیت سے لیل و نہار
نہ پلٹے قوت و طاقت مدام یہ بیمار
پلے نہ روغن بادام سے اوسے سروکار
تمہارے صندل رحمت سے کیون نہ پائے قرار
تمام اہل بغاوت رہین سدا بیمار
دوائی کیا ہے دعا ہی کرے تہ وزیر کار
مدام ہوتی رہے ہر طرف سے غیب کی مار

تمہارے خنجر اسلام سے یکایک سب　　برید ہ سر ہو خرابی سے زمرۂ کفار
مراد سنی کی ہر اک دلا د و اللہ سے　　زیا د ہ کیا کہے ہو آپ واقفِ اسرار
مدد کچہ ایسی کرو آج یا رسول اللہ　　کہ فتحیاب رہین سب تمہارے خدمتگار
درود پڑہ تو محمدؐ کی روح پر سُنی　　خلوص دل سے ادب سے مدام لیل و نہار

معجزۂ ہذا بوزن عربی است

کیا محمدؐ ہے راحم دو عالم　　اللہم صل علیہ وسلم
کیا روایت ہے مومنو ستو یہ　　ایک شکاری جو قصد کر مصمم
جا کے دریا پہ کر شکار ماہی　　لا یا اوسکو بازار مین ہو خورم
ایک یہودی نے جا خوشی سے اوسدن　　لی وہی مچہلی اوسکو دیکے درہم
بولا عورت سے آپکا اب اسکو　　جا کے آتا ہون کام کو مین اسدم
کہکے یہ جب رخصت ہوا یہودی　　لگ گئے وہان چند روز اوسکو پیہم
اوسکی عورت نے پہر تو دہو کے ماہی　　رکہہ کے چولہے پہ آگ دی مقدم
بعدہ دیکہی بہا تپ ہی کہائی　　آگ دی پہر رکہہ لکڑیون کو باہم
بعد مدت آکر یہودی گہر کو　　پوچہا عورت سے کیا پکائی اسدم
تب کہا عورت نے وہی ہے مچہلی　　تم گئے تب سے پکتی ہے اے محرم
لکڑیان کیا جل رہی ہین جب سے　　پر نہین پکتی ہے عجب یہ عالم
سنکے یہ حیرت مین ہوا یہودی　　ہانڈی سے تب آئی صدا کہ آدم
کیا اثر آتش کا مجہے بہلا ہو　　ہے وظیفہ میرا درود اعظم
اوس یہودی کو پہر ہوا تعجب　　دل مین سمجہا ہے ماہی مکرم
لیکے ہانڈی حاضر ہوا وہان سے　　با ادب ہو پیش رسول اکرم
پوچہا حضرت نے اوسکو اسمین کیا ہے　　بولا مچہلی ہے اسمین اے معظم
اوسکو مدت سے ہم پکا رہے ہین　　پر نہین پکتی ایسی ہی ہے قائم

گر خدا کے تم ہو نبی معتبر — زندہ کر اسکو یہ چھپے اے ارحم
حال اپنا گر بولے زندہ ہو کر — لاوینگے تب ایمان تم پہ سب ہم
یہ سخن سنکر اسکا جب نبی نے — کردیا زندہ یہ مچھلی کو یہ یکدم
زندہ ہوتے ہی ماہی نے کہا آ — عاجزی سے سر کو جھکا کر اسدم
السلام صلوات یا محمدؐ — والصلوات صلی علیک سلم

قصیدہ

اے شروع سر نسخہ دو عالم — وے ظہور وجہہ وجود آدم
آیت رحم حق شدہ وجودت — زان رحیم عالم شدی اے ارحم
روح جسم ہر دو جہان کہ است — جسم تو شد چون جان مگر مجسم
از دم پاک تو دم جہان است — آمدہ دم از تو بجسم بے دم
اندر آل زحسنہ گنہ شیا بہ — اے بزرحم مارحم لست مرہم
ظل رحمت در انگلی بہ محشر — اے شہ اعلی ابندہ کمینم

ہست سنی اے پادشاہ نویشان — جان فدائے آل و اصحاب مکرم

حال اپنا مین کیا کہون حضرت — راز دل سے میرے ہو آپ محرم
کیا جلادیگی آگ مجھکو بولو — کرتی ہون مین ورد درود اعظم
تب نبی نے پوچھا سکھایا کسنے — جو پڑھا کرتی ہے درود دائم
عرض کی ماہی نے ہو مودب — حال میرا سن لیجئے اے مکرم
ایکدن مین چار یکو اپنے جویان — آب پر تھی اے آبروے زمزم
لب پہ دریا کے تب درود اقدس — پڑھ رہا تھا کوئی بزرگ آدم
یاد مین نے سنکر کیا ہے حضرت — جب سے ہی ہے میرا یہ ذکر ہردم
کیا اثر آتش اب کریگی مجھہ پر — آپ کا جب ہو ذکر مجھسے ہمدم
عرض کرتی ہون پھر سنو یہ تم سے — حال اپنا سرور دو عالم
آئی مین پھر ایکدن کنیر دریا — پکڑا مجھکو صیاد ہو کے ظالم

جب یہودی یہ کر سنر یہ مجھکو — گھر کو لایا کپڑے مین باندہ محکم
بولا عورت سے لے پکا تو اسکو — جا کے آتا ہون کام کو مین اسدم
کہہ کے یہ رخصت ہوگیا وہان سے — کاٹی عورت تب مجھکو ہوکے بیہم
میرے ٹکڑے ہانڈی مین کرکے داخل — رکہہ کے چولہے پہ آگ دی بے کرم
بعد مدت آیا یہ شخص گہر کو — دے رہی تہی جبتلک ہی آگ دم
آگ کی گرمی ہی اب مجھے نہ پہنچی — آپ کی ہے تاثیر درود اعظم
پوچہا عورت سے کیا یہ پکا ہے — کردیا تب عورت نے اسکو محرم
سنکے حیرت مین آکے لایا مجھکو — آپ کی خدمت مین اے شاہ عالم
جب تو حضرت نے کہدیا یہ سنکر — ہے سارا یہ فیض درود اعظم
اوس یہودی نے جب سنین یہ باتین — یہ کہا ہوا ایمان پر مسلم
مرحبا اے پیغمبر مکرم — مرحبا اے صاحب کمال اعظم

قصیدہ

شد ثنائے تو لذت زبانم — وصف تو آمد تازگی جانم
عشق تو وارد شعلہ بجانم — آہ میسوزد مغز استخوانم
یاد تو وارد آب در دہانم — ذکر تو وارد نطق بر لسانم
شد غنیمت یا محمد مصطفےٰ — در زمان تو آمدہ زمانم
کلمۂ تو حرز گلوے ایمان — نام تو شد تعویذ حفظ جانم
از ثنایت لطف سخن بر آمد — شد بیانت شیرینی بیانم
تو امام پیغمبران اے اعلےٰ — یا نبی من سخی مدح خوانم
جب یہودی نے کی صفت نبی کی — لاکے ایمان اسلام پر ہو قائم
صدق دل سے فرزندونکو لیکر — پڑہ دیا کلمہ دین پہ ہو محکم
الیا سخی پر بھی کرم ہو حضرت — تا ابد ہو ورد درود اعظم
ورد اسکا تو کر سدا اے سخی — سرد تجہیر ہو آتش جہنم

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در احوال فرشتہ

شاہدی دیتا ہون مین دل سے کہ اللہ ہے یک ۔ اور یہ کہتا ہون رسول اوس کا محمد بیشک
حمد و نعت کے بعد اب مین یہ لکھتا ہون سنو ۔ یک عجب معجزہ حضرت کا نہین اسمین شک
جبرئیل آتے تھے ایک روز محمد کے قریب + ۔ تو زمین پر ملا رستے مین اونہین ایک ملک
بال و پر جلگئے تھے بس وہ فرشتے کے تمام ۔ آہ بھرتا ہوا سر دیتا تھا ہر بار ٹپک +
وہ فرشتہ تو نہایت ہی عظیم الشان تھا ۔ فیضیاب ہوتا تھا بس اس سے فرشتہ یک یک
بس تعجب ہوا جبریل کو کیا باعث ہے ۔ ایسا مقبول فرشتہ ہے پڑا ایسا الک
پوچھا جب روبرو جاکر اوسے یہ بعد سلام ۔ کیا سبب ہے کہ خدا نے تجھے یون ڈالا جھٹک
اوس فرشتے نے کہا کیا کہون تجھسے احوال ۔ قہر مجھپر ہوا جب سے مین پڑا ہون اب تک
تو نہین جانتا کیا مرتبہ اعلی تھا میرا ۔ اک خطا ہوگئی اس رتبے سے مین آیا سرک
پوچھا جبرئیل نے وہ کیا ہے بیا نکر مجھسے ۔ جسکے باعث ہوا مردود خدا کے زیرک
بولا باعث یہ تھا ایک شب کو نبی صل علے ۔ قربت حق مین چلے جاتے تھے طے کرکے فلک
یعنے وہ تھی شب معراج خدا نے اونکو + ۔ یاد فرمایا تھا بافضل و کرم اپنے تک
سب نے تعظیم کی حضرت کی مگر جب مجھکو ۔ ایسی غفلت ہوئی یکبار گئی عقل بھڑک
مجھسے تعظیم نہ برآئی نبی کی جدم + ۔ تو ندا حق سے مجھے آئی کہ اے مردودک
کیا سبب تو نے محمد کی نہین کی تعظیم ۔ بس یہ سنتے ہی میرے دلمین لگا اک ناوک
بال و پر جل گئے اوسوقت میرے اے جبرئیل ۔ قہر مین آگیا ہون اڑ گیا سب منہہ کا نمک
اب کہو تم کہان جاتے ہو بھلا اے جبرئیل ۔ بولا جبریل مین جاتا ہون محمد کے تلک
اس فرشتے نے کہا اسطرح جبریل سے تب ۔ بعد پیغام خدا ایسے کچھ میری کمک
یا تو حضرت کے تلک مجھکو پکڑ کے لے چل ۔ مجھہ مین طاقت نہین رو رو کے گیا ہون تھک
الغرض سنکے یہ جبریل ہوا وہان سے روان ۔ حکم حق کہدیا در وازے پہ دیکر دستک
اور نبی سے کہا تم رحمت عالم ہو یقین + ۔ کچھہ گنہگار رونیہ ہو رحم رشتہ پر بارک
پوچھا حضرت نے کہو خیر تو ہے اے بھائی ۔ بولا جبریل کہ اے رہبر عالی مسلک

اک فرشتے نے خطا کی ہے تمہاری حضرت
ایسے کچھ قہر خدا مین ہے پڑا ہو کے تنک

بال و پر جل گئے ہین اسکے زمین پہ ہے پڑا
غم سے روتا ہے نہایت ہی مثال کودک

یعنے تعظیم نہ کی آپکی حضرت اوسنے
اسلیئے آگیا ہے قہر مین رتبے سے ڈہلک

ایسے مقبول فرشتے کا ہوا ہے یہ حال
ایکدن میرا بھی ویسا نہو حال کودک

الغرض عرض یہ ہے آپکی خدمت مین میری
آپکے رحم پہ ہے اوسکا پڑا کام اٹک

سنکے حضرت نے کہا اوسکو کہو اے جبریل
تا درود آج پڑہے مجھپہ ادب سے وہ ملک

حق تعالیٰ تجھے مقبول کرے گا اسدم
پیشتر سے بھی زیادہ ہو ترے رتبہ چمک

اوسکو جبریل نے یہ حکم سنایا جسدم
شکر کرکر کہا واصل علےٰ ہو کے خنک

بار اول جو پڑہا ذات مبارک پہ درود
اوٹھکے بیٹھا جو پڑا روتا تہا بلبلکے بلک

صلی اللہ علیہ وسلم

بار دویم جو پڑہا اوسنے درود اقدس
پر نکل آیا اوسے فضل خدا سے یکبک

بار سیم جو پڑہا اوسنے محمدؐ پہ درود
چلدیا اوڑکے فلک پر نہ لگی ایک پلک

جاتے جاتے کہا حضرت سے کرو عرض قبول
روز محشر مین رہون آپکے دامن سے لٹک

حشر تک ہووے گی جو مجھسے عبادت حضرت
کی نثار آپکی امت پہ وہ مین نے بیشک

صلی اللہ علیہ وسلم

بولے حضرت اوسے کی مینے تیری عرض قبول
تجھکو مقبول کیا حق نے چلا جا بفلک

اوس فرشتے کی جو کی عرض محمدؐ نے قبول
چرخ چارم پہ نوازا وہ خوشی کا طبلک

اوس فرشتے کو ملا مرتبہ آگے سے دوچند
فیض پانے لگا پھر اوس سے فرشتہ ہر یک

اوس فرشتے پہ کیا رحم جو تم نے حضرت
عرض حسنی بھی کرے ہے نگرو اوسکو فک

بال و پر جلگئے ناچار پڑا ہون حضرت
اوج رتبہ سے زمانے نے مجھے ڈالا ٹپک

بال و پر کرکے عطا اپنی عنایت سے نبیؐ
میرے سینے سے جدا کیجیے غم کا کزلک

مجھکو مقبول کرو حشر مین سایہ کے تلے
اپنے دامان سے حضرت مجھے دینا نہ جھٹک

زخم عصیان پہ میرے مرہم کافور بنے
روضۂ پاک کا یکبار جو دیکھون آ ٹک

بس ہے حسنی کو اگر سایۂ دیوار ملے
یا نبی آپ کا جسجا پہ ہووے کوشک

صلی اللہ علیہ وسلم

دین و دنیا مین ہر اکدم اے رسول ابرار
کیجیے فضل و کرامات سے حسنی کی کمک

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در فضیلت درود شریف

یَا مُحَمَّدْ نَبِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ صَلَّی اللّٰہُ

پہلے کہہ لا الٰہ الا اللہ
بعد نام نبی رسول اللہ

معجزہ اک نبی کا لکھتا ہون
باطہارت مین مقبلان آلہ

کعبۃ اللہ کے حج کو کوئی شخص
باپ کو لے کے چلدیا ہمراہ

باپ بیمار ہوگیا اوس کا
یک بیک ہی براہ بیت اللہ

ایسی حالت سے راہ چلتی تھے
باپ بیٹے وہ دونون شام وپگاہ

کچہہ نہ صورت ہاتھی اوسکو صحت کی
ہاتھی ترقی مین رنجش جانکاہ

جبکہ بیماری ہوگئی نہ اثیہ
قوت دست وپا گئی واللہ

رہگئے باپ بیٹے جنگل مین
قافلہ چلدیا بوقت پگاہ

بکیسی پہ وہ اپنی ہریک دم
رورہاتہا پڑا ابناؤ وآہ

اس معیبت پہ پہر علاوہ ہوا
باپ اوس شخص کا موا ناگاہ

رنج پہ رنج ہوگیا جو اوسے
پہینک کر رو رہا تہا سر کی کلاہ

دلمین کہتا تہا یہ لیصد زاری
کیا معیبت مین ہوگیا یا اللہ

ایک تنہائی دوسرا یہ غم
سب طرح سے ہوا مین آج تباہ

کیا مین موتہ کا اب کرون اسباب
غسل کو یہان کہان ہے روو چاہ

دفن اب کسطرح کرون اوسکو
مین ہون تنہا نہین کوئی ہمراہ

روتے روتے اوٹہائی چادر کو
منہہ سے مردے کے جب یکناگاہ

دیکہتا کیا ہے باپکو اپنے
سارا چہرہ ہوا ہے صاف سیاہ

حال یہ دیکہہ پہر ہوا مغموم
سرد تر دل سے ایسی کی یک آہ

کیسی آفت ہے یا الٰہی یہہ
باپ سے میرے کیا ہوا ہے گناہ

میری رسوائی ہوویگی بے حد
ذکر یہ ہو جو خلق کی افواہ

مجھکو اور باپ کو میرے یارب
یاالٰہی مراد کو پہنچا
داد رس ہے تو داد کو پہنچا
اس دعا مین تھا وہ غریب وطن
ایک سوار آیا پہنے سبز لباس
آتے ہی لاشہ سیہ رو پہ
ہاتھ پھیرتے ہی اوسکا لاشے پر
دیکھکر حال باپ کا وہ شخص
دامن اسوار کا پکڑ کر پھر
اس مصیبت مین پہنچکے مین حضرت
آپنے مجھپہ رحم فرمایا
نام جب تک نہ اپنا بولوگے
وہ سوار اوس سے بولا یہ سنکر
نام سے میرے تجھکو کیا مطلب
تیری حالت پہ رحم کر ہم نے
اوسنے کی عرض پھر بعجز وادب
عاجزی اوسکی دیکھکر بولا
ہم درود شریف ہین ایمرد
باپ تیرا بوقت خواب مدام
جبکہ وہ مرگیا باین حالت
کی جناب خدا مین تونے دعا
حق تعالے کو رحم آیا بہت
ہمکو بھیجا یا پاس لاشے کے

اپنے لطف و کرم سے دی تو پناہ
ہے غریب الوطن یہ حاجتخواہ
داد خواہان ہے بندہ درگاہ
ہوگیا جب کچھ ایسا فضل اله
اوس بیابان مین غیب سے ناگاہ
ہاتھ اپنا پھرا دیا للہ
چمکا مردے کا چہرہ مثل ماہ
خوش ہوا دلمین اپنے خاطرخواہ
عرض کی کون ہو تو دین پناہ
لاغری سے بنا تھا مثل کاہ
کسنے اسباب سے کیا آگاہ
دونگا دامن نہ ہاتھ سے ناگاہ
تونے یہ بات اچھی کی اے واہ
دست دامن سے میرے کھینچ کوتاہ
کام جو کچھ تھا کردیا للہ
نام اپنا کہو تو شاہنشاہ
نام کہتے ہین اپنا رہ تو گواہ
اپنی رحمت کی آئے کرنے پناہ
ہمکو پڑھتا تھا یا لسنو للہ +
چہرہ اوسکا ہوا گنہ سے سیاہ
لاش کو لیکے باپ کی سرراہ
سنکے رونا تیرا بزاری وآہ
آپ فرماکے مرحمت کی نگاہ

رو سیاہی بدل دی ہم نے اب
حکم حق سے بموجب دل خواہ

اتنا کہکر اودے ہوے رخصت
وہ در و شریف صاحب جاہ

الغرض اونسے کرکے کچہہ تدبیر
لاش کو دفن کر لی حج کی راہ

یا رسول خداے عز و جل
عرض سنی کی ہے یہ شام و پگاہ

وہ بہی پڑہتا ہے روز تم پہ درود
کیجئے اوسپہ بہی کرم کی نگاہ

آپ روشن کرو مشعل نور
ہے گناہوں سے اوسکا دل جو سیاہ

بانی ہین جو دشمنان دین
ایک پل مین وہ ہو وین سارے تباہ

اسطرح سے اونہین ہزیمت ہو
شیر سے بہاگے جسطرح روباہ

سارے ہوجائین یکبیک معدوم
آپ کی راہ کے جو ہین بدخواہ

راہ پر لاؤں اونکو اب حضرت
جو کہ راہ خدا کے ہین گمراہ

یہ مرادین دلا دو اللہ سے
یا حبیب اللہ فی سبیل اللہ

دین و دنیا مین اپنے سنی کو
خوش رکہو ہر طرح سے دین کو شاہ

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم در احوال سوسمار

ہے محمد ہادی کون و مکان
ہے محمد رہنماے انس و جان

ہے محمد سرور دنیا و دین
ذات جسکی رحمۃ للعالمین

مومنو خاموش رہکر باادب
کیا مین لکہتا ہون اوسے سن لیجیے اب

باطہارت ہاتہہ مین لیکر قلم
معجزہ حضرت کا کرتا ہون رقم

کی یہودیون نے ایسی مصلحت
آزمائین کچہہ محمد کی صفت

الغرض اون سب نے لا اک جانور
رکہا ایک تہیلی مین اوسکو باندہکر

گہوڑ سپہوڑا اوسکو کہین اہل دکن
گوہ اور دو مین کہین سب مرد و زن

فارسی مین نام اسکا سوسمار
اوسکا ہے اکثر پہاڑون مین قرار

پر وہ جلکر آگ سے تہا مر گیا
جلکے وہ ایسا تہا جیسے کوئلا

الغرض وہ روبرو حضرت کے آئے
اور کہا ہم کون ہین فرمائے
اور اس تھیلی مین کیا شے ہے نہان
سنکے حضرت نے خدا سے کی دعا
جب یہ حضرت نے کیا اونسے کلام
یہ ارادہ تم سبھون نے ہے کیا
گر وہ بولے حال اس تھیلی کا اب
ورنہ جھٹلا دیوینگے اسوقت ہم
یہ تمہارا ہے ارادہ صاحبو
اور اس تھیلی مین ہے یک جانور
یہ مرا ہے جل کے وہ مثل کباب
جسکو گھڑی کھولے وہی تھا جانور
حکم حق آیا کہ تم یا مصطفےٰ
پھر تو حضرت نے اوسے زندہ کیا
السلام اے سید دنیا و دین
مردے کو ہے زندہ کرنا تیرا کام
گر مین ہونگا آدمی یا مصطفےٰ
جب تو حضرت نے خدا سے کی دعا
آدمی جب بنگیا وہ سوسمار
مرحبا اے ذات اکرم مرحبا
عرض کی حضرت سے یا خیر الورا
وقت مین موسیٰ کے اک شاہزادا
امت موسیٰ مین تھا یا مصطفےٰ

باادب ہوکر وہ تھیلا رکھدیا
کیا ارادہ رکھتے ہین تبلائیے
گر خدا کے ہو نبی یہ کیجئے بیان
حق نے تب حضرت کو آگہ کردیا
جانتا ہون تم یہودی ہو تمام
آزمانا مصطفےٰ کے پاس جا
جب تو ایمان لاوینگے ہم سبکے سب
دیوینگے ذلت اوسے ہوکر بہم
دی خبر اللہ نے مجھکو تم سنو
نام اسکا گوہ ہے مشہور تر
کھول دو تھیلی کا منھ اب بیحجاب
سچ کہ جلکر کویلہ تھا سربسر
اوسکو زندہ کرو باصدق و صفا
جب ہوا زندہ تو حضرت سے کہا
السلام اے رحمۃ للعالمین
السلام اے روح اعظم السلام
حال اپنا سب کہونگا برملا
بنگیا وہ آدمی ایک مرتبا
پشت خم ہوکر کہا تب ایکبار
مرحبا اے رحم عالم مرحبا
اب سنو میرا مفصل ماجرا
آدمی مین تھا مگر عالم بڑا
اپنے مذہب مین تھا کامل خوب سا

جب پڑہون توریت مین یا مصطفیٰ — نام آتا تہا تمہارا جا بجا
جبکہ مین پڑہتا تمہارے نام کو — دشمنی ہوتی تہی مجہہ ناکام کو
بسکہ ہوکر مَیے نہایت دل ملول — چہیلتا اوس نام کو مین یا رسول
چہیلون گر سو بار بابغض تمام — پہر لکہا جاتا تہا قدرت سے وہ نام
دیکہتا پہرتے یہ گر نام آپ کا — بغض سے آتش مین اوسکو ڈالتا
ذکر ہے اک روز کا یا مصطفےٰ — مین نے ڈالا آگ مین نام آپکا
غیب سے آیا طپانچہ ناگہان — پہر ندا آئی کہ سن اے بدگمان
بافضیلت ہے وہ اسم پاک ہے — صاحب عزت شہ لولاک ہے
جسطرح اوسکو جلایا اے لعین — اسطرح توبہی جلیگا بالیقین +
جبکہ یہ آواز آئی کان مین — مسخ صورت ہوگئی اوس آن مین
آدمی کا ہوگیا مین سوسمار — شکل دیگر ہوگئی تب ایکبار
پہر تو گہبرا کر بہ نا امید و یاس — پہنچا مین یکبارگی موسیٰ کے پاس
عرض کی موسیٰ سے اے صاحب کمال — اسطرح سے ہوگیا ہے میرا حال
واسطے میرے دعا فرمائیے — صورت اصلی پہ مجہکو لائیے
پوچہا جو موسیٰ نے مجہسے ماجرا — حال جو گذرا تہا مین نے سب کہا
جب تو موسیٰ نے نہایت ہو خفا — کی ملامت مجہکو جب بے انتہا
بولا اے مردود تو نے کیا کیا — جیسی بے ادبی کی ویسا پہل ملا
پہر تو زاری کرکے موسیٰ سے کہا — واسطے میرے کرو حق سے دعا
پہر نہین کرنے کا ہرگز ایسا کام — مین نہ واقف تہا کہ ایسا ہے یہ نام
سنکے یہ موسیٰ نے کی حق سے دعا — رد ہوئی اوس وقت اوسکی التجا
جب دعا موسیٰ کی بالکل رد ہوئی — بات یہ اوس وقت پہ مجہسے کہی
تو نے بے ادبی کی جسنے بے حیا — اوسکی ہی مقبول ہوویگی دعا
سنکے یہ مین نے خدا سے کی دعا — یا الٰہی ہے یہ تجہسے التجا

مصطفیٰ کے وقت تک مجکو خدا
زندہ رکھے اپنے کرم سے اسجگہہ

الغرض موسیٰ سے لیکر آپ تک
ہوگئے جتنے نبی بے شبہ وشک

مین نے جاہر اک سے چاہا مدعا
ہر پیمبر نے یہی مجھہ سے کہا

جا محمد مصطفیٰ کے پاس تو
ہے تیرا حامی وہی بے گفتگو

ہوگئے نا امید ہر ایک سے مین تھا
وادی ویران مین سرمارتا

ہو تمہارے فضل کا امیدوار
پھر رہا تھا دشت مین ہو بیقرار

ذکر ہے یک روز کا ایک مرتبہ
ہاتف غیبی سے آئی یہ ندا

کر خوشی اے دل جلے پھر ہا ہی کیا
لے زمانہ مصطفیٰ کا آگیا

مین نے ہاتف کی سنی جب یہ خبر
بے تحاشا دوڑا یا خیر البشر

تا کہ پہنچون آپکے قدمون تک
دیکھکر پاؤن سعادت یکبیک

جبکہ دوڑا ہو نہایت بیقرار
آگ تھی چوطرف بس یک پرشرار

جسطرف کرتا تھا منہہ اسطرف کو
آگ آتی تھی نظر بس روبرو

شوق مجھکو آپ کا تھا یا رسولؐ
کرلیا اوس آگ مین جلنا قبول

جا پڑا اوس آگ مین ایک مرتبہ
یا رسول اللہ مین جل کر رہ گیا

یہ یہودی مجھکو وہان سے یکبیک
لائے حضرت آپکے قدمون تلک

شکر للہ میری بر آئی مراد
آپکی رحمت ہوئی مجھپر زیاد

کہکے یہ کلمہ پڑھا اوسوقت یہ
مرتبہ اوسکو ملا اک معتبر

ہوگیا اللہ کی درگہ مین قبول
ہوگیا وہ ایک صحابی رسولؐ

وہ جو تھے جتنے یہودی دل سے تب
پڑھ دیا ہر اک نے کلمہ باادب

ہو مشرف سبکے سب ایمان سے
رہ گئے خدمت مین دل او رجان سے

مجھکو ہی فضل و کرم سے یا رسولؐ
کیجئے اپنی غلامی مین قبول

آتش عصیان سے جلکر ہون کباب
بخش صحت مجھکو اے عالیجناب

جسطرح جنور ہوا ہے دل میرا
بخشئے انسانیت یا مصطفیٰ

بخشئے حسرت کو اور مسلم کو سب
قابل ولایق کو اور حنفی کو بس +
اور جو ہین میرے اقارب یا نبیؐ
اور سب اہل جماعت کو مدام
اور تمامی مؤمنین اور مومنات
اور اس سنی کو تم یا مصطفےٰ ؐ
بس یہ سنی آپ کا ہے مدح خوان
مصطفےٰ پہ ہر دل سے اے سنی مدام

خوبیان دنیا و دین کی روز و شب
نعمت عقبیٰ پہ دیجے دست رس +
دو جہان مین وے رہین خوشدل سبھی
یک دلی بخشو بآرام تمام +
ہر دو عالم مین رہین راحت کے سات
ست کرو ہر حال خدمت سے جدا
کیجئے اس پر عنایت ہر زمان
پڑہ درود و فاتحہ ہر صبح و شام

معجزۂ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در احوال آہو

محمد شافع کل مذنبین ہے — محمد رحمت للعالمین ہے
محمد رہنماے گمرہان ہے — یقین ایمان بخش کا قران ہے
محمد زینت دین ویقین ہے — محمد دافع ہر کفر وکین ہے
سنو اے مومنو یہ میرے تقریر — کہ اعجاز نبی کرتا ہون تحریر
عرب کے سمت اک شہر معمور — ہے طایف نام اوس بستی کا مشہور
یہودی کوئی ایک رہتا تہا اوسجا — وہ جنگل مین ہمیشہ صید کرتا
اوسی معمول جا کر دشت اندر — لے آیا اک ہرن مادہ پکڑ کر
رکھی مضبوط تر رسی سے بندکر — تہے اوس ہرنی کو دو بچے مقرر
مگر جنگل مین تہے وہ آہو رہتے — نہایت غم سے مانکو یاد کرتے
مصیبت کیسی ان بچون پہ آئی — تہے اک بہوکے وگر مانکی جدائی
تہی ہرنی ادہر غمگین نہایت — تہا بچون کا بچہڑنا اور یہ آفت
اودہر بچون پہ تہی ایک بیقراری — ادہر ہرنی کہڑی تہی غمکی ماری
اودہر بہوکے پیاسے بچے دو نو — ادہر بہی غم سے فاقہ تہا ہرنکو

اودہر بہوک سے بچے تہے بیدم / ادہر ہرنی پہ تہا اک سخت تر غم
تڑپتے تہے اودہر ہوکے پیاسے / بچہڑ کر مان سے بچے ہو نراسے
ادہر ہرنی کہڑی تہی سخت ناچار / یکایک قید مین ہو کر گرفتار
مسلمانو ذرا دیکہو نظر کر / مصیبت جو تہی ان بچونکے اوپر
کسی کا دوست کوئی چہوٹ جاوے / تو وہ سووے نہ پیوے اور نکہاوے
خصوصًا ہوئی بچون کی جدائی / بڑی ہوتی ہے اک لیے برائی
اگر انسان ہو یا ہووے حیوان / محبت سب کو ہے بچونکی یکسان
تہی ہرنی گرچہ وہ حیوان لیکن / محبت سے نکہائی کچہہ وہ اوسدن
اگرچہ ہوگئی تہی سخت تر قید / مگر فضل خدا پر کر گئے امید
دعا یہ دل مین کرتی تہی الٰہی / طفیل مصطفےٰ دے تو رہائی
خدا کا فضل کچہہ ایسا ہوا جب / رسول اللہ آئے ناگہان تب
کہا ہرنی نے اے سالار عالم / میری فریاد ہے اک تم سے اسدم
کہ ہو تم رحمت عالم بشہرت / مصیبت مین ہون مجہپر کیجیے رحمت
فقط انسان کے راحم نہین ہو / کہ تم تو رحمت للعالمین ہو
کہا حضرت نے کہہ کیا تجہپہ غم ہے / کہ جس باعث سے تو یون چشم نم ہے
کہا ہرنی نے ناحق مجہہ کو کر صید / رکہا ہے اس یہودی نے مجہے قید
میرے چہوٹے ہین بچے مصطفےٰ اود / ہین جنگل مین نہین ہے دود اونکو
سو میرے نہین ہے انکا غمخوار / پلاوے دودہ اور انکو کرے پیار
وے بہوکے ہوکے ہونگے تلملاتے / جدائی سے میری آنسو بہاتے
خبر یہ بہی نہین یا مصطفےٰ اب / بچہڑ کر مجہسے ہین وہ کسجگہہ اب
وے شاید زندہ ہین یا مر گئے ہین / نوالہ شیر کا ہو کر گئے ہین
میری یہ عرض ہے یا مصطفےٰ اب / مجہے چہڑوا دو اب بہر خدا اب
پلا کر دودہ بچون کو مین اسدم / چلی آتی ہون اب اے شاہ اکرم

یہ سنکر کیفیت ہرنی سے حضرت
مین ہون ضامن اسے تو چہوڑ دم بہر +
اگر آوے گی یہ پہر کر نہ ابجا
ہوئے ضامن وہ ہرنی کے جو حضرت
ادہر کو وہ یہودی بے نہایت
تمامی قوم کو اپنے بلا کر + +
کہ مین نے آج ایک ہرنی پکڑ کر
محمدؐ نے دی ہرنی کی ضمانت
ہے یہ بہی وعدہ یہ آویگی پہر کر
محمدؐ کو مین لایا داؤ مین اب
وہ جنگلی جانور ہے آویگی کب
ادہر کو تہا یہودی غافلی مین
اودہر جنگل مین ہرنی پہنچی جب او
کہا اون دونون بچون نے ہرن سے
شکاری آکے تجہکو لے گیا تہا
کہا ہرنی نے اون بچون سے یکسر
رسول اللہ کو ضامن دیکے باہم
کہا بچون نے اے امان یہ کیا کی
اگر جہوٹا یہ تیرا وعدہ ہوا اب
تو کرکے آئی ہے اب کام کیسا
رسول اللہ کی خدمت مین چلکر
یہ کہکر مان وے دو بچے یکایک
ہے اب تک یہ نشان طایف مین دیکہو

کہے اسدم یہودی سے بہ الفت
پلا کر دودہ آوے گی مقرر
تو پہر اوس وقت کر مجہسے تقاضا
یہودی نے اوسے چہوڑی بعجلت
ہوا خوش اور دلیر آئی فرحت
کہا ایک کام کیا بن آیا بہتر
رکہی تہی باندہکر رسی سے در پر
ہے چہڑوائی اوسے مجہسے بدقت
نہ آوے تو تو مجہسے لے مقرر
کہ کہلجاتا ہے اوسکا جہوٹھ اب سب
اسی پر اوسکو ذلت دیوینگے اب
کہ ایسی گفتگو ہے جاہلی مین
تو آئے روبرو وہ بچے دونو +
تو آئی چہوٹ کر کس مکر و فن سے
تو آئی کس طرح سے پہر کے ابجا
سنو احوال میرا کان دہر کر
پلانے دودہ مین آئی ہون اسدم
رسول اللہ کو ضامن دیکے آئی
رسول اللہ کو ذلت ہوویگی تب
نہین پیوینگے اب ہم دودہ تیرا
پئینگے دودہ تیرا اسدم مقرر
محمدؐ کے قرین تب آئے بیشک
جو پتہرون پر سے ہرنی آئی تہی او

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے نقش سم ابہی پتھر کے اندر — غضب سے دیکھتے ہین لوگ اکثر
غرض ہرنی معہ بچون کے آئی — سعادت دیکھکر حضرت کو پائی
یہودی کو تعجب ہوگیا جب — خدا نے راہ بتلائی اوسے تب
پڑہا کلمہ محمدؐ کا بہ شہرت — خدا نے دین کی دی اوسکو نعمت
جو چمکا اوسکے دل پر نور ایمان — یہودی ہوگیا اوسدم مسلمان
مجھے بہی یا رسول اللہ کرم سے — بچا لینا جہان کے درد و غم سے
یہ آفت سخت تر ہے مجھہ پہ آئی — کہ دو اس قید دنیا سے رہائی
مسلمانون کو ہو کچھہ ایسی ہمت — کہ جس سے کفر سب پاوے ہزیمت
تو سنی ختم کر اب پڑہکے صلوات — جناب سید عالم پہ و نزات

صلی اللہ علیہ وسلم

معجزۂ حنرما از جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے محمدؐ صبور راہ نما + — ہے محمدؐ شکور شکر خدا
ہے روایت محمدؐ عربی — چار دن سے نکہائے تھے کچھہ بہی
چار پتھر شکم پہ باندہے تھے — وہ نشانے تھے چار فاقونکے
آئے اک روز فاطمہؓ کے گہر — بولے فاقہ ہے جو تہا یہ مجھہ پر
بہوک اسدم مجھے ہے نیکو نام — جو کہ حاضر ہے مجھکو لادے طعام
فاطمہؓ روکے بولین زار و نزار — مین تصدق ہون تمپہ سو سو بار
چار فاقے ہوئے ہین تم پہ بھی — ہمپہ گذرے ہین سات دن اکیدم
سیر آٹا رہا تہا گہر اندر — کیا کرون عرض اوسکو حصے کر +++
دونون بچون کو اب تلک بابا — تہوڑا تہوڑا پکاکے مین نے دیا
آج آٹا وہ ہوگیا ہے تمام — ہان مگر ایک رہا حسنؑ کا نام
صبح سے ابتک آپکے پیارے — بلبلاتے ہین بہوک کے مارے
چہوٹے چہوٹے نواسے آپکے اب — تلملاتے ہین بہوک کے سبب

حال یہ سنکے فاطمہ سے تمام چلتے وہان سے رسول عالیقام
اک یہودی سے پوچھا جاکر تب مجھہ کو مزدوری کچھہ بتا دے اب
وہ یہودی یہہ بولا حضرت کو ایسی مزدوری ہے قبول کر دو
پانی کھینچو گے تم اگر سرور دونگا ہر ڈول کو مین چار کھجور
راضی ہوکر اسی ہی حالت سے پانی بھرتے تھے آپ وقت سے
پانچ ایک کھینچے تھے رسول اللہ ڈول کی رسی ٹوٹی تب ناگاہ
ڈول پانی مین گر پڑا جس دم اوس یہودی کو آیا غصہ بہم
مارا حضرت کو ایک طمانچہ جب سرخ گال ہوا نہایت تب
گال اپنا پکڑا اسی حالت آئے گھر فاطمہؓ کے تب حضرت
بولین جب فاطمہؓ کہ بابا جان کیا ہے حالت تمہاری کیجیے بیان
آپ نے حال جب کہا یکبار رو دیا فاطمہؓ نے زار و نزار
اوسطرف مان یہودی کی یہ حال دیکھتی تھی غرض تمام وکمال
جانتی تھی کہ یہ محمدؐ ہے سرور انبیاء امجد ہے
بولی بیٹے سے اپنے ای کمبخت تو نے کی کیسی یہ خطائے سخت
وہ رسول خدا ہے برحق ہے رحمت عالمین مطلق ہے
اونکو مارا بڑا گناہ کیا تو نے اپنے کو کیون تباہ کیا
ایسے صابر پہ تو نے جبر کیا دکھہ دیا تو نے اونے صبر کیا
جو وہ چاہے وہ کرسکے فی الحال لیکن اوسکو نہ آیا اور خیال
بد دعا کا نہ کچھہ خیال کیا اپنی رحمت کو کام فرمایا
بد دعا کا اوسے جو ہوتا خیال کیا تیرا جانے کیسا ہوتا حال
جب یہودی کو آیا خوف خدا خوف سے دل مین اپنے کانپ اٹھا
ہاتھہ پہنچے سے اپنا کاٹ لیا وہان سے حضرت کے روبرو آیا
پہلے وہ ہاتھہ اپنا نذر کیا بعدہ عرض کی کہ اے آقا

میری تقصیر تم معاف کرو | دلکو میری طرف سے صاف کرو
مین نہ واقف تہا یا رسول اللہ | بہول کر یہہ گناہ کیا واللہ
سنکے فرمایا اوسکو حضرت نے | مقبل بارگاہ عزت نے
مین نے کی لے معاف تیری خطا | تجہکو ایمان حق کریگا عطا
ہاتھہ اوس کا کٹا ہوا لیکر | رکہا حضرت نے اوسکے پہنچے پر
کہیہ لعاب دہان اسپر رکہا | حق تعالی نے بخشی اوسکو شفا
ہاتھہ آلگے سے ہو گیا بہتر | طاقت آئی وہ ہاتھہ مین بڑہکر
جب یہودی نے صدق سے ناگاہ | کہدیا لا الہ الا اللہ
پڑہکے کلمہ بصدق احمد کا | یعنے اوس ذات پاک امجد کا
دونون مان بیٹے کیا کہون اس آن | ہوگئے دل سے صاحب ایمان
مجہکو بہی آج یا رسول اللہ | فضل سے اپنے کیجئے ایسی عطا
دست قدرت کٹا ہوا ہے میرا | اسمین طاقت دو تم براے خدا
اس جراحت کو ہو تمہاری یاد | مدح خوانی کا شوق ہووے زیاد
اور حسنی کی یہ دعا ہو قبول | جو مقاصد ہین اسکے ہوویں حصول
فتح دو مومنو کو اے آقا | کفر کا ہو مدام منہہ کالا
ختم کر کہہ بیان سے اے حسنی | فاتحہ پڑہہ زبان سے اے حسنی

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در احوال سہ مرد

محمد ہادی کون و مکان ہے | محمد رہنماے گمرہان ہے
محمد کا سنو یہ معجزہ ہے | کہ جس سے کافرون کا دل ہرا ہے
کہین تہے تین شخص اک جان و یکدل | وے تینون تین امت مین تہے داخل
کہ ابراہیم کی امت مین تہا ایک | دویم موسی کی امت مین تہا بیشک
تہا سیم عیسوی عیسی کی امت | اوسے تہی عیسوی مذہب سے الفت

پھر ابراہیم کی الفت مین جو تہا
سمجہتا اپنا مذہب سب سے اعلی

کہا تب روبرو حضرت کے آکر
فضیلت ہے تمہاری سب نبی پر

ہے ابراہیم سے کیا رتبہ اعلے
دلیل اثبات کی فرماوے کیا

اونہین حق نے خلیل اللہ کیا ہے
تمہین کیا مرتبہ ایسا دیا ہے

کہا اوسکو رسول اللہ نے تب
دلیل اوسکی یہ ہے کہتا ہون سن سب

خلیل اللہ لقب انکو ہوا ہے
حبیب اللہ مجھے حق نے کیا ہے

کہا پھر موسی نے روبرو آ
کلام اللہ نے موسی سے کیا تہا

تمہین کیا ہے فضیلت اسسے بڑہکر
کہ جس سے فخر کرتے ہو سراسر

رسول اللہ نے فرمایا یہ اسکو
فضیلت اس سبب ہے میری سنلو

خدا نے طور پر موسی سے کی بات
ہوئی اللہ کی میری یون ملاقات

مکان لامکان پر مین گیا ہون
مقابل ہو سخن حق سے کیا ہون

جواب اپنا لیا جب موسی نے
کہا پھر روبرو آ عیسی نے

کئی مردے مسیحا نے جلائے
کبھو یہ مرتبے تم نے بھی پائے

یہ سنکر خشم آیا مصطفے کو
طلب کر کہا یہ مرتضے کو

کہ یوسف کعب کی مرقد پہ جانا
تم اوسکو قبر سے اسدم اٹہانا

یہودیون کا سب وہ مقتدا ہے
وہ ساری قوم کا اک پیشوا ہے

گواہی اسکی تم انکو دلانا
نبوت پر میری قایل کرانا

ہوا مولا کو حکم مصطفے جب
گئے تینون کو لیکر مرتضی تب

پکارے مرقد یوسف پہ جب جا
کہ یوسف قبر سے باہر نکل آ

اسیدم قبر شق ہوکر وہ نکلا
وہ مرد پیر جب اک اہل دل تہا

علی سے بولا اے میرے عرب تم
کہو کس واسطے آئے ہو اب تم

علیؓ فرمانے مین آیا ہون اسجا
نبی نے مجھکو تیرے پاس بھیجا

نہین ہین دین احمد پر یہ مایل
نہین ہوتے کلام حق کے قایل

کہا یوسف نے وہ سچ مصطفےٰ ہے | یقین جانو وہ ختم انبیا ہے
مقرر صاحب لولاک ہے وہ | کہوں کیا مین رسول پاک ہے وہ
نبی سے بحث جب کی تہی جنہوں نے | گواہی اسکی جب پائی انہوں نے
ہوے شرمندے اور جہوٹے نہایت | خدانے انکو دی اسدم ہدایت
رسول اللہ کے وے روبرو آ | لیا تینون نے پہر رستہ خدا کا
پڑہا کلمہ وے تینون نے بیکدم | کیا اللہ نے انکو مکرم +
مشرف ہوگئے ایمان سے تینون | ہوے صدقے نبی پر جانسے تینون
مسلمانون یہ سب تم یا محمد | بلطف خاص کیجئے فضل بیحد
نبی پر پڑہ درود اسوقت سنی | وہ ہین بخشائے روز بخت سنی

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

محمد ہدایت وہ گمرہان | محمد ہے سردار کون ومکان
سنو مومنو تم بگوش قبول | مین لکہتا ہون اعجاز حضرت رسول
ہوا بولہب جبکہ سردار قوم | تو بر ہوگئے سارے آثار قوم
لگا ہونے ظلم وستم جابجا | تو مکے سے نکلے رسول خدا
بنی بکر سے جاکے مانگی پناہ | نہ دی اوسنے حضرت کو آرام گاہ
وہان سے نکل وہ شہ دلفروز | رہے جاکے طایف مین تا چند روز
وہان جبکہ کی دعوت اسلام کی | جو کی بات تہی نیک انجام کی
تھے وے سبکے سب دشمنان خدا | مگر زید بن حارث اک دوست تہا
سخن یہ ادنہین جب نہ آیا پسند | لگے دینے حضرت کو سارے گزند
وہان سے نکلکر رسول خدا | لئے دم ذرا باغ عتبہ مین جا
خداترس تہا اسجگہہ اک غلام | تہا قوم نصارا عدس اوسکا نام
اک انگور کا خوشہ لاکر دیا | تو بسم اللہ کہکر رسول خدا

خوشی سے اوسے لیکے کہانے لگے
تو حیرت مین آکر کہا شخص نے

کہا جس فصاحت سے یہ لفظ تو
سنا مین نے ہرگز نہین ہے کبہو

کہا آپنے ہے یہ اللہ کا نام +
کہ جس نام سے ہے جہانکو قیام

کہا آپ نے قوم تیری ہے کیا
کہا عیسوی ہون مین شاہ ہدا

کہا آپنے مجھسے سن بات یہ
یقین ہے وطن تیرا الویس کا

کہا تم نے پہچانا کیونکر کہو +
کہ تہا کون یونس بیان تو کرو

کہا حال یونس کا سن العزیز
رسولون سے تہا وہ بہی اک باتمیز

کہا آپ کا نام کیا وہ غلام
کہا شہ نے میرا محمد ہے نام

کہا اوسنے اوسوقت تعجیل سے
تیری شان ثابت ہے انجیل سے

تیری شان مین نے پڑہی ہے مدام
تو ختم رسل ہوگا اے نیکنام

خبر یہ بہی انجیل سے ہے مجہے
ستاوینگے سب اہل مکہ تجہے

کیا ہے خدا نے تجہے ارجمند
کسی سے نہ پہنچیگا تجہکو گزند

ترا دین چارون طرف ہو عیان
ہو روشن ترے دین سے سارا جہان

یہ کہتے ہے آکر قدم پر گرا
کہا آج سے مین مسلمان ہوا

مجہے اپنا کلمہ پڑہا دیجئے
سب احکام دین کے بتا دیجئے

تو حضرت نے کلمہ پڑہایا اوسے
سب اسلام اپنا جتایا اوسے

وہان سے شہ دین نے کعبہ کو جا
لشکرانہ وان طوف کعبہ کیا

مجہے بہی بفضل و کرم یا رسول
کرا اپنی تو خدمت مین اب بس قبول

فضیلت تیری مین کرون کیا رقم
کہ اب رہ گیا چاک ہوکر قلم

صلی اللہ علیہ وسلم

تحسین یہ کر ختم اب سنیا
ہو نعت نبی تجہہ سے کب سنیا

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم در احوال عکاشہ

کرے اول باوضو حمد خدائے دو جہان
بعد کچہہ لکھتا ہون مین حال نبی آخر زمان

ذکر ہے اک روز کا حضرت محمد مصطفےٰ ۔ لیٹے تھے بستر پہ بس بیمار ہو کر ناتوان
ہو گیا اے مومنو کبار جب وقت نماز ۔ سب صحابی متفق ہو آئے حضرت کے مکان
عرض کی ساروں نے حضرت سے یہ ہو کر باادب ۔ آیئے مسجد کو اب آپ اے امام دو جہان
آپنے فرمایا اب مجھکو نہایت ضعف ہے ۔ کچھ نہین طاقت ہے اب میرے بدن کے درمیان
جاؤ تم صدیق اکبر کو کرو اپنا امام ۔ بعد میرے ہے وہی بس پیشوائے مومنان
حکم کے موجب صحابی سارے مسجد کو گئے ۔ اور امام اپنا کیا صدیق اکبر کو وہان
دیکھا جب صدیق نے محراب خالی ہے پڑی ۔ ہے نہین وہ ذات پاک بادشاہ انس و جان
مار کر نعرہ نہایت شور سے اک مرتبہ ۔ کہا کے چکر گر پڑے بیہوش ہو کر ناگہان
سب صحابیون نے پھر حضرت کو آکر روبرو ۔ حال وہ صدیق اکبر کا کیا سارا بیان
سنکے سب احوال کو بولے محمد مصطفےٰ ۔ لے چلو مسجد کو مجھکو تھام کر اے مہربان
جب تو عبد اللہ بن عباسؓ اور حضرت علیؓ ۔ لے چلے حضرت نبی کو تھام کر دو پہلوان
گھس رہے تھے دو انگوٹھے مصطفےٰ کے خاک سے ۔ گھر سے نکلے تا بمسجد پڑ گئے تھے دو نشان
الغرض مسجد مین جا صدیق کو کر کے امام ۔ بیٹھکر پڑھ لی نماز ظہر شاہ مرسلان
اور تھوڑا وعظ فرما کر کہا اے صاحبو ۔ الوداع ہوتے ہین ہم تم خوش رہو ہر ایک آن
ظلم کچھ مین نے کیا ہے تمپہ یا کچھ قرض ہے ۔ مجھسے اب لے لیجئے بدلا جو کچھ ہے بیگمان
سب صحابی آہ بھر کر شور سے رونے لگے ۔ لے زمین سے تا فلک اک ہو گیا شور و فغان
اک عرب بولا ہین میرے تین درہم آپ پہ ۔ آپنے دلوا دئے اوسکو وہ درہم اس زمان
دوسرا اک شخص آکر روبرو حاضر ہوا ۔ اے مسلمانو عکاشہ نام تھا اوسکا عیان
بولا حضرت کو تمہارے ہاتھ سے روز سفر ۔ مین نے کوڑا کھایا ہے اے بادشاہ دو جہان
مین برہنہ پشت تھا اوسوقت پر یا مصطفےٰ ۔ آپنے مارا ہے کوڑا مجھکو پہنچا ہے زیان
آپکے کہنے سے بدلا چاہتا ہون یا نبیؐ ۔ ورنہ کیا مقدور ہے جو ہل سکے میری زبان
سنکے حضرت نے کہا اوسکو جزاک اللہ خیر ۔ مار کوڑا تو بھی میری پشت پر اب اے جوان
سنکے یہ صدیق اکبر آہ بھر کر زار زار ۔ رو رہے تھے دمبدم تھے چشم سے آنسو روان

کہتے تھے اس شخص کو سن اے عکاشہ ہوشمند
حشر مین کیا اسنے تجہکو کام پڑنے کا نہین
دیکھہ تو کچھہ تندرستی سے نہین ہین مصطفےٰ ا
درعوض اوس ایک کوڑے کے تو مجہکو مار سو
سنکے یہ اوسنے کہا جسکا ہے بدلا اوسکے سر
بعد ازان حضرت عمرؓ نے روبرو آکر کہا
اوسنے جب مانا نہین تو آکے عثمانؓ نے کہا
پہر عکاشہ کچھہ نہ سمجہا تو جناب مرتضےٰؓ
الغرض سارے صحابی رو کے بولے اس گہڑی
پر محمد مصطفےٰ کو اسگہڑی ایذا ندے
سنکے بولا کچھہ بہی ہو مین لونگا بدلا تو ہی
جب عکاشہ سے کہا حضرت نبی نے العزیز
بولا وہ باریک کوڑا ہے کہ جس سے آپ تہے
تہے وہان حاضر کہڑے اوس وقت پر سلمان پاک
سنکے یہ سلمان گئے جب فاطمہ زہرا کے گہر
فاطمہؓ نے پوچہا سلمان سے نہایت کرکے ضد
پہر تو سلمان نے سنایا فاطمہؓ کو حال سب
بولی اب ہرگز نہ دونگی تازیانہ تیرے ہاتہہ
اسگہڑی بلوا کے اپنے دونو بچون سے کہا
اب تمہارے نانا جان سے کوئی لیتا ہے قصاص
سنکے یہ ہمراہ سلمان کے وہ ہوکر دونو طفل +
ایک حسن تہا اور دیگر تہا حسین مجتبےٰ
ہو مخاطب وے عکاشہ سے لگے کہنے کہ اب

کیا نہین معلوم تجہکو ہین یہ سردار جہان
حق تعالی نے کیا انکو شفیع عاصیان
مارے بیماری کے ہین بے طاقت و تاب و توان
مار مت انکو ہین بیطاقت نکل جاویگی جان
جاؤ تم کچھہ مت کہو اے پیشوائے مؤمنان
مار سو کوڑے مجھے تو لے عکاشہ اب یہان
مار دو سو تازیانے مجہکو ہون حاضر بجان
بولے مجہکو مار کوڑے تین سو تو ایکسان
مار ہمکو اے عکاشہ تو جہان چاہے وہان
مارے بیماری کے لاغر ہین شہ کون و مکان
مین ہون اور حضرت نبی ہین سرور پیغمبران
کونسا کوڑا تہا جس سے تجہکو مارا کر بیان
زور سے مارا ہے مجہکو راستے کے درمیان
بولے حضرت لاؤ وہ کوڑا ہے زہرا کے وہان
مانگا کوڑا فاطمہ سے حال وہ کرکے نہان
بولو کس سے لیتے ہین بدلہ ہمارے باباجان
سنکے زہرا ہوگئی یکبارگی گریہ کنان
کیونکہ بیماری سے بیطاقت ہین شاہ خاصگان
یہ لو کوڑا جاؤ نانا پاس تم اے طفلگان
درعوض نانا کے کوڑے کہاؤ تم ایجان جان
چلدئے روتے ہوئے اسدم بچشم خونچکان
پہنچے جب یکبارگی وہ دونو صاحبزادگان
عوض ہے ہم دونون بہایونکی تو سن اے کاروان

دیکھتے ہین اپنے دشمن کو اگر تکلیف مین +
وقت فرحت مین تو دشمن بہی ہوے جاتے ہین دوست
ایسی ہے تکلیف حضرت پر کرلاعنہ مین بہت
ایعکاشہ دوست ہے تو اس نبی کا کلمہ گو
چہوٹے چہوٹے ہاتہہ سے اپنے بتاکر کہتے تہے
پر ہمارے ناناجانکو اب ندے تکلیف تو +
کیا نہین تو جانتا یہ کون ہین اے بےخبر
حشر کو ہوے جسدم فولادی زمین تانبے کی ہو
خلق کے بیہجے پکینگے اس طرحسے اے عزیز
اور خدا بیٹھیگا قاضی ہو کے تخت عدل پر
نفسی نفسی سب نبی بولینگے اوس میدان مین
اے عکاشہ دونون ہم ہمراہ ناناجان کے
رکہہ لے تو اب ہاتہہ اپنا واسطے اللہ کے
سنکے یہ بولا عکاشہ تم نے سچ فرمایا پر +
کہکے یہ بولا کہ اب جبہ اتار و یا نبی
پہر تو یک غوغا ہوا دنیا اذیں اسگہڑی
جبکہ حضرت نے اوتارا جبہ اپنے جسم سے
وہ عکاشہ ہاتہہ سے یکبار کوڑا پہینک اگر
اور کہا حضرت نبی سے یا محمد مصطفےٰ
بوسہ جو مہر نبوت کا لیا اوس شخص پر
اسلئے بی ادبی مجہسے ہو گئی ہے کیا کہون
آپنے فرمایا اوسکو جنتی بیشک ہے تو
سنکے یہ سا سا مدینہ الٹا تب یک مرتبہ

دشمنی سے در گذر جاتے ہین اوسدم دشمنان
دیکہہ کر تکلیف کام آتے ہین اکثر دوستان
تن مین کچہہ باقی نہین اک پوست ہے اور استخوان
کر معاف اللہ تجکو خوش رکہیگا جاودان
ایک کے بدلے مین ہمکو مار سو سو ایجوان
کر معاف اللہ کی خاطر ہوگا تیرا امتنان
حشر مین سب مومنونکے ہین یہی رحمت رسان
آئیگا خورشید نیزے پر نہایت ہو طپان
جسطرح پکتی رہے ہانڈی بروے دیگدان
ہو وینگے اوسوقت پر نائب ہمارے ناناجان
امتی کہتے رہینگے یہ شفیع عاصیان
حق سے کر دینگے شفاعت تیری تو ہو شادمان
گر تو مارے گا تو اونکو ہووے گا رنج گران
اک کا بدلا ایک سے یہ بات ہوتی ہے کہان
مارتا ہون پشت پر مین ایکوکوڑا العیذان
شور ایسا ہو گیا کانپے زمین و آسمان
پشت پر مہر نبوت تہی جو اک رونق فشان
جاکے بوسہ لے لیا اوس مہر کا ہو شادمان
سنتا تہا مین آپسے ہر وعظ مین ہر اک بان
آتش دوزخ حرام اسکو ہو سیر بوستان
میرے ہون عفو جرائم اے امام راستان
جو ملا تجہسے تو وہ بہی جنتی ہے بیگمان
لگ گئے یکبار اس سے وہانکے سب باشندگان

اور عکاشہ بولا حضرت کو زیارت کیلئے … مہر یہ لکھ دو مجھے اے خاتم پیغمبران

آپنے حضرت علی کے ہاتھ سے لکھوا کے دی … مہر وہ کلمہ سے تھی جو پشت پر جلوہ کنان

ابتلک دستور ہے دیکھو عرب کیطرف کو … ملتے مین قبر عکاشہ سے ہر اک خورد و کلان

مجھکو بھی اپنے کرم سے یا محمد مصطفےٰ … خواب مین تبلائے مہر نبوت کا نشان

زندگی مین مجھکو ہو جاوے زیارت آپ کی … گر نہ یہ ہووے تو میری زندگی ہے رائگان

کیجئے ایسا کرم تا عاقبت باخیر ہو … یا نبی سنی تمہارا ہے غلام کہتران

یا محمد مصطفےٰ سنی یہ ہو ایسا کرم … حشر مین بھی آپ کا ہر بار ہووے مدح خوان

قصیدہ وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از تصنیف سنی

مین اب حسن نیت سے سجدہ مین جا … کرون دل سے توصیف بار خدا

بقا ذات اوسکی ہے سبکو فنا … وہ واحد ہے ہمسر نہین دوسرا

محمد نبی صاحب جاہ کو + … کیا نور سے اپنے پیدا خدا

طرف سے نبی کے یہ سب خلق کو … کہ جیسے رز مین حق نے پیدا کیا

اوسی نور سے کر کے صدہا نبی … اونھونکو کیا خلق کا رہنما

جو دیکھا کہ یہ اپنے بندون لئے … کوئی صاحب رسم ہووے بلا

محمد نبی سرور دین کو + … کیا رحمت عالمین ظاہرا

ہوے جب شفیع خلایق نبی … تسلی نے تب منہہ دکھایا ذرا

جہان مین جو پہیلا محمد کا نور … تو اوس نور ذاتی کو چاہا خدا

خدا کو ہوا جب محبت کا جوش … رکہا ذات مین اسکو پہر اپنی لا

مگر نور تہا ذات سے کب جدا … فقط دیکھنے کو یہ ظاہر ہوا

وہ کیا تہا سب تم سے کہتا ہون مین … تپ محرقہ سر وہ پرورد تھا

ہوئی صحت اکدن تو حضرت نبی … کئے نوش تہوڑا سا پانی منگا +

کہا بعد زہرا کو یہانتک بلاؤ … کہ کہا دے میرے ساتھ کچھ آج آ

یہ سنکر بلائے بصد اضطرار
نبی عائشہؓ زہراؓ حسنینؓ تے
ابوبکرؓ آکر کھڑے پاس تبے
مین غم آپ کا تا نہ دیکھون کبھی
غرض سارے اصحاب روتے تھے وہان
میرے بعد ہو حال تم سب کا کیون
غرض صبحدم کی نماز سعید
خوشی سے دیا صدقہ ہر ایک نے
خوشی سے رہے چارشنبے کے دن
مزاج نبی جمعہ کی رات کو +
وہ جسم مبارک جو تھا گل کے طو
ہوا ایسا حضرت کا تن ناتوان
نہ اوٹھنے کی طاقت نہ پہرنیکا زور
دو اصحابؓ حضرت کے فرمان سے
ابوبکر صدیقؓ کو کرہ امام
نماز ون سے بہتر نہین کوئی کام
کہو راستی سے ذرا دوستو
یہ سنکر صحابی لگے آپ کے
تمہارا کرم دل لگے آئینے مین
وسیلے ہو دین اور دنیا کے تم
کہا پہر نبی نے رہو سب مجھسے خوش
کہا روکے اسطرح اصحاب نے
تمہاری عنایت سے شرمندہ ہین

چلے آئے فرزند و مان آنگہہ +
کیا کچھہ تناول یہ پانچون نے آ
مین آگے تمہارے مرون تو بہلا +
یہ رو رو کے کہتے تھے صدیق آ
کہا جب نبی نے میرے اُتریا
یہ سنتے ہی رونے کا غل مچ گیا
پڑہی لے کے اصحاب کو مصطفےٰ
کوئی نہ کوئی تو سن بادپا +
خلاصہ طبیعت سے تھے خیر الورا
ستو عصر کے بعد اور ہی ہوا
ہوا خشک ایسا کہ کانٹا بنا
نہ چلنا نہ پہرنا نہ آرام تھا
نہ کہانا نہ پینا عجب حال تہا
لے مسجد مین آئے نبی کو اوٹھا
نماز سحر آپنے کی ادا +
وہان وعظ حضرت نے ایسا کیا
تمہارا مین کیا ہمیشہ ہوا
کہ ماں باپ سے تھی زیادہ میا
قیامت تلک نقش ہو جائیگا
شفیع امم حامی دوسرا
مین ہوتا ہون اے یارو تمسے جدا
ہین ہم خوش رہو تم بہی خوش دعا
دہو لینگے ہم تا بہ روز جزا

کہے الوداع آکے منبر سے جب
نبی کی جو آواز غمگین سنے
وہان سے یتیم و مساکین کو ر
کہا ان غریبون نے اسطور سے
ہوا اسدن ایسا مدینہ مین شور
کہا سب نے اب بیوسیلہ ہوے
وہان سے نبیؐ گہر کے در پہ جو آکے
مجہے چہوڑ جاتے ہو کس شخص پر
ٹپکتا ہوا اسر بروئے زمین
تو حضرت نے سمجہا کے اوس اونٹ کو
رکہا کر عنایت تو اس اونٹ پر
کہا دوسرے روز صدیق نے
کہڑی عائشہ اوڑہ چادر کو تہی
کہا آپنے بیوہ ہو وے گی وہ
وہان سے یہ حضرت عمر نے کہا
شکستہ میرا خواب مین عدل ہے
کہا آپنے عدل ہے میرا دم
کہا پہر تو عثمان نے اسطرح
کہو اوسکی تعبیر کیا ہے مجہے
کہا آپنے اس ورق سے یہ ہے
جناب علیؓ نے ادب سے کہا
کہڑا تہا مین بکتر پہن یا نبیؐ
نبی بولے بکتر ہے مجہسے پناہ

وہ منبر سے رونے کی آئی صدا
وہ مسجد کی ہر انیٹ کو غم ہوا
بلا کر دئے سیم و زر یار پہ
ہوئے بیوسیلہ ہم اے مصطفےٰ
کہ رونے کی ہر سنگ سے تہی صدا
ہے اب کون وارث ہمارا بہلا
کہا آکے اک اونٹ روتا ہوا
خبر کون لے میری یا مصطفےٰ
کہڑا تہا بہت شور کرتا ہوا
کہا فاطمہ سے کہ اے فاطمہؓ
اسے دانا اور کاہ دے تو سدا
مین یک خواب دیکہا ہون یا مصطفےٰ
ہوا سے الگ اوڑ گئی وہ ردا
یہ تعبیر اوسکی ہے اے باوفا
مجہے خواب اسطور سے ہے پڑا
کہو مجہکو اوسکی ہے تعبیر کیا
کوئی دم مین ٹوٹے گا یہ دم میرا
مجہے یا نبی خواب ایسا پڑا
ورق ایک قرآن کا اوڑتا چلا
میری روح تن سے اوڑیگی بجا
کہ اک خواب پر سوز مجہکو دکہا
وہ بکتر میرے جسم سے کہل پڑا
نہ تہا کیا پناہ مین تیری مرتضےٰ

اوٹھونگا جہان سے مین یا مرتضےٰ
کہا عائشہ نے یہ حضرت سے پہر
میرے گہر کا کہم لوٹ کر گر پڑا
کہا خواب ایسا جو عورت کو ہو
کہا بعد زہرا رض اسنے حضرت سے یہ
ورق ایک قرآن کا تہا میرے ہاتہ
کہا بی بی زہرا سے حضرت نے یہ
ورق سے ہے مطلب سمجہہ میری ذات
ہے نزدیک دنیا سے اوٹہہ جاونگا
کہا بعد حسنین رض نے اس طرح
ہے اک تخت وہ ہے ہوا پر چلا
کہا ان سے حضرت محمد ص نے یہ
ہے میرا جنازہ جو دیکہے ہو تخت
جنازے کے نیچے میرے ہووینگے
یہ سنکر مچا شور ماتم کا وہان
کہا آکے اوس وقت جبرئیل نے
نبی نے جواب سلام اوسکو دے
کہا حق نے بعد از سلام آپ کو
لور کہتے ہین قندیل یاقوت مین
یہ فرمان سنکر نبی نے کہا
موے پر بہی امت مین اپنی رہون
کہا پہر تو جبرئیل نے اس طرح
لے آتا ہون کپڑا مین جنت سے اب

غرض بے پناہ مجہہ سے تو ہوویگا
مجہے رات کو خواب ہے یہ دکہا
کہو اوسکی تعبیر کیا مصطفےٰ
یقین ہے کہ مرد اوسکا مرجائیگا
دکہا خواب مجہکو بہی اسطرح کا
یکایک ہوا پر الگ اوڑ گیا
مین کہتا ہون تجہسے سن اے فاطمہ رض
پڑہا تہا قرآن مین تجہکو سدا
رہے گی تو غمگین اے فاطمہ رض
کہ اک خواب دیکہا ہے ہم نے برا
تلے اوسکے روتے تہے تہا سر کہلا
جگر گوشے سنا و یہ کہنا مرا
لجا دینگے اوسکو فرشتے اوٹہا
کہ تم دونو بہائیونکا ہو سر کہلا
ہر اک جائے رونا مدینہ مین تہا
سلام علیک اے نبی مصطفےٰ
کہا کیفیت کیا ہے مجہہ کو سنا
اگر زندگی چاہو تو مصطفےٰ ص
کہو تو تمہین عرش پر مصطفےٰ ص
بہت مجہہ پہ احسان ہے تیرا خدا
جنے تک مین امت کے اندر رہی تہا
تمہارے لئے جا کے یا مصطفےٰ
کفن کو تمہارے سے شہ انبیا

کہا ایسا جو وقت جبریل نے
تو حضرت محمد نے ایسا کہا
کفن جسطرح میری امت کو ہو
کفن مجھکو بہتر ہے اوسطرح کا
ہوا حکم اللہ کا اے میرے دوست
تجھے کون سے غم نے مضطر کیا
کہا مجھکو امت کا غم ہے بہت
گنہ سے نہ ہو اوس کا چہرہ بُرا
کہا حق نے ایسا نہ ہوگا کبھو
گنہ کے سبب انپہ یا مصطفےٰ
نصیحت کے خاطر فرشتونکے ہاتھ
خلایق پہ بھیجینگے قحط و وبا
یہ سنتے ہی حضرت کو غم ہوگیا
نہ ہر چند غم کر یہہ فرمان ہوا
شہادت کا درجہ اسے دیوینگے
وبا کے سبب سے جو مر جائیگا
جو یکدن ہو بہوکا اگر قحط مین
ثواب حج کا اوسکو کرونگا عطا
رسول خدا نے کہا رب سے یہ
خلیفہ جو ہارون موسیٰ کا تھا
گذر جاؤنگا گر مین دنیا سے یہ
یہ کہکے کسپہ امت کو چھوڑون بھلا
کہا حق نے مت غم کر اے میرے دوست
خلیفہ مین امت کا تیرے ہوا
مجھے سونپ دے اپنی امت کو تو
مین جسکا خلیفہ ہون ڈرا اوسکو کیا
سو یہ سنکے حضرت بہت خوش ہوے
کیا شکر اللہ سجدے مین جا
ہوا بعد ازان پھر یہ فرمان حق
تجھے یا نبی اور کرونگا عطا
کہ جس سے تو خوش ہوویگا یا نبیؐ
ہوس کچھہ نہوگی تجھے مصطفےٰ
میری طبع ہوویگی اوسوقت خوش
رسول خدا نے یہ حق سے کہا
میری جبتک امت نہ سب بخش جاے
خوشی مجھکو ہوگی نہ اسکے سوا
کہا ایسا جبرئیل نے آپ کی
مین اب پیشوائی کو یا مصطفےٰ
لے آتا ہون جنت سے اوقت یہ
نبی اور شہیدون کا یہان قافلہ
مین دوزخ کے دروازے کرتا ہون بند
کرون آٹھون جنت بھی آراستہ
یہ کہکر رخص ہوئے جبرئیل
کچھہ آرام حضرت نے اوسدم کیا
تو اوسدم ادب سے پکارا کوئی
عرب ایک آہستگی سے ذرا

کہا یا حبیب خدا مجھکو اب — اگر ہو اجازت تو آؤن چلا
تو زہرا نے اوسکو کہا کون ہے — کہا اوسنے مین ہون مسافر کھڑا
کہا فاطمہؓ نے ذرا صبر کر — کہ سوتے ہین اسوقت خیرالوریٰ
کہا مجھکو فرصت نہین ایکدم — بہت دور سے آرہا ہون چلا
کہا پھر تو زہرا نے غصے سے جب — چپ اب ٹھہر بے ادبی کرتا ہے کیا
رہا سنکے زہرا کے غصے کو چپ — تو ہشیار ہو کر نبی نے کہا
نہ کر غصہ اوسپر تو اے میری جان — نہ اعرابی ہے شخص ہے دوسرا
تنون سے ہے جانکو کرے وہ جدا — گھرون مین وہ ویرانی ڈالے سدا
یتیمی وہ لاتا ہے بچون کے سر — کرے مرد کو عورتون سے جدا
کھیلے سر بٹھاوے جہانکو تمام — کئی دلہنون کو وہ بیوہ بنا
وہ بچون کو ماں باپ سے کر جدا — بہو لے کلیجے مین ڈالے سدا
نہین ہے وہ اعرابی اے فاطمہؓ — فرشتہ کھڑا ہے یہ آ موت کا
یتیمی تیرے سر پہ آتی ہے اب — میری جان لینے کو ہے وہ کھڑا
کسی سے وہ ڈرتا نہین میری جان — نہ ڈر گھر مین جاتا ہے ہر ایک جا
فقط میری خاطر ہے منظور اوسے — کسی کا نہین خوف اوسے فاطمہؓ
اوسے منع مت کر تو اے میری جان — کہے بے شبہ اندر تو اے بھائی آ
یہ سن فاطمہؓ نے کہا روکے تب — نہ کھولون گی دروازہ بابا ذرا
کہا ایسا حضرت نبی نے اوسے — نہ کھولو تو در وہ ٹھہرتا ہے کیا
جو دروازہ کھولا یہ زہرا نے سن — وہ آکر قریب نبی مصطفےٰؐ
کہا السلام علیک اے نبیؐ — مین جسواسطے آیا ہون نا ہرا
اگر حکم ہووے تو یا مصطفےٰ — کرون قبض تن سے مین روح صفا
نہین تو چلا جاؤن پھر یا نبیؐ — ہے اسبات پر اختیار آپکا
یہ بولے فرشتے سے حضرت نبیؐ — مین اسدنکو مدت سے تہا ڈہونڈہتا

چل اب قبض کر تن سے تو میری جان
لگا قبض کرنیکو جب تن سے جان
جو امت کی ہو سختے جان سے کنے
کہ سکرات امت پہ آسان ہو
یہ سنکر کہا اوس فرشتے نے یہ
سنا جب تو حضرت نے کی یہ دعا
ہوا حکم خالق کا ای میرے دوست
مگر میرے بندے ہین سب یا نبیؑ
قدم ساتھہ عالم کے جو کوئی چلے
نہ ہو جان کندن اگر فرض بعد
ہوا حکم خالق کا اسطرح سے
کھڑی رو رہی تھی بہت آہ مار
منایا جو حضرت علی سنے اونہین
مجھے رونا زہرا کا آتا ہے خوش
یہ سنکر ہوا ایسا رونے کا غل
کہا فاطمہ نے کہ اے میرے باپ
مجھے بیکس و بیوسیا کئے
مجھے سونپ جاتے ہو کسکو کہو
نہ اس غم سے اب نیند آوے مجھے
نہ کہاؤں گی پیوٴن گی ہر چند مین
تمہاری جدائی سے اسدم میرا
جلایا تمہارے کرم نے مجھے +
مجھے کون چھاتی لگاوے گا اب

یہ سنکر قدم چومے اوسنے اوٹھا
تو فرمایا حضرت نے اے باوفا
وہ سب سختی مجھپر تو رکھتا اوٹھا
وہ عاجز ہے سختی اوٹھا و نگی کیا
میرا کیا ہے حضرت ہی مالک خدا
بصد عاجزی اپنے سر کو جھکا +
اگرچہ یہ امت ہے تیری بھلا
کرونگا کرم اونکے اوپر سدا
نہ ہوگا عذاب اسپہ سکرات کا
پڑھے آیۃ الکرسی جو کوئی سدا
گیا غم بہت خوش ہوے مصطفےٰ
سرہانے نبی کے اودھر فاطمہؓ
تو اتنے مین بولے نبی مصطفےٰؐ
اوسے منع مت کر تو اے مرتضیٰؓ
مدینے مین یک حشر برپا ہوا
میرے سر یتیمی ہوئی برملا
میرے دلپہ غم کا ہے نشتر لگا
مین روتی رہی تم چلے مصطفےٰؐ
مجھے فرش کانٹون کا بستر ہوا
مجھے آب و دانہ ہے آنسو میرا
کلیجا اکڑتا ہے یا مصطفےٰؐ
اگرچہ میری مان ہوئی تہین فنا
کرے پیار اب کون اے مصطفےٰ

جو رو دین حسینؓ و حسنؓ یاد کر +
ہے افسوس سایہ ڈھلا سر سے آج
گیا زخمی چہرے کو وہ نوچ کر +
کبھو اپنے ہاتھون سے سر پیٹتی
کبھو کہتی یارب یہ دن کیسا ہے
یہ غم باپ کا مجھکو مارے گا پیچ
حسین و حسن کو کبھو کہتی تھی +
چلو لپٹو سینے سے نانا کے اب
یہ دیدار نانا کا اب دیکھ لو +
یہ سنکر ہوا شور اس طرح کا
زیادہ نہ گھبرا تو بچون کو روک
تو میری جدائی سے غمگین نہو
کہ تو فاطمہؓ جیتے جیسے کے بعد
مگر میری امت کو مت بھول جا
ادہر کو حسین و حسن روتے تھے
ہمین چھوڑ جاتے ہو تم کسکے سر
کہ ہم دونون ضد کرکے روتے تھے جب
کرے ناز برداری اس طور کون
ذرا آنکھہ اب کہو لکر دیکھئے
ہلا کر کہا چھوٹے ہاتھون سے یہ
الٰہی اب اس چھوٹے سن مین ہمین
نبی نے یہ سن بات کو کھولی آنکھہ
کہا اے کلیجے کے ٹکڑے میرے

یہ فرماؤ سمجھاؤن کیونکر بھلا +
دو عالم کا سردار جاتا رہا
کہ ناخن ہر اک اسکا خنجر سا تھا
کبھو نوچتی بال کرکے بکا +++
چلا باپ مین ہو گئی سب لوا
نکلتا ہے نعرہ ہر اک آہ کا +
چلے نانا جان تم سے ہو کر جدا
پھر اسطرح ملنا کہان ہووےگا
یہ دیدار آخر ہے دیکھو ذرا +
کہ یکبار کانپے زمین و سما
یہ زہراؓ سے حضرت نبیؐ نے کہا
کر اب صبر تو سونپ پھر خدا
ملیگی میرے ساتھ خوشحال آ
دعا مغفرت کی کرا اے فاطمہؓ
محمدؐ کے غم مین یہ آہ و بکا
جو تم ہم سے ہوتے ہین نانا جدا
اٹھاتے تھے کاندھے پہ ہم کو سدا
ہمارا وہ آرام آخر ہوا
کہ ہے آخری دید دیکھو ذرا
کہ نانا او ٹھو کچھہ کھول لب ہلا +
نہ کرنا تھا غمگین اس طور سا
یہ سمجھائے اپنے گلے سے لگا
کرو صبر رونیکو تھا نیو قدا

مگر باعث بخشش عاصیان | کہ تم دونون بہایون کے سر کٹ جہکا
نہ بہولو کبہو میری امت کو تم | تمہین سے یہ امت کا ہووے بہلا
حسن سے کہا اے میرے لخت دل | تجہے زہر ظالم کہلاوینگے لا
شہادت تیری زہر سے ہووےگی | تو سرسبز ہو حشر مین آوےگا
اوسی سے ہو سرسبز امت میری | رہونگا مین خوش تجہسے اے باوفا
کہا پہر حسین مطہر سے جب | تیرے سر سے امت کو بخشے خدا
کبہو سر پہ امت کیلئے میرے | چلاوینگے تیغ جو اہل جفا
پسر اور بہائی بہتیجون کو سب | کٹا دے تو کربل کے میدان مین جا
غرض ظہر کے بعد پیارے میرے | پہ چلے حلق پر تیرے تیغ جفا
میرے لعل تو لال ہو خون مین | چلا آ میرے پاس روز جزا
ہے مجہے سرخروئی خدا پاس ہو | رہے سرخرو میری امت سدا
یہ کہکر ہوے سوے جنت روان | شفیع الامم صاحب دوسرا
ٹپکتا تہا ہر چشم سے خون سرخ | مدینے مین اک دم اندہیرا پڑا
محمد محمد محمد نبی | یہی شور تہا ہر طرف جابجا
دو شنبے کا دن تہا تہا ماہ ربیع | کہ تاریخ تہی بارہوین ظاہرا
کہ تہ سٹہہ برس کی تہی عمر شریف | تہا سن گیارہوان جب ہوئے فوت شا
ہے حجرے مین ہی عائشہ کے صحیح | یہ ہے تحقیق دفن نبی مصطفےٰ
تو اے ستی اب ختم کر داستان | کہ روح مبارک پہ پڑہ فاتحہ
تو اے ستی کر عرض حضرت سے یہ | وہ ختم رسالت ہین شاہ ہدا
جب آونگا محشر مین ہو تشنہ مین | مجہے یا نبی کیجئے کوثر عطا
رہین ہر دو عالم مین عزت کے ساتہ | میرے جتنے شاگرد ہین باوفا
میرے دشمنون کو تہ پامال کر | رہین خوش میرے دوست اور اقربا
یہ اہل جماعت کو سب یا نبی | زیارت ہو انکو تمہاری سدا

صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کی عنایت سے اب یا نبیؐ | رہین یہ محبت سے سب الکہا
نبیؐ مصطفیٰ پر درود و سلام | تو اے سنی پہنچا بصدق و صفا

صلی اللہ علیہ وسلم

روایت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

گوش دل سے مومنو سن لیجیے اب | جو مین قربانی کا لکھتا ہون سبب
پہلے کعبہ تہا عرب مین خوشنما | بیت معمور مقدس نام تہا
آسمان اوپر وہ کعبے کو خدا | ہاتہہ سے ملکوت کے منگوالیا
اوسکی اک مدت تلک خالی تہی جا | پر نشانی کے لئے اک ٹیلہ تہا
جب زمانہ آیا ابراہیم کا + | اسطرح اونکو ہوا حکم خدا
بیت معمور مقدس کی جگہہ | تو لے ابراہیم میرا گھر بنا
اونکے اسماعیل ایک فرزند تھے | راحت جان و جگر پیوند تھے
ساتھہ اسماعیل کو لے کر خلیل | کی بنائے خانۂ رب الجلیل
پانچ ہین اس سمت کو کوہ بلند | اونکے پتھر آپ کو آئے پسند +
جب فرشتے آ خدا کے حکم سے | دیتے تہے لا لا کے سنگ اون کوہ کے
کعبۃ اللہ خود بناتے تھے خلیل | دیتے تھے فرزند کیچڑ بے دلیل
بنتے بنتے کعبہ اونچا ہو گیا | پھر نہ پہنچا ہاتہہ اسماعیل کا
حکم رب سے آیا یک سنگ گران | رکھا اوس پتھر پہ کیچڑ اس زمان
پھر وہ پتھر اوٹھہ کے ابراہیم کو | دیتا تہا ہر وقت کیچڑ مومنو
جب گھڑی تیار کعبہ ہو گیا | کی وہ پتھر نے خدا سے التجا
یا الٰہ العالمین مسرور کر | مجھکو اپنے گھر سے تو مت دور کر
حکم حق آیا اے ابراہیم تو | رکھہ جما کر ایک طرف اس سنگ کو
تا زیارت اسکی ہووے خلق مین | خوب عزت اسکی ہووے خلق مین
حکم ایسا جب کیا اللہ نے | سنگ چپکا یا خلیل اللہ نے

کرسی ابراہیم کی ہے اسکا نام — جسکی کرتے ہین زیارت خاص و عام
الغرض باعزّ و اکرام تمام — ہوگیا تیار کعبہ والسلام
جب تو ابراہیم نے باشکر رب — کی ضیافت خوب مسکینون کی تب
جب ضیافت سے فراغت ہوگئی — جو کہ ہوتی تہی سخاوت ہوگئی
ایک شب دیکہا خلیل اللہ نے خواب — حکم آیا دے تو قربانی شتاب
سکی دعوت تونے کی اے خوش قرین — کیا ضیافت میری کچہہ کرتا ہے نہین
خواب سے چونکا جو یہ سنکر خبر — صبح کو قربان کئے یک سو شتر
دوسری شبکو کیا آرام جب — حکم حق آیا کہ قربان کروے اب
جب سنی اللہ سے پہر اوسنے خبر — سو شتر قربان کئے بار دگر
تیسری شبکو جو سویا وہی ہم — حکم آیا دے تو قربانی بہم
جب ہوئی ایک فکر ابراہیم کو — عرض کی اللہ سے آزردہ ہو
یا الٰہی ہون نہایت دل ملول — کیا کرون قربان جو تجہکو ہو قبول
حکم آمد اے خلیل نیک خو — لن تنالوا البرّ حتّٰی تنفقوا
میری رہ مین جو تری پیاری ہے چیز — جلد کر قربان اوسکو اے عزیز
یعنی جو تیرا پسر ہے پاکذات — اوسکو کر قربان اے عالی صفات
سنکے یہ کہنے لگا حق کا خلیل ؑ — ذبح مین کرتا ہون اسکو یا جلیل
ایک پسر کیا ہے فدا تجہپر ہزار — پر تجہے منظور ہو اے کردگار
حکم تیرا اسطرح ہووے عدول — مین نے کی بیٹے کی قربانی قبول
پہر تو بیٹے کو سنایا حکم رب — ذبح و قربانی کا وہ سارا سبب
تیری قربانی یہ ہے حق کی رضا — بول کیا کہتا ہے تو اے باوفا
سنکے بیٹے نے کہا اے باباجان — ہون رضا سے حق پہ راضی بیگمان

قطعہ

بر سرم صد گونہ احسان خدا است — صد سرم قربان بقربان خدا است

گر قبولش افتد اکنون حاضر است — جان این مسکین قربان خداست
آمین اب مجھکو سعادت ہے حصول — اور قربانی تمہاری ہو قبول
مین ہون راضی حکم رب پر جان سے — سر نہ پھیرونگا کبھو فرمان سے
جبکہ بیٹے سے سنی راضی کی بات — فکر کی دل مین خلیل نیکذات
مان کو اوسکی گر سناؤن یہ سبب — جان پر اسکی بڑا ہوگا غضب
اور کچھ ہووے تو پھر کیا بات ہے — ذبحیت فرزند کی آفات ہے
ایک ہی اسکو ہے بیٹا مہ جبین — ذبح پر اوسکے ہے راضی یا نہین
یاالٰہی کیا کرون ہیہات ہے — جان پر میری بڑی آفات ہے
گر محبت پر دل اسکا آئے گا — میرے وعدہ مین خلل پڑجائیگا
روک کر دل کو خدا سے کی دعا — یاالٰہی ہو میری حاجت روا
جیسا مین اس بات پر ہون استوار — وہ بھی راضی ہووے اے پروردگار
مانگ لی اللہ سے جب یہ دعا — پاس بی بی ہاجرہ کے چلدیا
بولا بی بی سے کہ اے روشن جمال — اسقدر آیا ہے حکم ذوالجلال
ذبح کر بیٹے کو میری راہ مین — تحفہ یہ مقبول ہے درگاہ مین
بولو کیا کہتی ہو ہے یہ حق کی بات — تم ہو راضی یا نہین اے نیکذات
سنکے بی بی نے کہا جب حکم رب — مین ہون حاضر جان و دل سے بے تعب

قطعہ

جان و سر قربان بر فرمان باد — اے فدائے نام او صد جان باد
شد بنائے کعبہ از حکمش بنا — صد پسر بر حکم او قربان باد
دل سے راضی ہوئین اسکے حکم پر — سو پسر قربان ہین کیا ہے یک پسر
حق کو سونپا مین نے اسمٰعیل کو — خیر اب لے جاؤ تم قربان کرو
دیکھا جب راضی ہے یہ فرمان پر — لے چلا مان سے جدا بیٹے کو کر
لے کے بیٹے کو خلیل معتبر — پہنچے رفتہ رفتہ ایک میدان پر

تب کہا بیٹے نے تم اے بابا جان ‏ باندہ دو اک پٹی میری آنکہون پہ ہان
اور اک پٹی تم اپنی چشم پر ‏ باندہ لو آوے نہ تا پہر پر پسر
جسگہڑی پہیر پسر آوے او بل ‏ وعدہ حق مین پڑے گا بس خلل
جب تو اک آنکہون پہ پٹی باندہ لی ‏ اور اک چشم پسر پر بہی بندہی
ذبح کرنے کو سلایا خاک پر ‏ اور چہری رکہی گلے پہ بے خطر
زور سے جب پہیرنے خنجر لگا ‏ حلق بچے کا نہ اک ذرہ کٹا
دہار تب اوس خنجر خونریز کی ‏ گہس گئے پتہر پہ نہایت تیز کی
جب ملا بیٹے کے اوسنے حلق پہ ‏ ہو گئی پہر دہار اوسکی کند تر
پہیرتا تہا زور سے صاحب قرین ‏ پر وہ خنجر حلق پہ چلتا نہین
پوچہا ابراہیم نے خنجر کو جب ‏ بول تو چلتا نہین ہے کیا سبب
حق نے دی اوسوقت خنجر کو زبان ‏ یون لگا رورو کے وہ کرنے بیان
حق نے فرمایا تجہے قربان کر ‏ جب کئی قربان کئے تو نے شتر
تیری قربانی نہین آئی قبول ‏ تو ہوا اسدم نہایت دل ملول
جب ہوا فرمان کہ کر قربان پسر ‏ تو ہوا راضی خدا کے حکم پہ
اور پہر بہی تیرا راضی ہو گیا ‏ اپنی قربانی پہ اے اہل صفا
ہو کے راضی اسکی مان نے بہی کہا ‏ مین نے سونپا تجہکو اے بار خدا
یعنے اسمعیل کو سونپا تجہے ‏ یہ امانت میری ہے اب دیکہیے
حسن نیت سب کی سن اے سربلند ‏ حق تعالی کو بہت آئی پسند
حلق پہ بچے کے اب تو مجہکو مل ‏ بولتا ہے اے چہری تو جلد چل
حکم حق آتا ہے مجہکو دمبدم ‏ ہان چہری متکر گلا اوس کا قلم
ہے امانت ہاجرہ کی اسلیئے ‏ حق تعالی منع کرتا ہے مجہے
حکم یا تیرا سنون یا حکم رب ‏ کیا کرون مین اے خلیل اللہ اب

قطعہ

چون بہ زرم حلق طفل بے گناہ — آہ می جنبید نعم عرش آلہ
از وجود قدسیان آسمان — می برآید این زمان یک شور آہ
جا بکر کانٹون سے چھپے یارا نہین — کیا یہ طفل اللہ کا پیارا نہین
اسطرح خنجر خلیل اللہ کے سات — کر رہا تہا مومنو اوسوقت بات
تب جلالت سے ہوا اسکم جلیل — جلد جا دبنے کو لے کر جبرئیل
ذبح کرتا ہے پسر اپنا خلیل — ہان نہووے ذبح وہ اے جبرئیل
رکھدے جا دبنے کو تو خنجر تلے — تا کہ اسمعیل میرا بچ رہے
حکم سے اللہ کے روح الامین — لیکے دبنے کو شتابی سے وہین
رکھدیا خنجر تلے اوسوقت آ — اور اسمعیل کو چہڑوا لیا
جب چلا خنجر گلے پر تیز ہو — تب خلیل اللہ نے دیکہا رو برو
دست بستہ ہے کہڑا آگئے پسر — رکہی پیشانی زمین پر شکر کر
مومنو فرماے حضرت مصطفی — سنت ابراہیم کی لانے بجا
یعنی اک بکرے کو تم قربان کرو — اور وہ بکرا ہے بے عیب ہو
مصطفی کا حکم اے سنی مدام — لا بجا ہر وقت ہر اک صبح و شام
مصطفی پر اور ابراہیم پہ — فاتحہ پڑہ سنی تو شام و سحر

کرامات حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ و حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ العزیز

کیا روایت ہے یہ غمگین دوستو — دل لگا کر آج تم مجہ سے سنو
معتبر کنز العبادت ہے کتاب — اسمین لکھتا ہے یہ حال غم مآب
ایک یہودی تہا کوئی اے مومنو — قوم میتین اپنی بس با آبرو
اوسکو اک بیٹی نہایت تہی حسین — حسن سے جسکے خجل ماہ مبین
اوسکی آنکہو نمین یہ تہی جادوگری — دیکہکر جسکو مسخر ہو پری

دونون دیدے دو سیہ بادام تھے کاکل مشکین دلون کے دام تھے
کیا وہ دیدے برسر نخچیر تھے دیدکا آہو یہ آہو گیر تھے
دیکھے گر پھر کر نظر جادو نگاہ عاشقون سے کچھہ نہ نکلے غیر آہ
مہ جبین رخسار گل ابرو ہلال عاشقون کے خون سے دیدے لال لال
تھی کمان ابرو و مژگان تیر تھے سیکڑون دل اوسکے لب نخچیر تھے
زلف سنبل سرو قد غنچہ دہن لعل لب سوسن زبان شیرین سخن
قد قیامت اور یہ تھی چہرہ کی تاب تھا سوا نیزے پہ گویا آفتاب
شعلہ رو تھی اور لباس اوسکا زری حسن کے عالم مین تھی آتش بھری

غزل

برور خود گر خرامان آمدے عاشقان را جان در جان آمدے
تازگی بگرفتی از سر بوستان چون نسیم تازہ خندان آمدے
چون کشادی طرۂ مشکین خود بوی خوش در سنبلستان آمدے
دردمندان را اگر کردی نگاہ درد را نفرت ز درمان آمدے
گر فشردی آب از گیسوی خود در خجالت ابر نیسان آمدے
گرز گوشہ آمدے ابرو کمان صد دل و جان بہر قربان آمدے
ذرہ وار آن یافتی ای سخی تو زر چون ببام آن مہر رخشان آمدے

اسطرح تھا حسن اوسکا لا بیان جس سے شرماتا تھا مہر آسمان
الغرض وہ غیرت خورشید و ماہ ہو گئی بیمار تھا حکم آلہ
ایسا بیماری نے کچھہ صدمہ کیا ہو گئی معذور تر وہ دلربا
دونون آنکھین رنگین جب دیدے دل شکستہ ہو گیا امید سے
کان بہرے ہو گئے اور پانون لنگ پھر تو اوس گل کا ہوا کچھہ اور رنگ
تن مین تھا لرزہ نہایت بیقرار جسم لاغر ہو گیا دل سوگوار
گوشت گھلکر تھا عجب کچھہ اسکا حال استخوان باقی رہی تھین اور کھال

ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم اسکو تہا
زندگی مین ذائقہ سکرات کا

اسطرح سے ہو گئی بیمار تر
اوسکو ہر موے بدن تہا نشتر

اوس رخ پر حسن پر مانند ماہ
آیا بیماری کا ایک ابر سیاہ

طرہ مشکین جو تہا آراستہ
باد صرصر سے پریشان ہو گیا

وہ قد سرو خرامان واہ واہ
خشک ہو کر بنگیا مانند کاہ

وہ تر و تازہ جو تہا غنچہ دہن
ہو کے خوشیدہ ہوا لب بے سخن

وہ خرامان سرو قد نازنین +
ناتوانی سے ہوا مسند نشین

اوس کمان ابرو نے جب گوشہ لیا
ہو گئے سب تیر مژگان ریخت

روغن ان دو چشم کے بادام کا
بہہ گیا جب ہو گئین وے بے جلا

یعنے جو نقد بصارت اوسمین تہا
لے لیا غارت گر علت نے آ

تن جو اوسکا پہول کے مانند تہا
کیا کہون مین سو کہہ کر کانٹا بنا

مثل طوطی وہ جو تہی شکر زبان
آہ و نالے سے ہوئی فریاد خوان

مارتہی نسخون کی اوس بیمار پر
پر دوا ہوتی نہ تہی کچہہ کارگر

باپ نے دیکہا نہین ہوتا علاج
مشورت کی دل سے اپنے لاعلاج

باغ مین اپنے اوسے لیجائیے
آب و دانہ بہی وہین پہنچائیے

شاید اس جا کی ہوا بہا جائیگی
صحت اوسکو کچہہ تو منہہ دکہلائیگی

شہر کے باہر ایک اوسکا باغ تہا
لے گیا بیمار کو اس مین اوٹہا

وہان بہی وہ بیمار و زاری مین رہا
پر کسی صورت نہوتی تہی شفا

روز و شب اسکو نہ کچہہ آرام تہا
آہ و زاری سے ہمیشہ کام تہا

اوسکی بیماری مین بس اوس کا پدر
خرچ کر ڈالا تمامی سیم و زر

شہر مین جا کر کے کچہہ فکر معاش
اوسکے منہہ مین وہ چوا دیتا تہا آلق

آپ بہی کر لیتا کچہہ کچہہ زہر مار
کیونکہ رہتا تہا نہایت دل فگار

چہوڑ کر اک روز اس بیمار کو
شہر مین جا کر رہا کچہہ کار کو

لگ گیا اس روز اوسکو ایسا کام
باغ مین بیمار وہ تہی بے قرار
بے قراری مین گئی جب شب گذر
بہائی دل کو صبح کی ٹہنڈی ہوا
اک پرندکی صدائے دردناک
ناگہان دلمین الم پیدا ہوا
آئی بے طاقت وہ اٹہتی بیٹہتی
جب گیا اوس جہاڑ کے نیچے گذر
پہر پرندے نے جو کی آواز غم
دونون آنکہون سے وہ تہی معذور تر
دیکہنے کی آرزو تہی مرغ کو
دیکہہ تو سکتی نہ تہی لیکن فرا
اوس پرندے نے جو جہٹکے اپنے پر
جب پرون سے اوسکے وہ قطرہ گرا
کہل گیا دیدہ تو دیکہا کر نظر
خون پرون مین اور دل ناشاد ہے
چشم پر اوسکی جو وہ قطرہ گرا
پہر تو اوسنے ہاتہہ دو بہیلا اوسمے
خون ملا وہ دوسری بہی چشم پر
اور تہوڑا خون اوسکا جہیل کر
جسم بے راحت کو راحت ہو گئی
بدر سیما ہو گیا تہا جون ہلال
جسم وہ کانٹا بنا تہا سوکہہ کر

شہر مین ہی رہگیا اک شب تمام
درد بیماری سے روتی زار زار
ہوگیا یکبارگی وقت سحر
ہر پرندہ چہچہانے کو لگا +
جب سنی اوسجا وہ نقش فرش خاک
جان پر اک اوسکی غم پیدا ہوا
کرکے کچہہ ہمت وہ اٹہتی بیٹہتی
تہا پرندہ پر الم اوس جہاڑ پر
جوش دل کو آگیا اوسکے بجسم
دیکہہ کچہہ سکتی نہ تہی بہر کر نظر
اوسکے دل اندر بہت امی دوستو
آرزو سے اپنا سر اونچا کیا
گر پڑا قطرہ اک اوسکی آنکہہ پر
ایک دیدہ اوسکا روشن ہو گیا
مرغ اک بیٹہا ہے خونمین تر بتر
مرغ بیٹہا کر رہا فریاد ہے
خون تہا اوس مرغک ناشاد کا
خون کے جب اور کچہہ قطرے گرے
آگیا اوس چشم مین نور بصر +
جب لگایا اوسنے اپنے جسم پر
سے چلنے پہرنے کی بہی طاقت ہو گئی
پہرنئے سر سے ہوا بدر کمال
ہو گیا مانند گل پہر تازہ تر

تاب بیماری سے تھا چہرہ سیاہ / پھر درخشان ہو گیا مانند ماہ
اک خوشی سے کر رہی تھی سیر باغ / لعل لب سے اوسکے تھا لالہ کو داغ
اوس گل رخسار پر بلبل ہزار / چہچہاتے کر رہے تھے جان نثار
ایسے مین آیا وہان اوس کا پدر / دختر بیمار کی لینے خبر
دیکھتا کیا ہے نہ وہ بیمار ہے / اور نہ آوازہ دل لاچار ہے
غمزدہ ہو کر چلا جب ڈھونڈھتا / ناگہان اوس باغ مین دیکھے ہے کیا
غنچہ لب رشک چمن اک نازنین / ہے کھڑی پر اوسکو پہچانا نہین
پوچھا اوس سے تب کہ اے رشک بہار / میری اک بیٹی تھی یہان بیماروار
کیا اوسے دیکھے ہو تم نے اس جگہ / بول دو دل اب پریشان ہے میرا
تب کہا اوسنے کہ اے بابا عزیز / کیا نہین بیٹی تمہاری یہ کنیز
دیکھ کر پوچھا یہ کیا صورت ہوئی / کونسی صورت سے کہہ صحت ہوئی
باپ کو اوسنے سنایا ماجرا / اوس پرندہ کا بھی بتلایا پتا
اوس پہ وہ ہی نے جو دیکھا جھاڑ پر / ایک غمگین ہے پرندہ خون مین تر
پوچھا اوسکو جب اے مرغ کارساز / کس ولی کی ہے تو روح جان گداز
یا فرشتہ ہے کوئی افلاک کا / یا ہے دم کوئی ولی پاک کا
شکل بدلا کر یہان آیا کدھر / تیرے خونین اسطرح کا ہے اثر
کسنے تجھکو آج مارا تیر ہے / کس شکاری کا ہوا نخچیر ہے
چھوٹ کر آیا ہے کہہ کس بار سے / غم نمایان ہے تیری آواز سے
عارضے سے یا کہ دل ہوتا ہے خون / یا کسی کے غم مین تو روتا ہے خون
اس پرندے کو خدا نے دی زبان / جب تو یہ کہنے لگا گریہ کنان
مین فرشتہ ہون نہ روح اولیا / یہ خیال خام دل مین تو نہ لا +
روح دیون کی بدلتی ہے کہین / مومنو نکا یہ عقائد ہے نہین
کان رکھکر سن میرا اب ماجرا / مرغ ہون اک مین بھی غم کا مبتلا +

اب شمارا مجھکو کوئی تیر ہے
ہان مگر غم کا یہ دل نخچیر ہے

پنجہ کھایا ہون مین غم کے باز کا
ہے یہی باعث میرے آواز کا

ہون نہ بیماری مین کوئی مبتلا
ہے مقرر غم کا مجھکو عارضا

خون بہاتا چشم سے مین غم گزین
کیا کرون کچھ جسم مین خون ہی نہین

حال مت پوچھ اب دل مغموم کا
ہے پہ دیکھین میرے خون مظلوم کا

یعنے وہ حضرت نبی کا جانشین +
تن پہ کھایا اپنے زخم اہل کین

خنجر و تیر و تبر سے وائے غم
ہوگیا زخمی بصد ظلم و ستم

جسکو کاندہے پہ بٹھاتے تھے نبی
اوسکا تن زخمی کئے ہین اب شقی

جو رسول اللہ کا ہے دلستان (صلی اللہ علیہ وسلم)
وائے غم وہ ہوگیا لو ہولہان

تیر جب اوسکو لگا میدان مین
چبھہ گیا پیکان نبی کی جان مین

جسگھڑی زخمی شہ والا ہوا
کربلا مین خون کا نالا بہا

اوسکے خون پہ چرخ نے خون رو دیا
ہوش ہر اک اہل جان نے کھو دیا

اوسکے جب خویش و اقارب کٹ گئے
زخم سے اونکے کلیجے پھٹ گئے

خون بہا جب شاہ نیکو فال کا
حال تب سے ہے یہ غم منوال کا

جب یہودی نے سنا یہ حال غم
رو دیا یکبار بادرد و الم +

مرغ سے بولا کہ بہر خدا
کون سے ہین وے رسول کبریا

نام تو انکا سنا مجہکو بہم
ہوگیا جنکے نواسے پر ستم

سنکے یہ اس مرغ نے اک آہ کی
بولا کیا ہو وے ثنا اوس شاہ کی

قصیدہ

آن شہ دین مظہر نور خداست
سید عالم رسول کبریاست

شد وجودش موجب ہستی خلق
آن شہ کونین ختم الانبیاست

مقتدائی دوجہان آن ذات پاک
جادۂ پیشینیان را پیشواست

پایمالش آمدہ لات و منات
ذات پاکش رہنما و مقتداست

دست عالم از ضلالت برگرفت
آنہمہ گم گشتگان را رہنماست

حضرت موسیٰ عصا بردار او
کلمہ او ماضعیفان را عصاست

حضرت عیسیٰ مسیحائی چہ کرد
آن مسیح درد عصیان و خطاست

نفسی نفسی ہر نبی گوید مگر
در قیامت آن نبی دوسراست

محمد حق از آم مقبولش عیان
نامش ای سنی محمد مصطفیٰؐ ست

صلی اللہ علیہ وسلم

اوس نبی ہی کی یہ آل پاک ہے
جسکے خون مین تر جو یہ غمناک ہے

سنکے بولا وہ یہودی غم نکہا
حق تعالیٰ اونکو بخشے گا شفا

اونکے ظالم حق سے شرمندہ رہین
خون بہا تو کیا یہ یہ زندہ رہین

خون بہا کر ظالمون کے ہاتہہ سے
جیتے جی تو ہین نہ اس آفات سے

جام آب زندگی پیتے تو ہین
خیر گر زخمی ہوے جیتے تو ہین

گر وہ زندہ ہین تو بس اتنا ہی بس
ہووےگی صحت یہ اونکو دسترس

آفتین گر جان پہ ہین انسان کی
خوف کیا پر خیر ہووے جان کی

کاہیکو روتا ہے شور و آہ سے
رکہہ تو امید شفا اللہ سے

سنکے یہ اس مرغ نے اک آہ بہر
یون کہا رو رو کے اوسدم با سر

ہے شفا زندونکی خاطر ای جوان
کیا ہوا اب تک نہین تجہپہ عیان

زندہ گر رہتا وہ فرزند علیؓ
کاہیکو ہوتی مجہے یون بیکلی

مصطفیٰ کا وہ نواسا مر گیا
مر گیا کر ہائے پیاسا مر گیا

دیکہہ لے یہ جسم اور یہ میرے پر
اوسکے ہی خون مین ہوے ہین تر بتر

تب یہودی نے بصد غم یون کہا
واسطے اللہ کے کہہ کچہہ ماجرا

اونکی مظلومی سے جان اکہڑی ہے اب
بول مجہکو کیفیت اسوقت سب

تجہکو کس نے دی خبر اس حال کی
کیا ہے صورت مصطفیٰ کے آل کی

تب کہا اس مرغ نے ای باخبر
حال غمگین سن ذرا اب غور کر

ایکدن کا ذکر ہے ہم مرغ چند
سوے صحرا چلدئے اے ہوشمند

واسطے چارے کے نکلے سبکے سب
مشورت تب کی کہ ہر اک ہو جدا
الغرض ہر اک وہان ہو منتشر
پہر تو چر چگ کرکے ہم آجائے مو
مہر کی گرمی سے جان بیتاب تہی
دوپہر تہی سر پہ تہا جب آفتاب
تاب چلنے کی نہ تہی انسان کو
دہوپ کا لا تہا کہ جلتی تہی زمین
دہوپ سے بیتاب ہوکر ہم تمام
جہاڑ اک آیا نظر مین سایہ دار
جب لگی اوس جہاڑ کی ٹھنڈی ہوا
کوئی تو سائے مین مرغولا کرے
کوئی بولے آب اور دانے کی بات
الغرض ہم سب وہان بایکدگر +
ایسے مین ایک غیب سے آئی ندا
آج ہے آفات مین میرا حسین رض
دہوپ مین جلتا ہے میرا نازنین
وہ وہان ہوکا پیاسا ہے کہڑا
اوسکے بچے آہ ہر یکدم بہرین
بلبلاوین بہوک سے بچے تمام
پیاس سے نکلی ہے وہان اونکی زبان
بند پانی اونپہ ظالم نے کیا
آب ودانہ تین دن سے اونپہ بند

پر کہین چارہ نپایا ہم نے تب
واسطے چارے کے جانا جا بجا
اپنے چارے کو چلا پر کہول کر
آئے سب مل مل گئے کرتے گفتگو
دہوپ سے چربی پگل کر آب تہی
ٹہرنے کی تہی زمین پر کچہ نہ تاب
دہوپ مین تہا اک تڑپنا جان کو
تہے بہڑکتے شعلہائے آتشین
آئے سایہ ڈہونڈہتے باہم تمام
جا کے اوسپر ہم نے تب پایا قرار
دل پہ فرحت ہوگئی سبنے انتہا
کوئی بولی اپنی خوش بولا کرے
کوئی اپنی سیر کر آنے کی بات
بات کرتے تہے خوشی مین آن کر
ای پرندو چین سے بیٹہے ہو کیا
تمکو خوش آنے بہلا اس جائے چین
تم یہان اچہے ہوے سایہ نشین
آب ودانہ تمکو خوش آیا بہلا +
تم یہان سائے مین مرغولا کرین
تمکو خوش آیا بہلا کیا طعام
کسطرح پانی پیا تم نے یہان
تم نے اچہا سرد و تر پانی پیا
تمکو عیش اسجائے کیا آیا پسند

آب و دانہ تمسکو بہایا کس طرح — عیش یہان تمکو خوش آیا کس طرح
آہ و نالے کا وہان ہے غلغلہ — چہچہانا تم کو کیا اچھا لگا
اب نہ آئی دہوپ کی کچہہ تمکو تاب — دہوپ مین جلتا ہے میرا آفتاب
بیکسون اور سیر وہان چلتے ہین تیر — خون مین آغشتہ ہے میرا امیر
اپنے سب خویش و اقارب کو کٹا — آپ بہی تیار مقتل پر کہڑا
زخم کہائے شاہ نے تلوار سے — صاف پر کرتے ہو کیا منقار سے
قاتل اوسکے قتل پر تیار ہے — چین تمکو اب یہان ہر بار ہے
جسکو کاندہے پر بٹہاتے تہے رسولؐ — وہ زمین گرم پر ہے دل ملول +
قافلہ اوسکا وہان تاراج ہے — کیا جماعت خوش تمہاری آج ہے
جو بلا ظل رسول اللہ مین — تشنہ لب ہے وہ کہڑا جنگ گاہ مین
ظالمونکے اسپہ اب آفات ہے — تم کرو اس جا خوشی کی بات ہے
کچہہ بہی آیا تمکو اب اس کا خیال — ہے میرے محبوب کا کسطرح حال
الغرض ہم نے سنی جب یہ ندا — جسم مین ہر اک کے لرزہ پڑ گیا
اڑ چلے ہم جب بسوئے کربلا — جاکے کیا دیکہے کہ وہ شاہ ولا
ذبح ہوکر وہان پڑا ہے خاک پر — گرد اوسکے ہین پڑے خویش و پسر
جسم تیرون سے ہوا ہے چاک چاک — لاشۂ مظلوم ہے آلودہ خاک
مصطفےٰ کے جانشین کو دیکہکر — ہو گئی آفت ہماری جان پر
لاشۂ پرخون پہ لوٹے سارے جا — پہر وہان سے اوڑکے ہر اک چلدیا
کچہہ نہ تہی تب ایک کی ایک کو خبر — ہو گئی ساری جماعت منتشر
جسطرف دل لے گیا اوسطرف کو — ہر پرندہ اوڑ چلا بے ہوش ہو
اسطرح سے مین بہی ہوکر پر الم + — آگیا اوس جہاڑ پر با درد و غم
کاٹ لیتا حلق پر خنجر نہین — کیا کرون کچہہ تیز پر شمشیر نہین
ہے یہ خون اوس کشتۂ شمشیر کا — ہے یہ خون زخم تن شبیر کا

کھکے یہ وہ مرغ وہان سے اوڑ گیا ‏ ‏ یہ یہودی اسجگہہ غمگین بنا
دل ہوا از بسکہ اوس کا نرم تر ‏ ‏ اپنی دختر سے کہا اے باخبر
جسکے خون مین اسس طرح کا ہوا اثر ‏ ‏ اوسکے جد کا کیون نہو دین خوبتر
الغرض بیٹی کو لے وہ باصفا ‏ ‏ شہر مین جا کر اقارب سے کہا
دین محمد کا کرو تم اب قبول ‏ ‏ وہ یقین برحق خدا کا ہے رسول
حال جو گزرا سنایا انکو سب ‏ ‏ اور دختر صحت پانے کا سبب
جب سنا خویشون نے اوسکے ماجرا ‏ ‏ سب نے تب کلمہ محمد کا پڑھا
وہ یہودی بھی مع دختر وہان ‏ ‏ پڑھ لیا کلمہ بدل ہو شادمان
دیکھئے شبیر کے خون کا اثر ‏ ‏ درد کو ہر اک دوا ہے نیشتر
غم کرو شبیر کا اے دوستو ‏ ‏ خوش رہو گے مصطفےٰ کے روبرو
بس کر اے سنی یہ غم کی داستان ‏ ‏ کیا بیان ہووے کہ ہے قاصر زبان
فاتحہ پڑھ ایتوای سنی بہم ‏ ‏ ختم کر کر داستان درد و غم

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ در بیان شیخ صنعان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذات خالق قل ہو اللہ احد ‏ ‏ لم یلد واحد ولم یولد احد
ذات باری لاشریک وحدہ ‏ ‏ ہے رسول اللہ محمد عبدہ
صلوا صلوا علیہ و آلہ ‏ ‏ والصلوٰۃ اللہ علیٰ اصحابہ
بعد حمد و نعت کے ہو باادب ‏ ‏ مین کرامت غوث کی لکھتا ہون اب
وعظ مین اک روز حضرت نے کہا ‏ ‏ میرے کاندھے پر ہے پاے مصطفےٰ
ہین ولی جو حاضرین و غائبین ‏ ‏ اور جو ہین اولین و آخرین
ہے قدم میرا سبھونکے دوش پر ‏ ‏ حق تعالیٰ نے مجھے دی ہے خبر
آپنے جسوقت یہ فرما دیا ‏ ‏ فضل حق سے اولیا نے سن لیا

یعنے وہ آواز شاہ کاملین — سن چکے سب اولین و آخرین
حاضرین و غائبین کے کان مین — جبکہ پہنچا دی خدا نے آن مین
سنکے یہ آواز شاہ اولیا — سب نے گردنکو جھکا کر یون کہا
غوث الاعظم کا وہ پاے نیکتر — دوش پر سر پر ہماری چشم پر
شیخ صنعان تھا جو پیر اصفہان — سنکے بولا کبر سے وہ ناگہان
دوستان حق سے اک مین ہی تو ہون — کیا سبب اسکا قدم کاندہے پہ لون
تب فرشتے سنکے اس آواز کو — لاکے پہنچائے وہ شاہ راز کو
غوث نے سنکر شتابی سے کہا — اپنی جانب سے مین کچھہ بولا نتھا
آئی الہی درگہ رب سے ندا — مین نے پہنچایا جو تھا حکم خدا
سب نے کاندہے پہ لیا میرا قدم — عاجزی سے کرکے اپنی پشت خم
جو کہ رحلت پا چکے تہے اولیا — اون سبھون نے بہی قدم میرا لیا
لیئے اپنی قبر سے گردن اوٹھا — سب نے رکھدی صاف میرے زیر پا
شیخ صنعان نے کیا انکار اب — یہ نہین معلوم اس کا کیا سبب
یہ نہین سمجھا وہ پیر اصفہان — اس سخن مین دیکھو ہے راز نہان
یعنے آنحضرت محمد کا قدم — عبد قادر کو ملا ہے باکرم
اوسکے پاے موجب برکات ہے — یا نون حضرت کا ہی اسکے سات ہے
یہ نہین سمجھا کیا دیگر خیال — لایا نادانی سے دلبر وہ ملال
گر قبول اوسکو نہین میرا قدم — لیوے گا گردن پہ سور کا قدم
چپ رہے فرماکے اتنا دستگیر — غوث الاعظم شاہ دین پیران پیر
شیخ صنعان نے یہ دیکھا شب کو خواب — آپ شہر روم مین پہنچے شتاب
ایک بت کے روبرو ہو بادب — صاف سجدہ کر رہا ہے بے سبب
صبح کو وہ خواب اپنا کر بیان — بولا مجھکو اسمین آتا ہے گمان
خواب یہ اچھا نہین ہے دوستو — یہ نہین معلوم کیا انجام ہو

یہان سے چلئے کعبۃ اللہ کی طرف — دل لگانا بیت اللہ کی طرف
اتفاقاً شیخ صنعان قصد کر — چلدئے حج کے لئے خورسند تر
ساتھہ اوسکے چار سو تھے سب مرید — جب چلے ہو عازم حج سعید
راہ مین ترسا کی اک لڑکی حسین — اپنے بنگلے پر تھی بیٹھی نازنین

غزل

دلفریب و دلربا رشک قمر — گل رخ و غنچہ دہان و سیم بر
تیر مژگان گوشہ ابرو کمان — چشم نرگس سحر گر جادو نظر
مہر خوبی شعلہ رو آتش پری — ز آتش عشق آب زاہد گرم تر
گیسوے شب رنگ بر رخسار صاف — چون تجلی ہمقران شام و سحر

از مئی خوبی لبالب جام چشم — ہوش سنی صاف بردہ در نظر

کافرہ ترسائی تھی آتش پرست — بلکہ خاکستر مین آتش اوس سے پست
شعلہ رو کچھ ایسی آتشناک تھی — رشک سے گھل گھل کے آتش خاک تھی
بیٹھکر دوکان پہ بیچے تھی شراب — عاشقون کے دل وہ آتش پر کباب
نازنین ایسا بہت قہوہ فروش — ایک ادا مین لوٹ لے زاہد کا ہوش
آگ کو رغبت سے یہ پوجا کرے — آگ اوسکو رشک سے دیکھا کرے
آگ کو پوجا کرے یہ شعلہ خیز — آگ کی اسیر نظر تھی تیز تیز
سنگدل وہ بت کہ آتش رنگ مین — کیونکہ ہووے آگ اکثر سنگ مین
دیکھتی ہی اوسکو عاشق ہو گیا — کاہیکا عاشق کہ فاسق ہو گیا
مارتا تھا جسطرح کعبے کا دم — ہو گیا ویسا پرستار صنم
شیخ جی بھولے حرم کا صاف نام — بت کا جبدم ہو گیا بیت الحرام
ہو گیا کر عشق کعبے کا عدم — وہ مسلمان کافر عشق صنم
ہو گیا زلف صنم کا تار تار — شیخ صاحب کے گلے زنار وار
کعبہ جب روے صنم کا ہو گیا — طاق مین ابرو کی جا سجدہ کیا

وہ صنم ابرو جو دیکھا یار کا | صاف محراب عبادت کرلیا
اوس کمان ابرو کا دیکھا جب کہ تیر | ہوگیا نخچیر شیخ گوشہ گیر
مانگ سے کر مانگ نے دل شیخ کا | لے لیا ایمان کامل شیخ کا
پر گہر اوس مانگ کی کیا دون نظیر | کوڑیالے سانپ کی تہی وہ لکیر
یا کہون مین کہکشان پر ضیا | یا کہ نقشہ کوڑیالے سانپ کا
یا کہون مین کرچکا شایہ گذر | راستے مین سانپ انڈے ڈالکر
جوئے حیوان یا کہ تہی ظلمات مین | صبح صادق یا تہی آدہی رات مین
یا کہون مین ابر مین تہا صاعقہ | خضر یا ظلمات مین بہولے تہا راہ
حق و باطل کی سمجھ مین ابر و برق | کفر اور اسلام مین اتنا ہی فرق
مانگ کیا تہی زاہدون کی آہ تہی | کفر کی ظلمات مین گم راہ تہی
زلف اوسکی دام تہی اک جان پر | ظاہر اوڑا لے بلا ایمان پر
زلف کیا زاہد کو لائی دام مین | کفر نے ڈالی بلا اسلام مین
دلوسا دل ہوگیا کاکل رسن | پہر ہوا چاہ ذقن مین غوطہ زن
شیخ تسبیح سلیمانی کو چہوڑ | ہوگیا کافر مسلمانی کو چہوڑ
پہنکدی تسبیح متوالا ہوا | سلسلہ پہر اشک کا مالا ہوا
کاہیکی تسبیح تہا وہ اور طور | منکے منکے مین پڑا کچہہ پہیر اور
شیخ صاحب چہوڑ کر سب عقل و دین | ہوگئے کوئے صنم کے جانشین
ٹکٹکی باندہی صنم کے روبرو | دین و آئین چہوڑ کر سب ایکسو
چہوڑکر پاس نفس پاس قدم | دم صنم کا مارتے تہے دمبدم
اسطرف بہی عشق نے جذبہ کیا | ہوگئی آشفتہ تر وہ دلربا
وہ جہان بیٹہی تہی پہر اوٹہی نہین | اپنی جا سے بت ہی اوٹہتے ہین کہین
چپکی بیٹہی تہی نہ کس سے تہا کلام | کیونکہ ہون خاموش بت سب لاکلام
کہنا سننا ہوش کے سب سات ہے | بت اگر بولے تو پہر کیا بات ہے

کہانا پینا رہ گیا سب ایک سو — بت نہ کہاتے ہین نہ پیتے ہین کبھو
جان پر اوسکی ہوا اک اضطرار — چشم پرنم دل نہایت بے قرار
عشق کافر کا عجب کچھہ طور ہے — ہر گہڑی مین رنگ اوسکا اور ہے
گاہ یہ معشوق کو عاشق کرے — صورت عاشق کا شایق کرے
گاہ عاشق کو کرے معشوق یہ — ہے بلا انگیز ہر مخلوق یہ
عشق آیا کفر اور اسلام مین — حق و باطل آ گئے اکدام مین
شیخ جی کو بت کے آگے تہا قیام — دین کے آگے بت کو جلسہ تہا مدام
سلسلہ آنسو کا وہان تسبیح تہا — شیخ کو یہان اشک کا مالا ہوا
اوس کا گیسو تار تہا تسبیح کا — کاکل بت شیخ کا زنار تہا
کفر سے ایمان مین گر رخنہ پڑا — دین نے بہی کفر کو ٹکڑے کیا
کفر کا ایمان مین یون تہا وطن — جسطرح لگ جائے سورج کو گہن
کفر مین ایمان کا تہا یون مقام — جون شب تاریک مین ماہ تمام
یہ وہ آتش پر سمندر کے بطور — وہ یہ مہ رو پر نے جیسے چکور
الغرض اس طور گذرے چندر روز — جان بریان چشم گریان دل بسوز
باپ نے اس شعلہ رو کو دیکہکر — دلمین سمجھا یہ ہوئی بیمار تر
جلد بلوایا تو آیا اک طبیب — عرض کی یہ اور ہے علت نصیب
اسکو بیماری نہین ہے اور کچہہ — مجہکو آتا ہے نظر یہ طور کچہہ
اسکو سودا بڑہ گیا ہے عشق کا — خون فاسد جوش کرتا ہے سدا
اور صفرہ چڑہ گیا ہے مغز پر — صورت بلغم نہین آتی نظر
خلط چارون بہی پریشان ہو گئے — صحت و راحت کے خواہان ہو گئے
اس سقامت کا کرون مین کیا علاج — الغرض بیماری ہے یہ لا علاج
ایک نسخہ اسکی خاطر ہے سنو — اس سے ہی صحت کچہہ اسکو ہو تو ہو
اور کچہہ نسخہ نہ ہوگا کارگر — کیونکہ اسکو عارضہ ہے سخت تر

عشق کی تن مین حرارت ہے بہت — اسلئے اسکو سقامت ہے بہت
واسطے بیمار کے تخصیص یہہ — الغرض نسخہ کیا تشخیص یہہ
چاہئے شربت وصال یار کا — بوسۂ عناب لب دلدار کا
ہو گل سرخ عذار رنگ دار — کچھہ بنفشائے خط خوشبوئے یار
ہو طباشیر رخ صبح وصال — ہو گی صحت جب اسے بتقبیل وقال
کہکے یہ رخصت ہوا وہان سے حکیم — اس سے بہتر ہے نہ دارو نے سقیم
جب پدر یہ سوچکر کہنے لگا — ہے یہ ترسا وہ مسلمان باصفا
ایسی کچھہ ٹھہرائیے تدبیر اب — تاکہ وہ راضی ہو جسکے سبب
پہر تو یہ تدبیر ٹھہرا کر بہم — بول بہیجا شیخ کو وہ چشم نم
تیری معشوقہ تو ترسے سات ہے — چند شرطونپر مگر اثبات ہے
ہم ہین ترسا جو ہمارا دین ہے — اسمین ایسی رسم یہ آئین ہے
واسطے شادی کے ہو جسکا پیام — چند مدت عقد کے وہتک مدام
خوک دلہن کے چراوے وہ مدام — پہر مکانمین لائے اونکو وقت شام
جو کہ کم طاقت ہین بچے شیرخوار — اونکو لاوے دوش پر کرکے سوار
اپنے قرآن کو جلا دیوے تمام — دین کا پہر کر نہ لاوے منہ پہ نام
عقد کے دن ہے یہ دستور صواب — دین شراب ایک ہاتہہ سور کے کباب
دامن دلہن ہو دیگر ہات مین — ہے طریقہ یہ ہماری ذات مین
یہ شرایط آپ کو گر ہین قبول — لیجیے اوسکو نکاح مین بیملول
شیخ بولا صاف دونگا جان کو — پر جلانے کا نہین قرآن کو
وہ جو دو باتین تمہاری ہین قبول — مین عمل اونپر کرونگا بے ملول
الغرض دو بات پر راضی ہوے — لیکے سور شیخ جنگل کو چلے
خوک سب جنگل کو لیجایا کرین — اونکے بچے دوش پر لایا کرین
غوث اعظم سید کل اولیا — جسطرح فرماے تہے ویسا ہوا

شیخ جی صاحب کے کاندہے پر بہم — آگیا یکبار سور کا قدم
بعد مدت آگیا دن عقد کا — ہوگئی پہر تو دلہن آراستہ
شیخ کے ایک ہاتہہ ساغر پر شراب — دے دئے بنواکے سور کے کباب
شیخ نے چاہا کر پے لیوے شراب — اور کہا لیوے وہ سور کے کباب
تب فریدالدین نے دیکہا یہ حال — ہاتہہ سے جاتا ہے پیر با کمال
سوئے بغداد مبارک چشم تر — کردا این آواز با سوز جگر
بر من مسکین از بہر صمد — المدد یا غوث اعظم المدد
ورنہ مرشد میرود از دست ما — الغیاث امی غرش حق بہر خدا
مرشدم افتادہ شد یا دستگیر — از برائے جد خود دستش بگیر
پیر اب جاتا ہے میرا ہات سے — لو بچا یا غوث اس آفات سے
کی جو یہ فریاد با شور و بکا — شیخ کے اعضا مین لرزہ پڑ گیا
وہ کباب و ساغر مل پہینک کر — سوئے صحرا چلدیا خستہ جگر
عشق ترسا سے اٹہا کر اپنا دل — فعل سے اپنے ہوا تب منفعل
کافرہ سے توڑ دی الفت کہن — کیونکہ ہوتے ہین مسلمان بت شکن
بت کے آگے سے کیا یکبار جست — کاہیکو ہونگے مسلمان بت پرست
کافرونکو راہ پر لادین بہم — کب مسلمان ہون پرستار صنم
باتوان اپنا کردیا سوئے صنم — ہو مسلمان کو برا روئے صنم
جبکہ اپنے فعل سے تائب ہوا — شیخ پر گبرہ کا دل راغب ہوا
شیخ صنعان سوئے صحرا جب چلا — پہر تو اوس ترسہ نے بہی پیچہا کیا
شیخ نے فرمایا کیون آئی ہے تو — کافرہ تو مین مسلمان نیک خو
مجہہ کو تیرے ساتہہ کچہہ نسبت نہین — کفر اور اسلام مین الفت نہین
عرض کی ترسا نے تب اے شیخ دین — مین نے لعنت کی وہ مذہب پر یقین
مین مسلمان آپکے ہون گی حضور — اہل ایمان ہو تو پہر کیا ہے قصور

عرض یہ کر کر مسلمان ہو گئی — کافرہ تھی اہل ایمان ہو گئی
اور اوسکا خاندان بھی یک بیک — اہل ایمان ہوگیا بے شبہ و شک
گو کہ غفلت جا چکی تھی شیخ کی — پر ولایت اوسکی ساری سلب تھی
شیخ احمد مغربی خواجہ فرید — شیخ صنعان کے مریدان سعید
مشورت دونون نے کی جب اسقدر — جائے اب غوث کی درگاہ پر
شیخ احمد مغربی کو چھوڑ کر — وہ فرید الدین مرد نیک تر
سوئے بغداد مبارک چلدیا — جا کے درگہ سے مشرف ہوگیا
خانقاہ مین جا کے اترا جب فرید — یعنے خادم شیخ صنعان کا سعید
مشورت کی دل سے اپنے اسقدر — کیا کرون ہو جس سے حضرت تک گذر
پھر تو ٹھہرائی کہ کچھہ محنت کرون — یعنے اوس درگاہ کی خدمت کرون
الغرض ہر رات پچھلی رات سے — جا کے پاخانہ کماوے ہات سے
خانقاہ کے خاکروبون مین تمام — عرض کی حضرت سے یا عالی مقام
ہمکو جو خدمت مقرر تھی سدا — آپنے وہ کام اب کسکو دیا
ایک مدت ہو گئی جسکے سبب — ہو گئے محروم ہم سب کے سب
وہ جو خدمت تھی نہین ملتی ہے اب — یا محی الدین کہو ہے کیا سبب
کیا سبب دیگر کو سونپا آپنے — ہمکو کیون محروم رکھا آپنے
آپنے فرمایا یہ کیا بات ہے — جو تمہارا اکار ہے اثبات ہے
کوئی دیگر تو یہان آیا نہین — مین نے اوسکو کام یہ سونپا نہین
ہان مگر جا خانقاہ مین دیکھہ لو — کوئی وہان تازہ مسافر تو نہ ہو
لی خبر اوسکا خبر گیرون نے جا — تازہ وارد اک مسافر ہے پڑا
کیفیت کی جا کے حضرت سے بیان — ایک مسافر تازہ وارد ہے وہان
حال سنکر غوث الاعظم نے کہا — ہو نہ ہو شاید وہی کچھہ ہو ویگا
چپ رہے یہ کہکے شاہ دلفروز — ہو گئے اسبات کو بھی چند روز

ہے روایت غوث الاعظم ایک شب
باہر آئے کوئی حاجت کے سبب

ہو رہی تہی صاف پانی کی جہڑی
کوئی پاخانے سے نکلا اسگہڑی

ٹوکرا چرکین کا سر پر اوٹہا
روبرو سے پہینکنے کو لے چلا

ٹوکرے سے اوسکے بارش کے سبب
بہہ رہا تہا جسم پر چرکین سب

آپنے یہ دیکہکر اس سے کہا
ایجوان تو کون ہے یہانتک لو آ

جب فریدالدین نے وہ پہینک کر
منہہ کو کالا کرلیا کالک سے پہر

باندہ لیکر اپنے دونون ہاتہہ کو
مثل فریادی کے آیا روبرو

عرض کی ہون مین غلیظ و روسیاہ
ایک مدت سے ہون باحال تباہ

شیخ صنعان کا ہے خادم یہ فقیر
دستگیری اوسکی ہو یا دستگیر

الغیاث

اے طبیب دردعصیان الغیاث
وے دوائے دردمندان الغیاث

این غریب و بیوطن آمد بہ تو
اے کرم بخش عندیبان الغیاث

من یتیم و بیکس و بے وارثم
اے سر ظل یتیمان الغیاث

بیے نوا ام دست بستہ روسیاہ
اے نوائے بے نوایان الغیاث

آمدہ سنی چو مور خستہ جان
اے سلیمان اے سلیمان الغیاث

نام عاصی کا فریدالدین ہے
ایک حاجت کے سبب غمگین ہے

یہ فریدالدین نے کی عرض حال
سن چکے جب سب شہ فرخندہ فال

ہاتہہ دو کہلوا کے منہہ دہلوا دیا
رحم سے پہر اسکو یہ فرما دیا

کا ہیکو ایسا غلیظ و خوار ہے
جا فریدالدین تو عطار ہے

غوث الاعظم نے جو فرمایا خطاب
تب فریدالدین نے پائی یہ آب

اسگہڑی تاثیر دیکہو کیا ہوئی
ہاتہہ مین بو عطر کی پیدا ہوئی

معتقد ہون با مریدان سعید
ہاتہہ جن جن کے ملاتے تہے فرید

ہاتہہ مین ایک مرتبہ ان سبکے ہو
عطر کی بو مشک کی عنبر کی بو

پاخانہ تھا اوٹھایا غوث کا
ہاتھ مین خوشبوئی آئی برملا

بعد حضرت غوث نے اس سے کہا
مانگ لے جو کچھہ تجھے ہے مانگنا

عرض یہ کی آپ پر روشن ہے سب
آپ بولے اس سے بہتر کر طلب

تب فرید الدین نے کی عرض حال
بخشدو مرشد کو اے صاحب کمال

پیر میرا آپ سے گستاخ ہو
کہوکے بیٹھا صاف عقل و دین کو

ہوگیا گمراہ اس عاجز کا پیر
رحم کچھہ فرماؤ یا روشن ضمیر

بخشش مرشد کی دولت ہاتھہ آے
گویا دو عالم کی دولت ہاتھہ آئے

غوث نے یہ سنکے سارا ماجرا
درگہ اللہ مین کی ایسی دعا

مناجات

یا رب بہر عطا آوردہ است
پیش تو عذر خطا آوردہ است

بندۂ خوار و گنہگار و ذلیل
یک گنہ صد عذرہا آوردہ است

ذکر استغفار عذر صد گناہ
بہر عذر تو جہا آوردہ است

روسیاہی و گنہگاری تمام
پیش تو واحسرتا آوردہ است

از رہ الطاف عذرش کن قبول
ہرچہ سنی عذرہا آوردہ است

شیخ صنعان نے کیا تہا جو گناہ
اس سے اب ثابت ہوا ہے یا اِلٰہ

اس کو تو اپنے کرم سے عفو کر
پہر نہ ہو ایسی خطا بار دگر

درگہ حق سے ندا آئی بعجم
یا محی الدین شہ لطف و کرم

وہ ہوا گستاخ و نافرمان صاف
ہم خطا اوسکی کرین کیونکر معاف

ہے وہ نافرمان و مردود جناب
اسلئے ہے واسطے اوسکے عذاب

اوسکی خاطر پہر دعا کی آپنے
ایسی الفت کی نہ ہوگی باپ نے

وہ دعا بہی رد ہوئی اک مرتبہ
یا رسولم اسقدر کی پہر دعا

یا الٰہی بہر ذات مصطفےٰ ؐ
فضل سے سب بخشدے اوسکی خطا

تب خطاب آیا کہ اے محبوب من
یہ ہوا مردود بے گفت و سخن

جو جہان مین ہین بزرگان خدا — واسطے اوسکے نہ کی ایک نے دعا
آپنے کی عرض اے پروردگار — ہم معاصی ہین تو ہے آمرزگار
ایک نے اس کی حمایت کی نہین — تیری درگہ مین شفاعت کی نہین
اسلئے یہ پہنچا ہے یہان تک مرتبہ — ہوگیا گمراہ اے یار خدا
اوس کا جب پہنچا ہو درجہ یہان تلک — اسلئے آتا ہے میرے دلمین شک
کیا میری عرضی ہی رب العالمین — کہ بہلا قابل اجابت کے نہین
خیر گرا لیا ہے اے یار خدا — مجہہ مین دیگر اولیا مین فرق کیا
مین بہت اسوقت اندیشے مین ہون — گر شفاعت مین مریدون کی کرون
وے جو بخشے جائین بن آویگا کار — ورنہ محشر مین رہونگا شرمسار
تو ہی جانے یاربی کیا طور ہو + — بار ز کہا غوثیت سے آپ کو
تیری درگہ سے پہرون محتاج مین — بارہ آیا غوثیت سے آج مین +
چہوڑکر مین آج اسم غوثیہ — کام بندون کا تجہے پر رکہدیا
بخشے یا بخشے نہ تیرا کار ہے — تو جو چاہے سو کرے مختار ہے
مین ہون عاصی پر معاصی ربنا — امر مین تیرے میرا مقصد ور کیا
جب تو آئی آپ کو ایسی ندا — دوست میرے کیون تو آزردہ ہوا

غزل

آشنائے من چرا آزردۂ + — باصفائے من چرا آزردۂ
آنچہ می خواہی کنم امروز گیر — باوفائے من چرا آزردۂ
مردہ را زندہ کنم از بہر تو — جان فدائے من چرا آزردۂ
در گذشتم از خطا از روے تو — خوش لقائے من چرا آزردۂ
زمرۂ سنی بہ تو بخشیدہ ام — بارضائے من چرا آزردۂ

لے دعا کی سن تیری استجاب — گرچہ ہے وہ لائق قہر و عتاب
یہ لے اوسنے جو خطا کی برخلاف — تیری خاطر کے سبب سے کی معاف

سب مریدونکو تیرے انکے بخش نفس
ہمنے سونپا تجھکو ہی لے اب تو بس

وے بہرے ہونگے اگر عصیان سے
پر اوٹھاونگا انہین ایمان سے

جبکہ یہ فرمان ہوا اللہ کا +
عالم بالا یہ ایسا غل ہوا

سب ملایک نے کیا شکر خدا
ہے محی الدین کا کیا مرتبہ

جب تو حضرت نے فریدالدین کو
مہربانی سے کہا اے نیک خو

ہم نے تیرے پیر کو بخشا ہے اب
تیری خاطر کا ہوا سارا سبب

منہہ سے حضرت کے جو یہ نکلا کلام
شیخ صنعان کا ہوا عالی مقام

جب فریدالدین رخصت ہو چلا
پیر کے نزدیک آ دیکھے ہے کیا

ہو گیا ہے مرتبہ ایسا بلند
جسقدر آگے تہا اوس سے ہی دو چند

پہر تو دونون ہو گئے پیر و مرید
غوث کی خدمت مین آکر مستفید

شیخ صنعان غوث کی خدمت مین آ
عاجزی سے مانگ لی عفو خطا

آپنے فرمایا جا اے خستہ حال
تجھکو بخشا اب خدانے ذوالجلال

عفو کر کر شیخ صنعان کی خطا
غوث نے پہر اور نعمت کی عطا

غوث کی وہ ذات بابرکات ہے
اپنی بخشایش تو بابتے ہات ہے

کر یہ سنی پر بھی بخشایش کی دید
کیونکہ ہے یا غوث حق تیرا مرید

دوستونکو اوسکے اور اولاد کو
ہر دو عالم مین ہمیشہ خوش رکھو

رب سے دلوا دو یہ سنی کی مراد
یا محی الدین شہ عالی نژاد

یاربی بہر محی الدین مدام
تو روا کر حاجتین میری تمام

تندرستی دے تو ہر بیمار کو
یا الٰہی بہر غوث نیک خو

دشمنان دین کو نابود کر + +
فتح دے اسلام کو تو انکے سر

عدن مین سنی کی ہر دم سیر ہو
یا الٰہی خاتمہ بالخیر ہو

غوث الاعظم کا ہے سنی مدح خوان
یاربی خوش رکھہ اوسے تو ہر زمان

فاتحہ پڑہہ دل سے اے سنی مدام
غوث کی تو روح پر ہر صبح و شام

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ

پہلے لکھون آداب سے اللہ کی تعریف
بعد اسکے جو بہتر ہے محمدؐ کی ہے توصیف

بعد از صفت احمد مرسل کے جو پوچھو
بہتر ہے صفت آل محمد کی عزیزو

اسواسطے مین جانکے اے اہل سعادت
کرتا ہون رقم غوث مکرم کی کرامت

اکرونکا ہے ذکر سنو غوث معظم
جاتے تھے کسی راہ سے مخدوم دو عالم

دیکھا کہ مسیحائی مسلمان سے اوسجا
کہتا ہے محمدؐ سے مقدم ہے مسیحا

تم اپنے نبی یعنے محمد کی فضیلت
رکہتے ہو جو عیسیٰ پہ بہلا کونسی صورت

اسواسطے رکہتا ہے بزرگی میرا عیسیٰ
کر ڈالے کئی بار کئی مردونکو زندہ

تب غوث نے پوچہا وہ فرنگی سے دانا
مردہ کو کیا زندہ مسیحا تو ہوا کیا

مردہ کو کیا زندہ اگر حضرت عیسیٰ
ہر بخش عصیان کا محمدؐ ہے مسیحا

ہر چند کہ ہے روح مسیحائے مجدد
یہ رتبہ کہان ہے ابوالارواح محمدؐ

بیمار کے منہہ نام محمدؐ کا نکل جاے
وہ بخش جانکاہ سے فی الفور شفا پاے

یہ فیض ہے اوسکی نظر فیض اثر کا
کر دیوے بہم مردۂ صد سال کو زندہ

مردیکو جلانا تو بڑی بات نہین ہے
امت کے گنہگارونکا حامی ہی کہین ہے

احمدؐ کا ہوا اور نہ ہوگا کوئی ہمسر
مردود فرشتہ تہا وسے جتنے وسے تہے

اونگلی سے کیا ماہ کو دو ٹکڑے فلک پر
دیگر نہ پیمبر ہے محمدؐ کے برابر

اونگلی سے روان آپکی اک روز ہوا آب
اوس آب سے سب لشکر تشنہ ہوا سیراب

بہوکی تہی سپہ آپکی اتارا ایک سیر
ایک سیر مین حضرت نے ہزارون کو کئے سیر

ایک روز محمدؐ نے کیا ریت کو حلوا
پانی پہ سے پتہر کو بلایا تو چل آیا

کلمہ مین یہ کچہہ میرے محمدؐ کے اثر ہے
ماہی نہ جلی آگ پہ کچہہ تجہکو خبر ہے

ہرنی کو جو اک روز ضمانت سے چہڑالی
وعدہ پہ معہ طفل ہرن آپ سے آلی

ایک روز پئے فاختہ تہا باز درندہ
دینے کو تہے تیار اوسے گوشت بدنکا

قصیدہ

امت مین محمد کی ذرہ آنکے دیکھو — اس دین مکرم کو تو پہچان کے دیکھو
اس دین کی اسلام کی مذہب کی عزیزو — کیا کیا ہی فضیلت ہے ذرا جانکے دیکھو
رحمت ہے عنایات ہے بخشایش محشر — کیا کیا یہان اسباب ہین آمانکے دیکھو
ہین نعمتین انواع کی اسلام کے اندر — کچھہ ذوا یقے اب چکھہ کے تو اس خوانکے دیکھو
سنی کا نبی حامی ہے اللہ مددگار — کیا عالی مراتب ہین مسلمان کے دیکھو

صلی اللہ علیہ وسلم

امت نہین اس امت احمدؐ کے برابر — ہے کون نبی میرے محمدؐ کے برابر
اللہ نے بنائے کہو کسکے لئے افلاک — وہ کون نبی ہے کہ ہوا سید لولاک
تہا کس سے اثر حضرت آدمؑ کی دعا کو — وہ کون نبی سارون سے پیارا ہے خدا کو
یہ وہ ہے نبیؐ نام نبیون کا جگایا — یہ وہ ہے نبیؐ کفر سے خلقت کو بچایا
احمدؐ جو مرا بعد مسیحا کے نہ ہوتا — اسوقت نہ کہتا تہا کوئی کون ہے عیسیٰؑ
پیدا ہوا پیچہے تو کیا خلق کو محرم — آدمؑ یہ ہین موسیٰؑ یہ مسیحاؑ ہے مکرم
اس دین کو نقصان نہین تا بہ قیامت — اس دین سے ہے ہر ایک پیمبر کی فضیلت
ہو جبکہ عیان صبح قیامت کا سفیدہ — تا بنے کی زمین اور فلک ہوگا کہے کا
ہر ایک نبی نفسی و نفسی مین رہیگا + — پر میرا نبیؐ امتی امت ہی کہے گا +
ہر وقت محمدؐ کی تو امت ہی مین جان ہے — یہ رحم بہلا حضرت عیسیٰؑ مین کہان ہے

قصیدہ

امت مین محمدؐ کی اگر آئے مسیحاؑ — تو ذائقہ اس دین کا کچھہ پائے مسیحاؑ
امت مین محمدؐ کی مین داخل ہون یارب — مدت سے یہ ہے دلمین تو لائے مسیحاؑ
تب پہول کے پہولون نہ سمائیگا خوشی سے — بر آئیگی اکدن جو تمنائے مسیحاؑ
دل مردہ جو اس دین سے جیتا ہوا دیکہے — تو قم کی صدا لب پہ نہ پہر لائے مسیحاؑ
ہو عرش کجا اور کجا چرخ چہارم — ہے بام محمدؐ کے تلے جائے مسیحاؑ
ہے عرش معلیٰ کے تلے چرخ چہارم — سایہ مین محمدؐ کے ہے ملجائے مسیحاؑ
فرمائے پاگاہ براق نبوی تک — کسطرح رسا ہو جو نہ کچہ پائے مسیحاؑ

امت جو انہین کہتی ہے اللہ کا بیٹا — محشر مین اسی شرم سے شرمائے مسیحا
لوگ آئین شفاعت کے لئے پاس تو انکو — احمد کی طرف راستہ تبلائے مسیحا
بیماری عصیاں کی طبابت نہین سیکھی — کیا زندہ جو بے جان کو فرمائے مسیحا

عصیاں کی طبابت نہ مسیحا نہ کسی مین — اے سنی محمد ہے مسیحائے مسیحا

دعوی بھی کیا حضرت عیسی نے بہ نسبت — ہین احمد مرسل کے رہیں داخل امت
اقوال یہ آقا کے نظر ہے کہ نہین ہے — عیسی سے محمد کی خبر ہے کہ نہین ہے
انجیل مین ہے نام نبی فارقلیطہ — اللہ نے عیسی کو کیا اسطرح آگہ
کچھہ سمجھا بھی ہے فارقلیطہ سے جو مقصد — ہم خوب سمجھتے ہین وہ ہے نام محمد
افضل ہے مکرم ہے محمد میرا سچا — سچا ہے کہ سب نبیونکو بھیج کر کے بتایا
ہوتا نہ محمد نہ خدا خواستہ جھوٹا — تو نام نہ لیتا تہا کبھی کوئی نبی کا
ہونے سے محمد کے سچائی ہوئی سکی — ہونے سے محمد کے بڑائی ہوئی سکی
احمد کے سبب ہمکو بزرگی جو عیاں ہے — عیسی کی فضیلت سے خبر تمکو کہان ہے
دستور یہ ہے عالم ہستی کا عزیزو — جو شاہ کہ منصوب ہو حکم اوسکا رواں ہو
شاہی شہ منصوب کی ہے آمین لشہرت — کیونکر شہ معزول کی جاری ہو حکومت
عیسی ہوے معزول محمد ہوئے منصوب — معزول کے تابع رہین یہ بات ہے ناخوب
یہ سچ تو کہو تمکو مسیحا نے کہا کیا — ہرگز نہ سنو بعد میرے حکم کسی کا +
یہ بات کہی حضرت عیسی نے معتبر — آوے گا میرے بعد بڑا ایک پیمبر
اوس سرور عالم کا سنو نام ہے احمد — وہ سارے نبیون مین نہایت ہے مجید
انجیل مین ہے نام رقم فارقلیطہ — تم اوسکی اطاعت کرو راضی رہے اللہ
کچھہ سمجھا تو ہے فارقلیطہ سے جو مقصد — ہم خوب سمجھتے ہین وہ ہے نام محمد
یہ وہ ہے محمد سر دفتر ایجاد — یہ وہ ہے محمد کہ جہان جس سے ہے آباد
یہ وہ ہے محمد کہ ہوا راحم خلقت — یہ وہ ہے محمد کہ ہوا شافع امت
یہ وہ ہے محمد کہ ہوا سرور عالم — یہ وہ ہے محمد ہوا آدم سے مقدم

یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہے اللہ کا پیارا ۔ یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہے امت کا سہارا
یہ وہ ہے محمدؐ کہ خدائی کا ہے مظہر ۔ یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہوا سب سے فزونتر

قصیدہ

خوش آگیا سب سے سخن نیکوئے محمدؐ ۔ کیا بہا گئی اللہ کو خوش خوئے محمدؐ
جب خلق دو عالم کا خیال آیا خدا کو ۔ تیار کیا آئینہ روئے محمدؐ
بیماری عصیان سے شفا پائیگی امت ۔ ہے خاک شفا خاک سر کوئے محمدؐ
ہرچند کہ اللہ سزا دیگا گنہ کی ۔ پر کیا کرے بخشش کی ہوئی خوی محمدؐ
دوزخ مین نڈا لیگا خدا ہمکو یہ باعث ۔ ہے دیکہنا محشر مین ہمین روئے محمدؐ
اس رتبۂ اعلیٰ کی صفت کس سے بیان ہو ۔ ہے عرش برین سایۂ مشکوئے محمدؐ
ای سنی شفاعت کے لئے دوڑیگی خلقت ۔ تب دینگے نشان سارے نبی سوئے محمدؐ
احمدؐ کے برابر کہو ہے کون پیمبرؐ ۔ جو شافع امت ہوا اور حامی محشر
آدم نہ چہڑا وینگے تمہین اور نہ عیسیٰؑ ۔ یہ کام جو ہوگا تو محمدؐ ہی سے ہوگا
یہ بول تو مردے کو جلانا ہے بڑی بات ۔ یا امت عاصی کو چہڑانا ہے بڑی بات
پہر غوث نے اس سے کہا جب حضرت عیسیٰؑ ۔ مردے کو اوٹہایا کہو کیا کہکے اوٹہایا
تب آپ سے کی عرض فرنگی نے بحجت ۔ کہتا ہون مین اب آپ سے ایسا بخطابت
کہتے تہے کہ اوٹہ حکم سے اللہ کے بیشک ۔ اوٹہ جاتا تہا وہ مردہ بیجان بیکایک
یہ سنکے ذرا کرکے تبسم کہے حضرت ۔ مین ایک گنہگار محمدؐ کی ہون امت
چل مجہکو بتا ایک کوئی مرقد کہنہ ۔ کر دیتا ہون مین دیکہہ لے اس مردکو زندہ
کہہ جب تو محمدؐ پہ بہلا لاویگا ایمان ۔ کیا تب بہی نہین ہوویگا ای شخص مسلمان
تب غوث سے کی عرض مسیحائی نے اچہا ۔ یہ کام اگر ہو تو مسلمان بنون گا
یہ کہکے چلا غوث کو لے ساتہہ وہ اُسجا ۔ جسجا پہ تہین قبرین نہایت ہی شکستہ
بتلاکے کہا آپ کو ایک مرقد کہنہ ۔ اس قبر کے مردیکو بہلا کیجئے زندہ
اوس قبر کو دیکہا تو کہا غوث نے ایسا ۔ کہتا ہون سن اس قبر کا مردہ ہے گویّا

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ کہکے ہوئے ذات مین اللہ کے واصل
اٹھہ حکم سے میرے جو کہا آپنے فی الحال
یہ دیکھہ مسیحائی ہوا صاحب ایمان
حضرت کے قدم چوم کے کی عرض کہ آقا
خدامونکے لایق یہ گنہگار نہین ہے
حضرت نے کرم کرکے مرید اوسکو بنایا
کیا غوث معظم کے ہین اوصاف عزیزو
اوس ذات سے جو بغض رکھے اوسکو ہین کیا
یا غوث کرو فضل یہ سنی پہ کچھہ ایسا
یہ سنی ناکارہ گنہگار اگر ہے
کچھہ ایسی دعا کیجئے یا غوث مکرم
ای سنی کر اب ختم بیان فاتحہ پڑھکر

پھر قبر پہ جا کر وہ شہنشاہ مکمل
مرقد سے نکل آیا وہ گاتا ہوا قوال
کلمہ سے محمد کے ہوا صاف مسلمان
اب داخلہ خداموں مین فرمائے میرا
حضرت کے سوا کوئی مددگار نہین ہے
اوس فیض سے کچھہ اور ہوا مرتبہ اوسکا
اچھا یہ ذرا ایک کیجئے انصاف عزیزو
لعنت ہو وہ مذہب پہ پڑے قہر خدا کا
دل مردہ جو اوسکا ہے ابھی ہووے زندہ
جب آپ کا کہلایا تو کیا اسکو خطر ہے
ہم دین کے دشمن پہ مظفر رہین ہردم
ہے غوث مکرم تیری ہر وقت مدد پر

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ

ہے قلم حمد خدا کا شجرہ
کس طرح شکر ادا ہو اوسکا
ہے سزا وار ثنا کے وہ رحیم
چاہتا ہے سو وہی کرتا ہے
نخل بے بار کو دیدیوے بار
اپنے محبوبون کو یہ جاہ دیا
خاص محبوبون مین احمد مختار
عشق پیدا جو ہوا اللہ کو
حق نے چاہا کہ ہو آپہی اظہر

نعت احمد کی ہے اوسکا ثمرہ
جسنے نابود سے موجود کیا
سب ہین نابود مگر وہ ہے کریم
اوسکی قدرت مین کسے رستا ہے
اوسکی قدرت مین لگے کس کا بار
انکو ہر امر کا مختار کیا
ہے خدائی خدا کا سردار
کیا موجود رسول اللہ کو
مصطفےٰ انکو کیا اپنا مظہر

چاہی جب جلوہ نمائی اپنی
لی محمد سے خدائی اپنی

قصیدہ

شدہ چون جلوۂ نورِ احمد
آمدہ حق بہ ظہورِ احمد

رحم زان ذات زاست عصیان
این چنین است شعورِ احمد

حور و غلمان و ملایک انسان
ہمہ خدام قصورِ احمد

ہیچک از بحر شفاعت نگذشت
شد ازین بحر عبورِ احمد

زمرۂ سخی ہمہ شد مغفور
چو بیاید بحضورِ احمد

نام احمد ہے عجب نام خدا
نام گر لیوین تو ہو دفع بلا +

رحمت اللہ کی آگھر جاوے
اوسلئے یا آئی بلا پھر جاوے

آل بھی اسکی نہین ہے کچھ کم
سلموا صلوا علیہ وسلم

کیمیا وہ ہے تو یہ ہے اکسیر
وہ دوائی ہے تو یہ ہے تاثیر

جسکی کونین مین توقیرین ہین
اوس مرقع کی یہ تصویرین ہین

عرش پہ جسکی کہ تحریرین ہین
یہ وہ قرآن کی تفسیرین ہین

بحرِ رحمت کے گہر ہین خوش آب
آفتاب ہے کوئی کوئی مہتاب

مصطفیٰ کے وہ جگر پارے ہین
چرخ عظمت کے وہ سب تارے ہین

عالی رتبت ہین جہانکے مقبول
لطف پروردۂ اللہ و رسولؐ

نازنینان رسول الثقلین
جگر فاطمہؓ نور حسنینؓ

جائین جس راہ سے اس راہ کی خاک
مشک کیطرح سے ہوجاوے پاک

ہے یہ تمہید میری غوث طرف
اوسکو اللہ نے دیا ایسا شرف

دی ہے حق نے یہ نظر مین تاثیر +
دیکھے جس خاک کو ہووے اکسیر

اوسکی جس جائے پہ پڑ جائے نظر
سنگریزے ہون وہانکے سب زر

چلے جنگل مین تو وہ ہریالی
سب زمرد بنے شبنم لالی

چاند زہرا کا ذرا دیکھے اگر
جون کتان کفر کا پھٹ جائے جگر

صلی اللہ علیہ وسلم

پہاڑ کو وے کہے ثمر ہو پیدا — آب کو وے کہے گہر ہو پیدا
یہ زبان اسکی ہے اعجاز بیان — قم کے کہتے ملے بے جانکو جان
ہووہی منہہ سے جو فرماوے بات — رات دن ہووے تو دن ہووے رات
معجزے باقی جو تھے احمد سے — پائے اظہار وہ اس امجد سے

قصیدہ

مقبل ذات احد غوث کریم — ہرچہ خواہد بکند غوث کریم
راحت جان نبی صلی علیٰ — راز سر احد غوث کریم
راحسم است احمد برحق — شاہ بے بغض و حسد غوث کریم
پائے احمد کہ فتادہ ہر جا — قدم آنجا بنہد غوث کریم
زمرۂ سنی بہ عجز والحاح — ہرچہ خواہد بدہد غوث کریم

وہ ہے ہر بحر کا بر کا مختار — بلکہ اللہ کے گہر کا مختار
اپنے خالق سے مصر ہوجاوے — کام ناہونے کا کر کر آوے
شیخ عثمان سے روایت ہے سنو — غوث بیان کیسی حکایت ہی سنو
ابن عبداللہ محمدؐ تھے ایک — انکو اک بی بی ضعیفہ تہی نیک
عرض کی غوث کی آخدمت مین — گرغنی ہون مین بہت دولت مین
عمر اتنی ہوئی لیکن اب تک — مجھہ کو پیدا ہوا فرزند نیک
ہوگئے آگے جو اللہ کے نبیؑ — آرزو اونکو بہی اسبات کی تہی
نیک فرزند خدا گر دیوے — توشۂ عقبیٰ مین ہمارا ہووے
مجھکو امید ہے یہ حضرت سے — یہ کہیے فرزند عطا عظمت سے
نام لیوا ہو ہمارا اچھا — توشۂ عقبیٰ مین رہے گا اچھا
اوس ضعیفہ کی سنی غوث نے بات — کی دعا رب سے اوٹھا کر دو ہات
یاربی فضل سے کر اپنے عطا — اس ضعیفہ کو تو اچھا لڑکا
یہ ندا آئی خدا سے اسدم — میرے محبوب اے غوث الاعظم

دخل مت دے تو میری قدرت مین
اوسکی اولاد نہین قسمت مین

پہر دعا آپ نے کی اللہ سے
یہ ندا رب کی ہوئی درگہ سے

کیا تجہے پہلی ندا یاد نہین
اوسکی تقدیر مین اولاد نہین

پہر دعا آپنے کی تیسری بار
یہ ندا آئی کہ اے نیک شعار

واسطے اوسکے نہ کہہ تو ہرچند
اوسکی قسمت مین نہین ہے فرزند

چارمی بار وہ شاہ اعلے
تن نازک سے اوتارے جبہ

ہاتہ سے سونے ہوا پہینک دیا
اور یہ لفظ وہان فرمایا

مقصد اوسکا نہو حاصل جبتک
خرقہ فقر نہ پہنون تب تک

غوث کے منہہ سے جو نکلا یہ کلام
کہ نہ پہنونگا لباس عظّام

یہ گوارا نہ ہوا اللہ کو +
کیا ارشاد رسولؐ اللہ کو

جلد جنت سے زمین پر جاؤ
اب نواسے کو بہت سمجہاؤ

کار قدرت مین قدم دہرتا ہے
مجہسے ہر بار یہ ہٹ کرتا ہے

لے مطلب تو مسرت پاوے
ورنہ آزردگی دل پر لاوے

اپنے تن پر سے وہ محبوب مرا
خرقہ فقر ہوا پر پہینکا +

میری جانب سے کہو اسکو سلام
یا رسول عربی خیر انام

اپنی جانب سے بہت سمجہانا
جامہ درویشی کا پہر پہنانا

روح پاک نبوی سنکے ندا
حسب ارشاد خدا قصد کیا

کارخانے مین ہوا حکم خدا
قصد ہے سوے زمین احمد کا

ہان خبردار بہلا اے جبرئیل
جاے ہے سوے زمین میرا خلیل

تخت فردوس سے ایک لے آؤ
اوسپہ احمد کو میرے بٹہلاؤ

نوح و آدم کو خبر پہنچادو
کیفیت اون کو یہ ساری بولو

شاہ کونین کی تیاری ہے
مصطفے پیارے کی اسواری ہے

چوبدارون مین رکہو موسی کو
سارہانون مین رکہو یحیی کو +

اور روا ڈ ثنا خوان بنجاے | بخشی فوج سلیمان بنجاے
خضر کو کہدو کہ لے آب حیات | جلد چہڑکاؤ کرے ہاتھون ہات
ساتہہ سب فوج رہے روحانی | نور سے ہووے زمین نورانی
ہووے آراستہ اب ایسا عرش | عرش سے فرش تلک نور کا فرش
جب زمین پر رشک عالم آوے | نامن خلق زمین بنجاوے
دشت سب رشک گلستان ہووے | سب وہان عرش کا سامان ہووے
سارا صحرا چمنستان بنجاے | شکل گل خار مغیلان بنجاے
خار صحرا مین ہر اک گل ہووے | سبزہ اوس دشت کا سنبل ہووے
دشت مین عیش کا سامان رہے | وہان ہر اک طرح سے امان رہے
عافیت دشت مین دے یہ آواز | پنجۂ رستم بنا یہ چنگل باز
شیر کے گہر مین ہرن لے آمان | باز کے گہر ہو کبوتر مہمان
نانا جاتے ہین نواسے کے گہر | ہمقران ہوتے ہین خورشید و قمر
جبکہ میرا مہ تابان نکلے | پہر نہ خورشید درخشان نکلے
رحم عالم جو زمین پہ جاوین | دوزخی بچنے ہین راحت پاوین
زخم پر دانہ پہ انگور بنے | شمع جب مرہم کا نور بنے
جبکہ ہاتف سے ہوئی ایسی ندا | یعنے ہر ایک کو یہ حکم سنا
جب تو جبریل نے دی سبکو خبر | کہ ہین تیار شہ جن و بشر
یہان سے اب سوے زمین جاتے ہین | پہر شرف اہل زمین پاتے ہین
جنت کونین کی بیداری ہے | احمد پاک کی اسواری ہے
سب جلو مین چلو ہو کر اسوار | شاہ دین ہوتے ہین اب تخت سوار
سب نے کی سنکے خبر تیاری | مصطفی کی چلی جب اسواری
آپ کے ساتہہ نبی تہے سارے | ماہ کے گرد ہون جیسے تارے
یہ خبر اہل زمین کو پہونچی | یعنے یہان آتے ہین اللہ کے نبی

پہر شعر نے اُسنے زمین پائی ہے
تن بیجان مین جان آتی ہے

الغرض شاہ بغداد و تمکین
ہو گئے جبکہ شرف بخش زمین

کوہ ہر ایک سر طور بنا
ذرہ ہر شعلۂ پر نور بنا

سرور دین وہ شہ عالی نسب
آئے نزدیک نواسے کے جب

کہکے اللہ کا پہر اوسکو سلام
بعد سمجہا کے بہت خیر انام

آپ ہاتھون سے وہ خرقہ لا کر
اپنے محبوب کے نزدیک آ کر

ایسا فرمائے زبان سے اسدم
وہ شہ دین رسول اکرم

پہنو پیارے میرے پیارے پہنو
میری امت کے سہارے پہنو

خرقہ پہنا کے کہا اے فرزند
نور حسنین علی کے دلبند

درگہ بار خدا ہے بے نیاز
یہان سزاوار نہین غصہ و ناز

اوسکی قدرت مین ہمین بار نہین
یہان جلال اتنا سزاوار نہین

بات نانا کی سنی غوث نے جب
عرض کی سر کو جہکا کر با ادب

رب کی درگاہ مین اے نانا سنو
مین اکیلا تہا دعا کرنیکو

تم نے تشریف جو لائی حضرت
مجھکو اب خوب ہوئی ہے ہمت

آپ اور مین جو ہوے ہین اب دو
رب کی درگاہ مین مل کر دونو

اس ضعیفہ کے لئے نانا جان
اب دعا دونون کرینگے اس آن

تاکہ اللہ تعالے اسکو +
دیوے فرزند نرینہ خوشخو

حق تعالی نے تمہین دی عزت
ہے دو عالم مین تمہاری عظمت

اب دعا کیجئے اے سرور دین
مین کہون پیچھے سے آمین آمین

الغرض غوث مکرم جد سے
بات یہ کرتے تہے اس امجد سے

اُسی عالم مین ہوئی رب سے ندا
میرے محبوب نہو اتنا خفا

دل نازک کو نہ کر اپنے ملول +
لے دعا ہمنے کی تیری مقبول

پاس بہیجا جو تیرے احمد کو
تو نے اپنے مین ملایا جد کو

کیون دعا ہو نہ اجابت کے قریب — ہون جو کچھ میرے محبوب و حبیب
وہ کرین ہم کو رہے تو مسرور — تیری آزردگی کب ہے منظور
تیرے کہنے سے اوسے ہو اولاد — لے میرے پیارے بہلا اتو ہو شاد
غوث نے سنکے ندا یہ رب سے — خوش ہوے دلمین بہت مطلب سے
شکر کا سجدہ ادا کرکے کہا — جا تجھے ہوویگا بیٹا بڑھیا
سنکے بڑھیا وہ مسرت پائی — وہان سے جب اپنے مکانکو آئی
حاملہ ہو گئی پہر وہ بڑھیا — بعد نہ مہ ہوئی لڑکی پیدا
لیکے لڑکی کو گئی غوث کے پاس — عرض کی ہوکے نہایت پر یاس
آپنے مجھکو یہ فرمایا تہا — تجھکو فرزند نرینہ ہوگا
یہ تو لڑکی ہوئی حضرت مجھکو — اب کہو کیا مجھے فرماتے ہو
آپنے دیکھتی ہے فرمایا — یہ تو بیٹا ہے لجا اسے بڑھیا
لفظ یہ جبکہ زبان سے نکلا — ہوگئی بڑھیا کی بیٹی بیٹا
آسنے کرکے وہ لڑکے کو پسند — کہا بڑھیا یہ ہے میرا فرزند
رکہا ہے مین نے شہاب الدین نام — یہ ولی ہوگا بڑا عالی مقام
سچ کہ دیکھو تو شہاب الدین کا — سہروردی ہے گہرانا کیسا
وہ ولی کیسے ہوئے ہین کامل — اونکے خادم بہی ہوے سب فاضل
ذکریا جیسے بہاؤالدین ہین — اور جو قاضی حمید الدین ہین
شیخ سعدی ہین علیہ الرحمہ — و علی فضل من اللہ النعمہ
وہ شہاب الدین ہوے جبکہ جوان — اونکی دونون بہی بڑی تہین پستان
پاک چہاتی یہ شہ احسن کی — اک نشانی وہ تہی عورت پن کی
الغرض خوش ہوئی ایسی بڑھیا — جسم جامے مین سمایا نہ گیا
اے شہ عزوکرم لو نبی م — عرض کرتا ہے کچھہ اب سنی بہی
کار امکان سے تہے جو جو ورا — سر برد ہوگئے تم سے وہ امور

کار میرا تو نہین ہے مشکل — حسب دل خواہ میرے ہو حاصل
ای شہ عالی ہم سنی پر — کیجئے فضل و کرم سنی پر

کرامت حضرت غوث الاعظمؓ در بیان رہانیدن زن کافرہ از دست پسر حاکم و مسلمان شدن او

مرحبا آل نبی سرور عالی ارشاد — مرحبا نور علیؓ سید شاہ بغداد
پہلے تحریر کرون حمد خدای جواد — بعدہ نعت نبی سید والا ارشاد
بعد از ان غوث کی لکھتا ہون کرامت مین سنو — جب سے کفار مسلمان ہوے بادل شاد
جانو تحقیق بدل اوسکو تم اے اہل یقین — ہند مین ہے کہین ایک شہر نہایت آباد
راجپوتون سے وہان رہتا تہا کوئی ہندو — غوث کے نام کا تہا ورد اوسے بے تعداد
بیٹھتے اٹھتے وہ کرتا تہا وظیفہ یا غوث — کہانے پینے کے بہی اوقات کرے غوث کو یاد
اوسکی عورت تہی نہایت ہی شکیلہ پر حسن — گل رخ و گلبدن و رشک چمن حور نژاد

غزل

مہر رو ماہ جبین عقل فریب زہاد — سرو قد غنچہ دہن دلبر پاکیزہ نہاد
زلف چون سنبل پر پیچ گرہ دار مدام — بہر صید دل عشاق کمند صیاد
ہمچو شہباز ہمہ خنجر مژگان پر خون — خنجر ابروے ہمہ دار چو تیغ جلاد
قد بالاش کند روز قیامت بر پا — منفعل گشتہ ازان فتنہ و آشوب و فساد
رشک شمشاد و کند زلف کمند و لہا — گو ازین دام شود چون دل سنی آزاد

الغرض حسن مین تہی رشک بہار ایسی کچہہ — قد بالا سے ہو پابند خجالت شمشاد
مرد اسطرح تہا اس شیرین زبان پر عاشق — جسطرح شیرین پہ آشفتہ ہوا تہا فرہاد
اوسکو اک روز خیال آیا کہ عورت سے حسین — فکر یہ دلمین ہوئی اوسکے نہایت ہی زیاد
یعنے اس شخص نے کی فکر اگر اسکو کوئی — دیکہہ کر دلمین کرے اپنے خیالات فساد
کر و حیلے سے غرض اوسکے وہ ہو کر در پے — مقرر کر دے اگر پیر زنان کیتا د

حیلہ سازی سے نہین دور کہ ایک ہی پلمین
جبکہ یہ ہاتہہ سے جاتی رہے میری عورت
فکر یہ کرکے وہ عورت کو رکہا جنگل مین
شام کو جاتا وہان کرکے کچہہ اسباب معاش
روز معمول تہا ہر صبح چلا جاتا تہا
پر وہ ہر حال رہے بستی مین یا جنگل مین
ذکر ایک روز کا ہے وہ تو یہان آیا تہا
دل کے بہلانے کے لئے آئی جو وہ میدان مین
اوسکے گلروئے بہارین سے تہا صحرا سرسبز
اسطرح سیر مین مشغول تہی وہ رشک بہار
سیر کے واسطے آیا کوئی حاکم کا پسر
دلمین کہنے لگا اپنے یہ پری ہے یا جن
پوچہا اوس سے کہ تو ہے کون یہان آئی کدہر
آئی کسواسطے اس وادی ویران مین بہلا
اوسنے اسطرح کہا اس سے نہ جن ہون نہ پری
مین غریب ایک سپاہی کی ہون عورت اے شخص
بدگمانی سے خلایق کی بچا کر مجہکو
اسکی اس شیرین زبانی پہ ہوا حاکم عاشق
یعنی اوسوقت کیا صاف گمان فاسد
آپ گہوڑے سے اُتر ہاتہہ جو پکڑا اوس کا
منع کرتی رہی ہر چند اوسے وہ عورت
ہو کے لاچار بصد عاجزی اوس عورت نے
بیکسی مین یہ میری آپ کہان ہو یا غوث

صاف لیجائیگا اوس طوطی کو شل صیاد
زندگی ہیچ ہے ہو جائیگا خانہ برباد
آپ بستی مین رہا کرتا پئے وجہ زاد
صبح تک رہتے تہے یک جانے عروس ودماد
روزی قوت کا بستی سے اُٹہا لینے واد
غوث کے نام سے ہر وقت اُٹہاتا تہا نواد
اوسکی عورت رہی جنگل مین باآہ وفریاد
بہا گیا اوسکو وہ جنگل کا نہایت ہی سواد
ہو گئی رشک شمیم اوس سے وہ جنگل کی باد
ناگہان وادی ویران مین ہوئی یہ روداد
دیکہتا کیا ہے کہڑی ایک ہے رشک شمشاد
آئے کیا آدمی اسجائے یہ ہین کوہ وجماد
تیری تصویر سے ہو محو حواس بہزاد
چہوڑ آبادی ہر قریہ وقصبات وبلاد
ایک معصیت زدہ اسجائے مین ہون آدمی زاد
مرد میرا ہے جوا نمردی مین ازبس استاد
رکہا جنگل مین چہڑا مجہہ سے وہ شہر آباد
کچہہ خیال اور کیا دل مین اسیدم ایجاد
اپنے ہمراہ لے آنے کیلئے ہو کر شاد
کی وہ عورت نے وہ حاکم سے بہت استرداد
لے چلا گہوڑے پہ بٹہلا کے اُسے وہ بیداد
غوث کی خدمت عالی مین یہ کی استمداد
داد خواہ ہون مین دو واللہ کے لئے میری داد

آپ کا نام سدا مرد میرا لیتا ہے
اسگھڑی ہیچ بہ ظالم سے چھڑا لو مجھکو
آپکی مین ہون کنیز اے شہ عالی منصب
جبکہ فریاد کی اسطور سے اوس عورت نے
ہوگیا وادی ویران مین سوار اک نمود
سبز پوشاک تہا پہنا ہوا اک منہہ پہ نقاب
آکے عورت کو لیا ہیچ بہ ظالم سے چھڑا
کام جب اوسکا ہوا قصد کیا جانے کا
پوچھا ہمکو کون کہو آپ کا کیا اسم شریف
کام تو تیرا ہوا نام سے ہے کیا مطلب
پہر تو عورت نے بہت آپسے ضد کرکے کہا
آپنے ایسی مصیبت مین مدد کی میری
آپ فرمائے میرا نام ہے غوث الاعظم
نام سنتے ہی قدم چوم کے اس طرح کہا
آپنے کلمہ محمد کا پڑہایا اسکو
پہر تو فرمایا تو کہہ مرد سے اپنے یہ حال
کہہ سنا کر یہ اسے ہوگئے وہان سے رخصت
شام کو آیا وہ عورت کا وہان جب شوہر
اپنی عورت سے سنا جبکہ یہ احوال اونے
کلمہ احمد کا پڑہا اونے ہی ایمان لاکر
پہنچے بغداد مبارک کو وہ دونون جب دم
زندگی تک رہے درگاہ مبارک کے حضور
جیسی اندونون نے پائی ہے سعادت یا غوث

رات دن کرتا ہے یا غوث کریم آپکو یاد
آپ اسوقت میری سنتے نہین کیا فریاد
مرد جو میرا ہے وہ آپکا ہے خانہ زاد
فضل خالق سے وہان ایسی ہوئی کچھہ روداد
جلد تر اپنے کو پہنچایا وہان مثل باد
ہاتھہ مین تیغ برہنہ تہی مثال جلاد
قتل اس شخص کو کر ڈالا بہ تیغ فولاد
تب وہ عورت نے پکڑ دست شہ ذی ارشاد
آپنے اسکو کہا پوچھہ نہ اب مجھسے زیاد
دست ظالم سے کیا ہم نے لے تجھکو آزاد
ہاتھہ سے دونگی نہ دامان مین شاہ اوتاد
نام فرماؤ تو چھوڑونگی مین اے پاک نہاد
مت کر اب مجھہ سے زیادہ تو یہان استہداد
مجھہ کو فرمائے اب کلمہ توحید ارشاد
وہ مسلمان ہوئی اسوقت بصد صدق و سداد
کیونکہ رکہتا ہے تیرا مرد بڑی ہمسے وداد
مقبل جل وعلا دین محمد کے عماد
اونے اظہار کی سب اس سے تفصیل روداد
اعتقاد اور بہی اسکا ہوا حق سے ایزاد
مرد وزن پہر تو چلے دونون بسوئے بغداد
پائی حضرت کی زیارت سے بہت استعداد
دین ودنیا کی ہوئی انکو جو تحصیل مراد
ہووے سنی کو بہی تحصیل سعادت امداد

مدعا میرا دو لا دنیا خدا سے حضرت — آپکے سایے مین رہین میرے آبا اجداد
آپکے فضل و کرامات سے اے سرور دین — دین و دنیا مین رہے شاد ہان میری اولاد
الیشہ کون و مکان کیجئے کچھہ ایسی مدد — ہووین نابود سر فراز جو ہین اہل عناد
تیغ اسلام سے ایشاہ شجیعان اسدم — ہووے برکندہ غرض کفر کی بیخ و بنیاد
اے جگر بند نبی سید والا حسبی — دین و دنیا مین کرو سنی کی آپنے امداد

کرامت حضرت غوث الاعظم درباب عنایت شدن پانزدہ خطاب پانزدہ مسجد

با وضو ہاتھ مین کیبار گی مین لے کے قلم — حمد حق نعت نبی کرتا ہون باعجز رقم
بعد ازان آل و صحابان محمد کی صفت — کرکے کچھہ کہتا ہون مین وصف غوث الاعظم
ذکر اک روز کا ہے مسجد بغداد کے بیچ — ایک مسافر نے کیا رہنے کا پایا قایم
رات کو بند جو دروازہ ہوا مسجد کا — اوس مسافر کو خلل آگیا کرد رد شکم
جائے جب اوسنے کہین پائی نہ پاخانے کی — کی نجاست اسی مسجد مین مسافر نے بہم
ایک پہر رات سے جا کہول کے در مسجد کا — غوث الاعظم رہے دریاد خدائے عالم
اوس مسافر نے جو دیکہا کہ ملی اب فرصت — صاف جاتا رہا ایک بارہ وہان سے اسدم
بعدہ آیا مؤذن جو وہان مسجد مین — اسکو آنے لگی بدبوے نہایت ہر دم
تب گمان آیا اوسے ایک مسافر تہا یہان — شاید اوسنے ہی یہ بے ادبی پڑی کی ہے بہم
ڈہونڈہا چو طرف نپایا کہین جب اوسکا پتا — دیکہا محراب کے نزدیک بڑہا اوسنے قدم
غوث الاعظم تھے وہان بیٹھے بہ یاد خالق — انکو پہچانا نہین سمجہا وہی ہے آدم
پوچھا کیون تونے کی اسجائے نجاست ایمرد — تب جواب اوسکو دئے کچھہ نہ شنہ نیک شیم
پوچہا ہتیرا اگرچہ نہ جواب آیا اوسے — جب تو یک مار طمانچہ ہوہ نہایت برہم
آپنے تب ہی نہ فرمایا اوسے کچھہ منہہ سے — اوسنے پہر کہینچکے سیڑہی پہ لے آیا ستم
گیارہ سیڑہیان تہین وہ مسجد کو نہایت زیبا — گیارہ سیڑہی سے زیادہ تہی سیڑہی یک کم
مار کر زینہ اول سے گرایا اون کو — تب خطاب آیا کہ سید ہے تو غوث اکرم

ظلم سے دوسری سیڑہی پہ گرایا جو اونہین تب خطاب آیا کہ سلطان ہے شاہ عالم
تیسری سیڑہی پہ ٹپکا جو موذن نے اونہین تب خطاب آیا فقیر ہے تو شہ عالی ہمم
چوتہی سیڑہی پہ گرایا اونہین جسدم اوسنے تب خطاب آیا کہ خواجہ ہے سیرا غوث امم
پانچوین سیڑہی پہ جسوقت گرایا اون کو تب خطاب آیا کہ مخدوم ہے تو نیک شیم
قہر سے چہٹوین جو سیڑہی پہ گرایا اون کو تب خطاب آیا ولی شاہ عرب اور عجم
ساتوین سیڑہی پہ جس وقت کہ ٹپکا اوسنے تب خطاب آیا کہ ہے بادشہ نیک قدم
آٹہوین سیڑہی پہ جس وقت گرایا اون کو تب خطاب آیا کہ ہے شیخ تشہ فضل و کرم
ظلم سے نوین جو سیڑہی پہ گرایا اوسنے تب خطاب آیا کہ مولانا ہے غوث اعظم
غوث کو دسوین جو سیڑہی پہ گرایا اوسنے تب خطاب آیا کہ محی الدین ہے ابن ہاشم
گیارہوین سیڑہی پہ جسدم کہ گرایا اون کو تب خطاب آیا جلیل آپکو اللہ سے بہم
الغرض گیارہوین سیڑہی پہ ہوی گیارہ خطاب درگہ خالق باری سے بلطف اعظم
یعنے یہ سید و سلطان و فقیر و خواجہ اور مخدوم و ولی بادشہ فضل و نعم
شیخ و مولانا محی الدین جلیل کونین یہ خطاب آگئے اللہ سے اللہ کی قسم
کیا کہون دوستو حضرت کو ہر اک سیڑہی پہ رنج ہوتا تہا نہایت ہی بضرب اظلم
اشک گرتے تہے محاسن پہ بآن درد الیم جسقدر سبزہ سر سبز پہ ہووے شبنم
پر نہ فرمایا کچہہ اس شخص کو حضرت نے وہان جب موذن نے کہا آپ کو از راہ ستم
تو نے بے ادبی کی مسجد مین یہ کیسی امیرو چل نجاست یہ اوٹہا ہاتہہ سے اپنے اسدم
اوسکے کہنے سے نجاست وہ اٹہا دامن مین آپنے پہنکدی لیجاکے بچشم پرنم
دہوکے دامانکو پہر ہوگئے مصروف نماز صبح یکبار ہوئی نور فشر وز عالم
جب تو پہچانا موذن نے یہ ہین غوث کریم کانپ کر گر پڑے بصد عاجزی حضرت کے قدم
بولا بے ادبی ہوئی مجہسے نہایت یا غوث کیجئے عفو خطا میری بصد فضل و کرم
اوسکو حضرت نے کہا ہوگی جو میری بخشش پہلے بخشاؤنگا اللہ سے تجہے مت کر غم
جب سے چلے لوگ جماعت کے وہان سے یکبار پہنچے جس جائے خلہ ڈالے تہے غوث اکرم

دیکھا جبجائے نجاست وہ پڑی تھی سب نے
مشک وعنبر کی ہے خوشبوئی کا اوسجا عالم
اوس موذن نے بھی یہ طور جو دیکھا اچھا
ولیمن اوسکے ہوئی حضرت کی محبت محکم
فاتحہ کرکے غریبون کو کھلاتا تھا طعام
ماہ کی پہلی سے لے گیارہوین دن تک پیہم
کہتے ہین گیارہوین کا جبسے ہے نکلا دستور
جو یہ عالم مین چلا آتا ہے ابتک قایم
آپنے مشک نجاست کو بنایا یا غوث
عرض سنی بھی یہ کرتا ہے بصد عجز اتم
مین سراپا ہون گناہونکی نجاست سے غلیظ
فیض حضرت سے رہون پاک ومعطر دایم
تنگدستی کی جراحت سے ہوا دل مجروح
آپکا فیض نگہ حق مین ہے میرے مرہم
مدعا میرا دلا دو یہ خدا سے حضرت +
درگہ خاص کا ہون بندۂ بیدام ودرم
اے جگر بند علی سید اعلی النبی
کیا صفت ہووے تیری سنی ادنی سے رقم

قصیدہ

اے شہ عز وکرامات کریم عالم
مخزن فیض وعطا معدن احسان وکرم
چون برافراختی بافضل وکرامات علم
قرص خورشید ہما گشت نثار پرچم
در دراکردی عطا مرتبۂ قطبیت
آمدہ چون سپئے آن خرقۂ خاص ابریشم
از پئے جد کریم تو شدہ سقف فلک
بہر اقدام معلاش زمین شد جازم
گاہ انصاف تو اے بادشہ عدل وداد
پرو وزیر بغل بچۂ بزر اصنیعم
در جلوئے تو رود فتح وظفر باشوکت
نصرت از بنہ سلاح تو ہمیشہ ہمدم
روز وشب آمدہ اے شاہ سوار چابک
زیر حکم تو زمانہ شدہ ابلق ادہم
بیم تیغت چوکند اندیشہ مردان تاثیر
دشمنت خون شود بیش تولد بہ شکم +
وصف جد تو کند سنی چہ امکان دارد
سلموا صلوا علیہ وصلوات وسلم

کرامت حضرت غوث الاعظم کہ سگ درگاہ او شیر شیخ احمد جام زندہ فیل را کشت

صلوات اللہ سلام اللہ علی محبوب سبحانی
صلوٰۃ دایما ابدا علی معشوق رحمانی
پس از حمد خدا نعت رسول خاص صمدانی
کرون کچھ دل سے توصیف محی الدین جیلانی

کراماتین ہزارون ہین جناب غوث اعظم کی
ولی ہرگز نہین کوئی محی الدین کے ثانی

کرامت ایک لکھتا ہون سنو اسکو بصدق دل
ہوئی سرزد جو حضرت سے عجب ہے جاے حیرانی

مسمی شیخ احمد جام زندہ فیل سے تھے کوئی
سواری شیر پر کرتے ہمیشہ سیر ارمانی

کہین کوئی ولی ملتا تو یہ پیغام کرتے تھے
روانہ گائے ایک کردو اگر تم چاہو آمانی

نہین تو چھوڑ دیتا ہون مین اپنے شیر کو اسدم
کریگا کام اپنا وہ تو پھر ہوگی پشیمانی

یہ سنکر ہر ولی گائے ایک اوسکے شیر کی خاطر
روانہ جلد کردیتا تھا لاکر دل مین حیرانی

کسی نے ایکدن اس سے کہا ای صاحب عظمت
جہان کی سیر مین تم نے نہ پایا ابتلک ثانی

مگر بغداد اشرف کو کبھو تشریف فرماوین
وہان رہتے ہین اک صاحب محی الدین جیلانی

کہا اس شخص سے سنکر البتہ مین اس سے بھی
ملون گا ایکدن جاکر جو ہوگا فضل رحمانی

یہ کہکر سوے بغداد مبارک ہو گئے راہی
جناب غوث کو سب ہو گئے اسرار اعلانی

تو پیش از شیخ کے آنیکے اکدن صاف محفل مین
کہے اپنے مریدون سے جناب غوث صمدانی

ولی ایک شیخ احمد جام زندہ فیل آتا ہے
مگر ہے شیر پر اسوار اسمین ہے یہ نفسانی

ابھی ایک گائے لا رکھو تم اسکے شیر کی خاطر
کریگا جب طلب آکر تو اوسکی ہے یہ مہمانی

غرض اک گائے آگے ہی وہان موجود رکھی تھی
جو آئے شیخ اسجا یہ کیا پیغام نادانی

کہ میرے شیر کی خاطر اک اچھی گائے بھیجوا دو
نہین تو آپکی بستی مین پینے کا نہین پانی

یہ اپنے شیر کو دیکھو ابھی مین چھوڑ دیتا ہون
وہ اپنا کام کرجاویگا اے محبوب سبحانی

تو حضرت غوث اعظم نے کہا قاصد سے یہ سنکر
یہان سے جاؤ تم اوس شیر کی کرتا ہون مہمانی

کہا قاصد نے جاکر شیخ سے پیغام حضرت کا +
تو سنکر شیخ بولا ناگہان از راہ نفسانی

تمامی اولیائے افضل واکمل کے زمرے مین
بڑا ایک مرتبہ رکھتا ہے دیکھو غوث صمدانی

مگر وہ بھی میری صولت سے ڈر کر گائے دیتا ہے
اگرچہ ہے وہ افضل تر یہ ہون مین ایسا حقانی

غرض حضرت نے اوسکے پاس جب گائی روانہ کی
چلا لیکر مرید بارگاہ قطب ربانی

وہان تھا ایک کتا وہ بھی ہمرہ ہو رہا اسکے
جو کتا خانقاہ کے در پہ کرتا تھا نگہبانی

جناب غوث کے خادم نے جسدم گائے پہنچادی
تو اسنے گائے پر اس شیر کو چھوڑا الغرانی

کہڑی جب رگہی گائی تو دیکہی شیر کی صورت ۔ تو کتے نے کئے تب تیز دندانہاے برانی
عقب سے شیر کو کتے نے ایک ہی جست مین جا ملا ۔ زمین پہ شیر اوسکا تب تڑپکر ہوگیا فانی
ہوئی اک شیخ احمد جام زندہ فیل کو خجلت ۔ کہا اوسوقت لوگون سے ہوئی کیا مجہسے نادانی
غرض حضرت کا قائل ہوکے آیا پہر تو خدمت مین ۔ جناب پاک مین کی عرض اپنی رکہکے پیشانی
نہایت مجہسے گستاخی ہوئی ہے عفو فرمانا ۔ ہوئیکا ہوا اس کمترین سے فعل شیطانی
تمامی اولیائے اولین و آخرین اندر ۔ تمہین کو زیب دیتی ہے شہ کونین سلطانی
تمہارے در کا کتا ہے مقرر شیر سے بڑہکر ۔ مجہے بہی جانکر کتا دو اپنے در کی دربانی
جناب غوث مین کی اپنی گستاخی سے جب توبہ ۔ نہایت گریہ وزاری سے کر کر اشک افشانی
ہوئی حضرت کو اوسکے گریہ وزاری پہ اک رحمت ۔ بنایا اوسکو خادم جب تو از راہ کرم رانی
کیا حضرت نے خادم جبکہ اپنا شیخ احمد کو ۔ ملا اک فضل سے اللہ کے اسکو رتبہ شاہانی
جناب غوث کی فضل و کراماتین ہین کچہہ ایسی ۔ کہ جسکو مانتے ہین عالم اجسام وروحانی
بچایا شیر کے پنجے سے جیسے تم سنے گا نیکو ۔ چہوڑا لو نفس سے مجہکو بہی حضرت قطب ربانی
وہ جیسا امن بخشا گائیکو تم نے درندیسے ۔ یہ سنی کو بہی حضرت دیجئے اب امن و امانی
مدد کچہہ ایسی ہو یا غوث اعظم تیغ بران سے ۔ جو ہین اہل بغاوت ہو وین جیسے گاؤ قربانی
دعا فرمائیے آقا جناب حق مین کچہہ ایسی ۔ یہان سے اس سرے تک ہووے عالم مین مسلمانی
کرین سب کفر سے توبہ گلو مین انکے ہو دایم ۔ بجاے رشتہ زنار تسبیح سلیمانی
طفیل ذات اعلیٰ درگہ خالق سے ملجاوے ۔ جیتے تک سنی ادنی کو توفیق ثناخوانی
کیا کریا و حضرت غوث کو ہر وقت اے سنی ۔ خدا کے فضل سے ہوگی تیری مشکل کی آسانی
جناب غوث کے گہر کا تو کتا بنکے رہ سنی ۔ شرف رکہتا ہے شیرون پر سگ محبوب سبحانی
سگ درگاہ میران شو چو خواہی فضل حقانی ۔ کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

کرامت غوث الورا در بیان اولیا شدن گروہ گناہگاران

مرحبا آل نبی صاحب فضل و اعجاز ۔ مرحبا نور محمد سید اعلی اعجاز

حمد حق نعت نبی کر کے مین پہلے آغاز
نام ہے حجم غفیر اک کتاب فایق
غوث اک روز تھے مسرور بہت محفل مین
روز درگاہ سے رہتی تھی سخاوت جاری
اسکے خادم سے کہا غوث نے اکیس و چالیس
جب تو خادم نے وہان ڈہونڈ ہکے اکیس و چالیس
سیدہی جانب کو گئے آپنے جب شخص
دو طرف سارے گنہگار کہڑے رہگئے جب
مین نے یا رب یہ گنہگارون کو تجہکو سونپا
یہ سخن کہتے ہی اون سارے گنہگارون سے
تب جواب آپنے درویش کو اسطرح دیا
کر کے درویش وہ بے ادبی سے اپنے توبہ
کرو یا تم نے ولی اتنے گنہگارون کو
اون گنہگارون کو جسطور سے حق کو سونپا
فضل سے آپکے کچہہ وہ بہی تو پالیوے مراد
فضل سے حق کے طفیل آپکے اے سرور دین
اپنی رحمت سے اونہین اور مسمیر کردو
سرخرو ہوو دین ہر اک کار مین سارے دیندار
اسطرح اہل غرض سے یہ گریزان ہو وین
حق سے دلواو و غرض میری مرادین ساری

غوث کی ذات پہ پڑھ دلے درود اے سنی

بعد ازان غوث کے لکہتا ہون سنور از نیاز
اوس سے اب کرتا ہون اس حالکو مین خاطر از
ایک درویش نے کی عرض بصد عجز و نیاز
آج اب تک نہ سخاوت ہوئی اے بندہ نواز
لاؤ فاسق و گنہگار و نہایت غماز
لاکے حاضر کئے گر کر کے بہت سی تگ و تاز
بائین جانب کو ہی اتنے ہی سے تھے عصیان پرداز
عرض کی آپنے اللہ سے کر دست دراز
تیری درگاہ مین مقبول ہو یہ میری نیاز
ہو گیا بات مین ہر ایک ولی صاحب راز
یہ سخاوت ہے میری آج سے سن اے دمساز
رہگیا عشق مین حضرت کے بصد سوز و گداز
عرض سنی کی یہ ہے آپسے اے بندہ نواز
درگہ حق مین کرو سنی کو یا غوث نیاز
جیسے وے سارے ولایت سے ہوے سرافراز
اہل اسلام کو سب ہو رہے توفیق نماز
دینداری مین جو ہین ایشہ والا ممتاز
منفعل ہوتے رہین تا بہ ابد اہل نفاز
جسطرح باز سے کنجشک کرے ہے پرواز
کیا کرون عرض کہو آپ تو ہو واقف راز

مرحبا بولین ملایک تیری سنکر آواز

کرامت حضرت غوث قدس سرہ در بیان بیرون آمدن جہاز غرق شدہ

صلواتُ صلِ علی غوثِ صاحبُ العظمت
سلامُ والفُ تحفۃُ رحمتُ علی احمت

خدا کی حمد مین کرتا ہون پہلے با الفت
ہے جسکی حمد مقدس ہین رات دن خلقت

خدا کی حمد کے بعد از جو پوچھو ہر اکدم
نبی کی نعت ہے صل علیٰ بڑی نعمت

خدا کی حمد و محمد کی نعت کے بعد از
نبی کی آل و صحابہ کی خوب ہے مدحت

یہ سبکے بعد ثنا مین ہے افضل و اعلیٰ
ثنائے غوث جو کہنے یہ نیک زینت

ہے ذات غوث مکرم بوصف رحمانی
زبان جو ہل سکے اسکی صفت مین کیا قدرت

نبی سے معجزے جتنے ہوے ہین خلقت مین
ہوئی ہین اتنی کرامات اون سے باشوکت

ہوئین ہزار ون کراماتین آپ سے سرزد
سنو یہ اونمین سے ہے اک کرامت ندرت

عجب یہ قصہ ہے اکدن کنارے دریا کے
سرائے خاص سے آتے تھے غوث بافرحت

خدا کی صنعت کامل کی سیر کرتے تھے
سوا ایسے عرصے مین بوڑھی سی آئی اک عورت

گھڑا لیے آئی تھی پانی کے واسطے او سجا
گھڑا وہ رکھکے لگی شور کرنے بارقت

کچھہ ایسا شور مچایا تھا اوس نے رونے کا
تمام اہل تماشا کو ہو گئی حیرت

جناب غوث نے دیکھا تو پوچھا لوگون سے
یہ کیا سبب ہے جو روتی ہے یہ بانحالت

کہا کسی نے عجب ہے یہ قصہ پر سو نو
بیان کرنے مین آتا نہین ہے اکحضرت

بیان کرتا ہون یا غوث کچھہ ذرا مین سنو
تھا ایک لڑکا یہ بڑھیا کو صاحب جرات

تھا نور چشم و جگر گوشہ صاحب دانش
حسین و صاحب اخلاق و صاحب ہمت

فدا یہ اوسپہ تھی اسپر فدا وہ ہوتا تھا
تھی دونون مادر و فرزند مین بڑی الفت

خوشی سے ہوتی تھی گذران اونکی ہر اک طور
خدا کے فضل سے رہتے تھے تھوڑی سی دولت

اسیطرح سے کٹے چند دن تو بڑھیا کو
ہوئی وہ بیٹے کی شادی کے واسطے رغبت

تو سارے اپنے سگے اور دوستون کو تمام
خوشی کے ساتھہ وہ بڑھیا نے جاکے کی دعوت

تمام جمع ہوے جب تو اک جہاز او پر
سوار ہوکے چلی ساتھہ لیکے جمعیت

کسی جزیرے پہ جا پہنچی ساتھہ خویشون کے
تو اپنے بیٹے کی اوسجاے پر ہی کی نسبت

بڑی ہی دھوم سے اوسجاے پر پہنی شادی
کہین تو باجے تھا باجا کسی جگہہ نوبت

تمام ہو چکی شادی وہان سے تب بڑھیا ۔ بہو کو بیٹے کو ہمراہ لے ہوئی رخصت
یہان نکلے اور وہان کے تمام خویشون سے ۔ جہاز ایک بہرا تہا تمام تہی فرحت
بڑی ہی شان و تجمل سے گہر کو آتے تہے ۔ یکایک آگیا طوفان تو ہو گئی وحشت
جہاز ڈوب گیا سارا جب تو دریا مین ۔ یہ ایک تختے پہ بڑہیا رہی بصد آفت
وہ تختہ ایسا ہی بہتا تہا بیچ دریا کے ۔ کسی طرف سے کنارے لگا پس از وقت
وہان سے بعد کئی روز کے بنالہ و آہ ۔ پہر اپنے ملک کو آئی بحالت عسرت
یہ بات ہو کے قضا ہو گئے ہین بیس برس ۔ کہ اب تلک اوسے اس بات کا ہے غم حسرت
اسی ہی غم سے یہ گہٹ گہٹ کے ہو گئی لاغر ۔ بدن مین اوسکے نہ باقی رہی ہے کچھ قدرت
تمام خویش و اقارب بہو بہی بیٹا بہی ۔ جو ایکدم مین مرین اوسکو کیون نہو فکرت
یہ حال غوث سے جسدم بیان کیا اوسنے ۔ تو آئی آپ کو بڑہیا کے حال پر شفقت
کہا پکار کے مت رو زیادہ اس سے تو ۔ کہ تیرا بیٹا نکل آئیگا بصد عشرت
کہا وہ بڑھیا نے سنکر یہ بات ہووے کہان ۔ جو مردہ زندہ ہو آوے تو ہے بڑی حیرت
کہا یہ غوث نے بیٹا ہی بلکہ تیری بہو ۔ وے دونون صاف نکل آوینگے با نیت
کہا وہ بڑہیا نے سنکر کہان ہین وے بابا ۔ وے ڈوب جا کے ہوی بیس سال کی مدت
کہا پکار کے حضرت نے پہر کے آتے ہین ۔ بہو ہی بیٹا ہی سب خویش و مال اور بضعت
کہا وہ بڑہیا نے بابا تو مسخری مت کر ۔ مین اپنے غم مین کہڑی رو رہی ہون محنت
تمام ڈوب گئے بہائی بند اے بابا ۔ فقط مین ایک بچی ہون اوٹہا کے سو زحمت
یہ میرا رونا نہ موقوف ہو قیامت تک ۔ مجھے یہ رونے سے اکدم نہووےگی فرصت
خدا نے مجھکو ضعیفی مین کیا بتایا غم ۔ کلیجا کیون نہو ٹکڑے کہ غم کی ہے ضربت
مزہ یہ زندگی دیتی ہے موت کا مجھکو ۔ تہا خوب ویسی ہی ہوتی جو میری ہی رحلت
جو یاد آتا ہے وہ حال مجھکو اے بابا ۔ جگر اکہڑتا ہے ہوتی ہے دل یہ اک وحشت
یہ کہکے پانی سا یکسر گہٹ رہی بڑہیا ۔ بنا امید دل غم مبتلا بلا راحت
جناب غوث کو دیکھی نہین تہی اس باعث ۔ کلام شبہ کے کرتی تہی از پس غیبت

جناب غوث مین بڑہیا مین فاصلہ تہا بہت — کہڑے تہے لوگ بہی اسوقت درمیان بہت
تو اوسکو لوگ لے آئے جناب غوث تلک — وہ بڑہیا دیکہکے حضرت کو بولی با فرحت
قسم خدا کی مین کہتی ہون صدق نیت سے — یقین ہوا مجہے چہوٹی نہین ہے یہ صورت
کہا کہ غوث بڑا غم ہے میرے دلپر اب — خدا کے واسطے فرماؤ مجہہ پہ کچہہ شفقت
دعا سے آپ کی میری مراد ہو حاصل — خوشی ہو دلپہ وہ آگے کی جاے سب محنت
جناب غوث نے فرمایا لے تمام جہاز — اوسی خوشی سے نکل آئیگا نہ کہا ہیبت
یہ سنکے خوش ہوئی بڑہیا تو غوث اعظم نے — جناب حق مین دعا کی کہ میری رکہہ عزت
جہاز سارا نکل آوے یا ربی اسلام — تو اس غریب پہ کر اپنے فضل سے رحمت
جہاز نکلا نہ کہنے سے غوث اعظم کے — تو آپ کو ہوئی اوسوقت اک بڑی خجلت
تو پہر خدا سے دعا کی کہ یا الہی جہاز — کرم سے تیرے جو نکلے تو ہے بڑی قسمت
نہ نکلا پہر بہی وہ کہنے سے آپکے جدم — تو غصہ آگیا حضرت کو تب بصد شوکت
کہا خدا سے نکالے گا یا نہین تو جہاز — کہ اتنی بات کی تجہہ مین نہین ہے کیا طاقت
تو ایسے عرصے مین آیا جہاز پانی پہ — وہی خوشی تہی وہی بابا اور وہی بہجت
یہ حال دیکہکے بڑہیا بہی اور لوگ تمام — بہت ہی ہول گئی دل پہ آئی اک فرحت
جناب غوث نے جب کی تو عرض اللہ سے — ہمیشہ پہلی دعا مین پہ آتی تہی حاجت
یہ کیا سبب تہا کہ کی مین نے تین بار دعا — تب آئی پانی پہ کشتی تہی اتنی کیون مہلت
جناب حق سے تب آئی ندا کہ اے محبوب — ذرا مین کر سکین جو چاہین ہم مین ہے قدرت
مگر یہ دیکہہ دو عالم کو کتنے دیر لگے — کہ چہپے ہی روز کے عرصے مین بنے کی خلقت
بنا نہ سکتے تہے کیا پل مین ہم دو عالم کو — جو روز چہپے لگے ہمکو تو یہ بہی تہی حکمت
معالجہ جو ہوا آج کا تو سن اوسکو — گذر کے ہوگئی تہی بیس سال کی مدت
جہاز و مال غرض خاک ہوگیا تہا تمام — جو اک وہان آدم ہوے تہے بے منت
کہ تیری ہمکو تہی خاطر دعاے اول مین — کئے سیکہٹے تمامی کو ہم نے اک ساعت
دوئیم دعا کی جو تونے تو ہم نے قدرت سے — بنائی سارے دن کی کیبا تشکل اور ہیئت

سوم دعا مین نکالے تیار کرکے تمام
جہاز و آدم و اسباب ہم نے بحرکت

یہ سنکے کار یہ ممکن نہ تہا کہ ہوگا کچہہ
فقط تیری ہی دعا کی یہ ساری تہی برکت

یہ سنکے عجز سے حضرت نے تب کہا حق سے
الٰہی تیری ہی سب دی ہوئی ہے یہ رفعت

غرض جہاز کنارے پہ آلگا اور سدم
مکان مین آئے وہ سارے بفرحت و شوکت

ہو کو بیٹے کو خویشونکو ساتہہ لے کے تمام
جناب غوث سے اوس پیرزن نے کی بیعت

جہاز ڈوبا ہوا جیسا وہ نکالے ہو
یہ سنی کی بہی ہے یا غوث تم سے کچہہ حاجت

جہاز عیش میرا غم کے بحر مین ہے غرق
نکالو اوسکو تو ہے آپ کی بڑی منت

ہے غوث سنی یہ عریان بخلعت مقصود
اب اسکو تم معہ احباب دیجئے خلعت

کہ شادی دلپہ رہے اوسکے اور تمامی کے
عطا ہو فضل سے یا غوث دل کو جمعیت

تم اونکو خوش رکہو دنیا مین اور عقبیٰ مین
بڑے مربی جو مخدوم ہین میرے حسرت

کرم سے قابل و لایق کو اور مسلم کو
ید و جہان رکہو خوش بعزت و حرمت

عنایت ایسی کرو اپنی حال حنفی پر
کہ اوسکو ہووے دو عالم مین روز و شب فرحت

غرض یہ سنی کو اور اوسکے سارے خویشونکو
کرم سے دیجئے اپنے مشرف خدمت

ہے غوث اہل جماعت جو صاحب دین یہ
تمام ہو وین خوشی سے بصحت و راحت

تمہارا روز ازل سے غلام کمتر ہون
خدا سے کہئے ولادو یہ میری ہر حاجت

خوشی ہو چین ہو راحت ہو روز و قسمت سے
خدا کے فضل سے گر آپ کی ملے صحبت

درود پڑہہ تو بذات محمد اے سنی
اور اوسپہ اوسکی جو اعلی بزرگ ہے عترت

یہان سے فاتحہ پڑہکر وضو سے اے سنی
اور اب سے دیجئے اپنی دعا کو اثبت

کرامت حضرت غوث الاعظم دربیان تبدیل شدن صورت

سلام مرحبا و تحفت رحم عز و جل
صلوٰۃ و صل علے الغوث افضل و اکمل

پس از محامد حق نعت احمد مرسل
ثنائے غوث مکرم ہے اکمل و افضل

تہین زندگی مین ہزارون کرامتین انکی
پس از وفات یہ کی ہے کرامت مفصل

سنا ہے مین نے کہ ایک شہر ہند مین ہے عظیم — بیان کرتا تہا مجہسے فقیر اک اکمل
تہی ایک بڑہیا وہان غوث کے مریدون سے — ہمیشہ فاتحہ کرتی تہی وہ سعید ازل
ربیع ثانی مین ایک سال روز یازدہم — نہ پایا بکرا وہ بڑہیا نے وہان کسی ہی محل
تہی ایک گاے اوسے ذبح کر بحسن دل — نیاز غوث کی کی گیارہوین کو پاک ملل
یکایک آتا تہا چپراسی ایک رستے سے — بلا کے اوسکو کہا تو بہی کہانا کہا لے چل
یہ سنکے آیا وہ چپراسی گہر مین بڑہیا کے — تو پوچہا گوشت کہان سے یہ پایا کہہ اول
ہے قحط بکری کا اس ماہ مین بصد شوکت — یہان کے راجہ نے ڈہونڈہ ہوا یا ہر طرف جنگل
کہ آج اوسکے بہی دستر پہ گوشت آیا نہین — کہ تو نے گلہ بزمین کہان کیا مدخل
کہا وہ بڑہیا نے اوسوقت اس سے ای بابا — تجہے یہ باتون سے کیا چل تو کہانا کہا کے نکل
تہا ایک بکرا میرے گہر مین اوسکو ذبح کیا — بس اب تو کہا کے چلا جا نہ کر یہان کلکل
وہ بولا آج ہر اک گہر مین ہر طرف ہر جا — نہ پایا بکرا بہت ڈہونڈہا ہر گہر طی پلپل
کہا وہ بڑہیا نے اے بابا سچ کہا تو نے — نہ پایا مین نے بہی بکرا بہت سعی کی اہل چل
مگر ضرور کو اک گائے مین نے کنٹرا کر — نیاز غوث کی کی تجہسے کیا کہون اوجہل
یہ سنکے اوسنے کہا کام کیا کیا تو نے — کہ کاٹی گائے کو اب تیری جان پر ہے خلل
نہین تو جانتی حاکم یہان کا ہندو ہے — ہمیشہ گائے کو پوجے نہ اسپ و فیل و جمل
ہے حکم ہاتہہ لگادے گا گائے کو کوئی — تو اوسکا ہاتہہ قلم ہووے ہے یہی فیصل
اسی ہی وقت خبر دونگا جاکے حاکم کو — وگرنہ جان پہ مشکل پڑے گی میری کبل
یہ سنکے عاجزی کرنے لگی وہ بڑہیا تب — اور اوسکے بیٹے بہی کرتے تہے گو نہ جیل
نہ کچہہ وہ سمجہا تو لاچار ہوکے بڑہیا نے — کیا اشارہ تو بیٹون نے اسکے ڈالا کہندل
کہدلنا کیا تہا کہ اسوقت قتل کر ڈالا — غضب ہے کہولی جو کیا رانچی تیغ کی سل
درخت بویا تہا جیسا وہ ویسا پہل پایا — وہ پہل کچہہ اور نہین تیغ آبدار کا پہل
غرض وہ پا چکا پہل اوسکو کیطرف رکہا — پہر اپنے کام مین مشاغل ہوکے وہان سے نکل
تمام دعوتی آتے تہے اور کہاتے تہے — پڑوسی اہل قرابت غریب و اہل دول

فراغتی ہوئی دعوت سے جب تو بڑہیا نے
اور اپنے بیٹے سے بولی کہین یہ بہنک کے آ
جو پہنچا شہر کے دروازے پہ اوٹہا کہ بار
مین گہرا ڈال کے آتا ہون شہر کے باہر
یہ سنکے بولا وہ دربان اوسکو اے بہائی
کہا وہ لڑکے نے لے بہائی یہ تو آخر ہے
کہا کہ کچہہ بہی ہو بہو کی گہڑی ہے میری گائے
یہ کہکے گہاس کی خاطر کیا جو اونچا ہاتہہ
جو اوسکو کہولی تو یک لاش اوسمین آئی نظر
تہا جسم آدمی کا منہہ بنا تہا سوّر کا
اور اوس سے پوچہا یہ کیا ماجرا ہے کہہ اسکو
تمام کیفیت اوسنے کہی تو دربان نے
خبر یہ سنتے ہی پوچہا بلا کے حاکم نے
وہ لاش کہول کے دیکہی تو منہہ تہا سوّر کا
تہے تین بیٹے وہ بڑہیا کے رکہہ لئے نوکر
ہر ایک گیا ہے ہوین کو ذبح سات گائین کر
بفضل غوث کا دیکہو کہ سخت مشکل مین +
اے غوث میری بہی خاطر دعا کرو حق سے
پہنسا ہون اندنون یا غوث سخت مشکل مین
ہے سنی آپکا فدوی کرو یہ اوسپہ کرم
ہے اوسکو وردسر فکر ایک شدت سے
دعا کچہہ ایسی کرو حق سے یا محی الدین +
ہے کشت زار زبس خشک تر اے غوث کریم

وہ لاش کوڑے مین باندہی نگاکے ایک کمل
تو لیکے چلدیا سر پر جو بار تہا اثقل
نگاہبان سے بولا کہ کہول دے بہاگل
او جالا ہوگیا اوسوقت کہولدی سنکل
دے میری گائیکی خاطر ذرا سا گہاس اول
ہے گہرا اسمین ہین سارے بہری ہوئے اشکل
اگرچہ تلخ ہے بہر بہوک کے ہے وقت عسل
تو گہڑی سر سے زمین پر یکایک آئی بہل
مگر بعینہ تہا سوّر کا منہہ سزائے عمل
یہ حال دیکہہ کے دربان ہوگیا مائل
ہے لاش کسکی یہ ہے کون ایسا بہیکل
خبر دی حاکم دوران کو جب انجاص محل
کہا وہ لڑکے نے سارا بغیر مکر و دغل
بدن مین پڑگیا لرزہ ہوئی ایک اسکو دہل
بٹہا کے بڑہیا کو بولا یہ مسند مخمل
لے حکم دے دیا تجہہ کو یہ کام سے مت ٹل
پہنسی تہی کیسی وہ بڑہیا یہ آئی صاف سنبہل
مراد میری ہو حاصل بفضل عز وجل
دعا کرو کہ جو مشکل ہے میری ہووے حل
جو اوسکے بد ہین عمل سب یہ نیکوئی ہون بدل
عطا کرو اوسے اسوقت فیض کا صندل
مدد ہے آپکی ہو بیخ کفر مستاصل
خدا کے واسطے برساؤ رحم کا بادل +

عنایت ایسی کرو اسپہ یا محی الدین
کہ ہووے خاتمہ بالخیر جب کہ آوے اجل

اندھیری قبر مین ہووے گی اسکی جب یا غوث
تو ایسے وقت لگا دیجئے رحم کی مشعل

بفضل آپ ترحم سے منطفی کیجئے
جگر کی آتش غم سے جو بھڑکے ہے منقل

تو سنی ختم کر اب پڑھ کے فاتحہ یہان سے
لگا وے غوث کے خیمے سے لب طناب امل

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ

اول دہن کو دھو کے کرون کچھ ثناے رب
بعد از کرون مین وصف محمد کا با ادب

حمد خدا و نعت محمد کے بعد از ان
لکھتا ہون یہ کرامت غوث کریم اب

اک ماجرا عجیب سناتا ہون غوث کا
ہمکو عجب ہے غوث کے نزدیک کیا عجب

تھی عمر چھوٹی غوث اکرم کی اون دنون
گودی مین اپنی دایہ کی بیٹھے تھے باادب

معمول پر کنارے سے مشرق کے صبحکو
ظاہر ہوا چمکتا ہوا آفتاب جب

دیکھا جو آفتاب کو دایہ کے گود مین
سمجھے یہ غوث دلمین کہ روشن ہے کیا سبب

اوسوقت جلد کود کے دایہ کی گود سے
جا کر ہوئے وہ مہر پہ حضرت سوار تب

جبدم سوار ہوگئے آپ آفتاب پر
اوسوقت اوسکی کند ہوئی روشنائی سب

پھر وہان سے کود پہاند کے دایہ کے گود مین
آ بیٹھے وہ جناب معلے شہ عرب

بعد از کئی دنون کے جو جیلان سے کر سفر
بغداد مین جو آئے وہ شاہ علے لقب

پھر تو وہان کرامتین ہونے لگین بہت
مشہور خاص و عام ہوے وہ علے نسب

گیلان سے آئی دایہ وہ ملنے کو آپسے
کی عرض ہاتھ باندھکے آہستہ با ادب

اے میرے نور چشم شہنشاہ اولیا
سردار عالمین و مفخر علے لقب

ایک روز میری گود مین تھے آپ جلوہ گر
تبلائی مجھکو اپنی کرامت یہ بوالعجب

خورشید پر سوار ہوے اے نبی کے نور
جلوہ تمہارے نور کا ایسا ہوا تھا تب

خورشید نور بار کا جاتا رہا وہ نور
چمکا جہان مین آپ کے چہرے کا نور سب

قصیدہ

اے برسماے فخر توئی انور آفتاب　　دست سبق بحسن نہادے بر آفتاب
از نور جبہ تست تجلی در جہان　　گرد وچہ از جمال رخت ہمسر آفتاب
اے آفتاب از تو شدہ آفتابہا　　این خوبیہا کہ داری کجا اندر آفتاب
بہ ذرہ غبار رہت آفتاب ہست　　این فیض وجود و لطف و کرم کے در آفتاب
نقد زکوٰۃ حسن جہان بر فشاندہ　　دارد ہمیشہ کیسہ خود پر زر آفتاب
یا صاحب الجمال تو محبوب کبریا　　گردد نثار درگہ تو اکثر آفتاب
چشم و چراغ فاطمہؓ دلدار مصطفےٰ　　بر اوج خاندان نبی انور آفتاب

سنی کہ ذرہ وار غبار رہ تو ہست　　دارد امید روزے شود بہتر آفتاب

پھر اور آرزو ہے وہ دیکھون کمال مین　　اے سید بلند نسب وے شہ عرب
حضرت جناب غوث مکرم امام دین　　فرماے اوسکو کرکے تبسم بزیر لب
جسوقت تو نے دیکھا وہ بچپن کا وقت تھا　　مین ناتوان کو دین رہتا تھا تیری تب
آگے سے حق نے مرتبہ میرا بڑھا دیا　　سو درجے آفتاب سے رتبہ بڑا ہے اب
بچپن مین اور لڑکے جا سکا مین آفتاب پہ　　ای اماجان میرا دہ بچپن کا تھا سبب
ہر روز آفتاب تجلی کردگار　　آتے ہین میرے پاس ہزارون ہی بے طلب
ہر چند کو وپہاند کے مین چاہتا ہون جاؤن　　لیکن وے ملنے دیتے ہین اسجا سے مجھکو کب
یہ کہکے آپ چپ ہوے اور روا یہ اسطرف　　آداب کرکے ہو گئی رخصت وہان سے تب
بس کر تو سنی یہان سے قلم رک کے رہگیا　　وصف اوس جناب پاک کا تجھسے رقم ہو کب
کر عرض یہ پکار کے یا غوث نامدار　　میری مراد رب سے دلا دو یہ بے تعب
جو دشمنان دین ہین نابود ہون تمام　　پڑجائے اونپہ غیب سے اللہ کا غضب

ای سنی پڑھ وہ روح مقدس پہ فاتحہ　　جسکے طفیل ہو ویگا اک روز فضل رب

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ پسر ضعیفہ غرق شدہ بود باز زندہ شد

کہکے اول زبان سے بسم اللہ　　بعد نعت نبی رسول اللہ

مومنو تم سنو بگوش ضمیر — ہے حقائق مین اسطرح تحریر
ایک ضعیفہ کو ایک ہی تہا پسر — غرق دریا کے ہوگیا اندر
جب تو بڑہیا نے غوث اعظم سے — عرض کی آکے چشم پرنم سے
تم ہو یا غوث صاحب قدرت + — میرا لڑکا دلا دو اب حضرت
غوث الاعظم نے اوسکو فرمایا — تیرا لڑکا مکان کو آیا
جب تو خوش ہوکے پہنچی اپنے گہر — دیکہا گہر مین نہین ہے پیارا پسر
عرض کی جاکے پہر نہین آیا — کیا سبب ہے کہو حبیب خدا
آپنے جب مراقبہ کر کر — کہا اوس سے اب آیا تیرا پسر
دیکہی جب گہر مین جاکے وہ بڑہیا — تہا نہ حاضر مکان مین لڑکا +
گہر سے پہر نکلی بیقراری سے — عرض کی جاکے آہ وزاری سے
اب تلک خانہ زاد حضرت کا — خانہ تار مین نہین آیا
آپنے پہر مراقبہ کر کر — اپنا زانو سے کرکے اونچا سر
اوسکو فرمایا جا تیرا لڑکا — گہر مین آیا ہے غم نہ کہا بڑہیا
سنکے بڑہیا گئی جو اپنے گہر — دیکہا گہر مین ہے حاضر اپنا پسر
دیکہہ بیٹے کو باغ باغ ہوئی — اوسکو اوس رنج سے فراغ ہوئی
لے کے بیٹے کو ساتہہ بافرحت — ہوئی آکر مشرف خدمت
پہر تو حضرت نے بیقراری سے — عرض کی یہ جناب باری سے
مجہکو تو نے یہ پیرزن کے حضور — کیا شرمندہ تو نے رب غفور
جب مین کرتا تہا ایک بار دعا — ہوتا حاصل تہا مدعا میرا
اب دعا مین نے کی جو سہ بار — تب مراد آئی میری اے غفار
تو نے ذلت یہ مجہے بہت دی اب — یا ربی کہدے اسکا کیا ہے سبب
غوث الاعظم کو تب ہوا ارشاد — میرے محبوب رکہہ تو دلکو شاد
مین تجہے بولتا ہون سارا سبب — مچہلیان کہا گئی تہین اوسکو سب

تو نے کی جبکہ پہلے بار دعا
جب ملا ایک پہ میرا حکم ہوا
بار دویم دعا کی تو نے جب
تیسرے بار کی جو تو نے دعا
پہر تو دریا سے اوسکو باہر لا
سنکے حضرت نے عرض کی یا رب
ایک ایماے کن سے خلقت کو
دن قیامت کے عالم دنیا
ہے یقین مجہکو ایک لمحے مین
جان دیکرا وٹہاے گا اون کو
ایک بیجان تن کو دینے حیات
حق نے فرمایا اے میرے معصوم
خیر آزردہ تو ہوا ہے اب
مین یہ آزردگی کے بدلے اب
عرض کی آپنے جہکا کر سر
کم و زیادہ کیا ہے مجہکو تمیز
تو ہے صاحب میرا کریم و عظیم
حق نے فرمایا اے میرے محبوب
جس جماعت پہ گر کرے تو نظر
اور تو جس زمین کو دیکہیگا
عرض کی آپنے خداوندا
دے ولی ہون اگر تو مجہکو کیا
پہر تو اللہ کا ہوا فرمان
تیری خاطر سے ایشہ اعلی
جمع کر ڈالے اوسکے سب اجزا
شکل و صورت بنائی ہمنے تب
تن بے دم کو ہم نے دم بخشا
ہمنے اوسکے مکان کو پہنچایا
باعث اوسکا سنا تو مجہکو اب
بود و نا بود سے کیا ہے تو
متفرق جو اسکے ہین اجزا
امر سے تیرے اونکو جمع کرین
قدرت کاملہ سے اپنے تو
تیرے نزدیک کیا بڑی تہی بات
میری حکمت تجہی کو ہے معلوم
کیونکہ اسباب سے ہوا ہے عجب
جو تو چاہے عطا کرون وہ سب
مین ہون تا چیز بندۂ کمتر
اپنے لایق مین جا ہونگا کچہہ چیز
اپنے لایق تو بخش مجہکو کریم
بخشتا ہون تجہے یہ رتبہ خوب
ہونگے سب دے ولی کامل تر
زرکی ہوجائے گی وہ ساری جا
مجہہ کو اسباب سے ہو حاصل کیا
وہ زمین ہووے زر تو مجہکو کیا
میرے محبوب دل نکر تو گران

تجھکو یہ بات گر نہیں منظور
اے میرے باوقار سرور دین
باوضو ہوکے دل ٹھکانے پر
اسکو ایسا ثواب و درجہ دون
جو کہ تاثیر میرے نام مین ہو
غوث نے جب یہ سنکے حق سے ندا
عرض کی حق سے پھر بعجز عظیم
تو نے میری بڑھائی ہے عزت
تیری رحمت کی ساری ہے رونق
تو نے بخشی ہے جان بجب نکو
تو نے نابود سے کیا ہے بود
سب فنا ہے مگر بقا تو ہے
ایسی ایسی طرح سے غوث کریم
کہا پھر سر اوٹھا کے شکر خدا
مومنو دیکھئے یہ غوث کا نام
نام لو غوث حق کا باعزت
تو بھی اے سنی دل سے شام و پگاہ
اپنے سنی پہ کچھ نگاہ کرم
کیونکہ لیتا ہے روز آپ کا نام

جس سے تو خوش ہے وہ ہمین ہے ضرور
یہ بھی منظور تجھکو ہے کہ نہین
اسم کا تیرے جو وظیفہ کرے
اسم مین جو مین اپنے رکھا ہون
وہ اثر صاف تیرے نام مین ہو
شکر کے کا ادا کیا سجدہ
مین ہون عاصی خدا یا تو ہے کریم
مین کہان اور کیا میری حرمت
الرحیم الراحمین تو ہے برحق
تجھ سے سارا شرف ہے انسا نکو
کیا تیرا شکر ہووے اے معبود
مالک الملک ایک خدا تو ہے
کی ثنا نے خدا سے رب رحیم
اسمی کالاسم اعظم اللہ
مثل نام خدا ہے عالی مقام
ہر دو عالم مین پاؤ گے حرمت
کرو وظیفہ یہ نام کا للہ
کہئے یا غوث حق بلطف اتم
ہے وظیفہ اسے کا اسکو مدام

فاتحہ پڑھ ادب سے اے سنی
مانگ حاجت یہ رب سے اے سنی

یا الٰہی طفیل غوث عظیم
مین گنہگار ہون خداوندا
تیرا محبوب ہے غوث عظیم

حاجتین کر روا بہ لطف عمیم
غوث کے واسطے گنہ سے بچا
اور اسکے صدقے سے بخش مجھکو کریم

سب عنیدان دین کو یارب | غرق بحر عدم مین کردے اب
بحر عصیان مین دل جو سنی کا | غرق ہے اوسکو اب ٹھکانے لگا

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز یک ضعیفہ را از دعای او حق تعالے یازدہ پسر عطا فرمود

با وضو لیکر قلم لکھتا ہون مین حمد خدا | بعد ازان کرکے ادا نعت نبی صل علی
بعد اوسکے کرسکے کچھہ توصیف اصحاب کرم | مین کرامت غوث کی لکھتا ہون با صدق و صفا
نقل ہے گیلان مین کوئی بزرگ عصر تھے | ہارون کے رہنے والے اونکا عثمان نام تھا
ذکر و تسبیح و عبادت مین ہی رہتے روز و شب | ذات سے انکی ہوا کرتی کرامت ظاہرا
یاد مین مشغول تھے ایک روز عثمان نامور | رو برو آکر ادب سے اک ضعیفہ نے کہا
عمر میری ہو گئی ہے اندنون تک ساٹھہ سال | اور میرا مرد بھی بوڑھا نہایت ہو گیا
کیا کہون فرزند اک ابتک نہین مجھکو ہوا | روز و شب یہ فکر ہی رہتی ہے مجھکو بارہا
کیا میری تقدیر مین اولاد ہے کچھہ یا نہین | نام لیوا کوئی تو ہووے ہمارا اس جگہہ
کچھہ کرو ایسی شفقت آج اے عثمان تم | تا کہ دے اولاد مجھکو اس ضعیفی مین خدا
عرض اوسکی سنتے ہی عثمان از راہ کرم | جا کے نہم آسمان پر جستجو سب کر چکا
لوح پر بچہ نہ دیکھا اوسکی کچھہ تقدیر مین | بولا اس بڑھیا سے اے بڑھیا سخن سن یہ میرا
مین نے دیکھا لوح اعظم پر خدا کی تیرا نام | جا تیری تقدیر مین بچہ نہین منتہی ہے کیا
سنکے یہ روتی ہوئی جاتی تھی بڑھیا اپنے گھر | راہ مین اوسکو ملے جب غوث الاعظم ایکجا
عمر تھی چھوٹی سی حضرت غوث کی اوسوقت مین | پوچھا بڑھیا سے تو کیون روتی ہے کہہ کچھہ ماجرا
یون کہا بڑھیا نے اے شہزادۂ عالم سنو | مین نے جا عثمان سے احوال اپنا سب کہا
کیا میری قسمت مین کچھہ اولاد بھی ہے یا نہین | بولے بے اولاد ہے تو اے ضعیفہ یہانسے جا
اسلئے روتی ہون مین یہ کیا میری تقدیر ہے | بانجھین کا مجھکو دنیا مین ہے بٹا لگ گیا
سنکے یہ فرمایا اوس بڑھیا سے حضرت غوث نے | حکم حق سے ہمنے اک فرزند تجھکو دیدیا

جب تولد تجھکو لڑکا ہو ویگا اے پیرزن
تو خوشی کے ساتھہ اس لڑکے کو میرے پاس لا

سنکے بڑھیا نے کہا حضرت سے اے شاہ جہان
لوح حق پر ہے نہ بچہ کوئی میرے نام کا

آپنے فرمایا پھر اس پیرزن سے اسگھڑی
ایک کیا ہے ہونے دو بچے دئے اب تجھکو جا

سنکے بڑھیا نے کہا اے سرور دنیا و دین
میری قسمت مین نہین بچہ بھلا کیا ہو ویگا

پھر کہا اوس پیرزن سے آپنے اوسوقت پر
دو نہین اب تین بچے ہو وینگے لے تجھکو جا

سنکے پھر وہ پیرزن حضرت سے بولی اسطرح
دیکھا ہے عثمان نے لوح خدا پر جا بجا

میری قسمت مین نہ بچہ پایا کوئی لوح پر
جب نہو لوح خدا پر ہوگا پھر فرماؤ کیا

پھر تو جذبے سے کہا حضرت نے اس بڑھیا سے سن
تین کیا ہین چار بیٹے دیدئے اللہ نے جا

پھر کہا عورت نے حضرت سے کہ مین بوڑھی ہوئی
کیا مجھے اولاد ہوگی اے حبیب کبریا

پھر کہا حضرت نے اوسکو سن تو بڑھیا ضد نہ کر
چار کیا لے پانچ بیٹے کردئے حق نے عطا

غوث الاعظم سے کہا بڑھیا نے حضرت یہ کہو
مرد بوڑھا مین بھی بوڑھی ہے یہ اندیشہ بڑا

غوث نے فرمایا اوسے پانچ کیا لے چھے دے
چھے نہین لے سات بلکہ آٹھہ ہو وین خوش لقا

پھر کہا بڑھیا نے مین بوڑھی ہون شاید اسلئے
کرتے ہین اسوقت مجھسے آپ ٹھٹھا بر ملا

سنکے حضرت نے کہا غصے سے یہ ٹھٹھا نہین
آٹھہ کیا لے نو دئے دس بلکہ گیارہ غم نکھا

جب تو روح پاک احمد نے کہا آکر وہان
ای میرے محبوب پیارے اے حبیب باصفا

بس کرو اب منھہ کو روکو مت بڑھو اس سے زیاد
ہان خلل میری شریعت مین نہ پڑجاوے بڑا

سچ ہے حق نے آپکو روز ازل سے اے حبیب
دیدیا ہے حکم سارا ہی قضا و قدر کا

پر رکھو کچھہ پاس میری شرع کا اے نور چشم
ورنہ پھٹجاوے گا پردہ اور کچھہ ہوجاویگا

سنکے فہمایش کو نانا کی جناب غوث نے
روک لی اپنی زبان اوسوقت پر یک مرتبہ

الغرض بڑھیا نے تب خاموش رہکے با ادب
گھر کو جا کر مرد سے حال گذشتہ سب کہا

مرد تھا اوس بوڑھی عورت کا بڑا صاحب کمال
سنکے بولا غوث الاعظم نے کہا ہے سو بجا

قصہ کوتاہ کیا کہون اوس شبکو ہی اے مومنو
حاملہ بوڑھی ہوئی تھی غوث الاعظم کی دعا

نو مہینے جب کٹے راحت سے اس بڑھیا کو پھر
ہو گئی بیٹی تولد تھی یہی حق کی رضا

نیکے کچھ تحفہ خوشی سے ساتھ دونون مرد وزن
جاتے تھے جس رستے سے وہ نہایت ہوکے خوش
پوچھا جب عثمان نے لوگون سے یہ کیا شور ہے
آپ فرماتے تھے اوس بڑھیا کو حضرت اوندنون
ہوکے وہ غمگین جاتی تھی نہایت دل ملول
جسمین یہ پہلا تولد ہے اسی باعث سے وہ
سنکے یہ عثمان نے اللہ سے تب عرض کی
دل سے تو اپنے مین اس بڑھیا کو کچھ بولا نہین
تو نے دی ذلت ہے مجھے اس پیرزن کے روبرو
یا تو دیگر جا ئے یہی لکھا ہے نام بندگان
جب ندا عثمان کو اللہ سے آئی اوسگھڑی
پہنچکر کس جگہہ دیکھا ہے تو نے کر بیان
بولا تب عثمان حق سے اسطرف دیکھا ہو نہین
بلکہ ہر ایک برگ پر طوبی کے دیکھا مین نے سب
جب تو فرمایا خدا نے سنلے اے میرے حبیب
ہمنے سن اسکی زبان پر لکھدیا ہے پیشتر
یہ تو کیا اوسکی زبان پر اور بہی تحریر ہے
ہے نمونہ لوح کا میری زبان اوس غوث کی
کارخانہ مین نے سونپا ہے خدائی کا اوسے
الغرض وہ پیرزن خدمت مین جا کر غوث کی
بولے حضرت وہ تو لڑکا ہے میری گود مین دے
تب نہایت ہوکے خوش آئی وہ عورت اپنے گہر
جبتلک جیتے رہے دنیا مین وہ خاوند وزن

غوث کی خدمت مین جاتے تہے وہ خینک دف بجا
مومنو وہ راستہ عثمان کے گھر پر سے تہا
کیسا یہ باجا ہے تو اک شخص نے اوسسے کہا
تیری قسمت مین نہین بچہ یہ لوح کبریا
غوث الاعظم نے اوسے گیارہ کئے بیٹے عطا
لے کے بچہ جاتی ہے بافرحت بے انتہا
کیا سبب ایسا ہوا کہہ اے میرے جل وعلا
لوح پر دیکھا سو بولا اوسکو اے بار خدا
یا الہی کہہ کیا تہا مین نے کیا تیرا برا
یہ تو مین کیونکر کہون جہوٹا لکھا ہے لوح کا
خشم سے اے دوست میرے آشنا تو مت ہو خفا
مین تجہے کہتا ہون بعد از اوسکا سارا ماجرا
عرش پر کرسی پر اور لوح وقلم پر جابجا
پر کہین اولاد کا اوسکے نہین پایا پتا
سب جگہہ دیکھا زبان غوث پر بہی دیکھا کیا
اوسکے کہنے سے اوسے اولاد ہوگی باوفا
وقت پر اپنے تمامی ہووینگے وہ ظاہرا
جو وہ چاہے سو کرے گا جو وہ چاہا سو کیا
ہے مجھے منظور جو کچھ کار ہے اس سے ہوا
بولی یہ لڑکی ہوئی یا غوث حق در ابتدا
گود مین دیتی ہی اس بیٹی کا بیٹا ہو گیا
اور دس بیٹے ہوئے بافضل حق اوسکے سوا
کرتے تھے ہر گیارہوین کو شکریہ کی فاتحہ

گیارہوین کا جب سے ہے دستور نکلا دوستو — اب تلک جاری ہے جو خلقت کے اندر ہر جگہہ

گیارہ بیٹے جیسے اس عورت کو بخشے آپنے — میری بہی ہے آپسے یاغوث گیارہ التجا

پہلا دنیا علم دینی اور عزت دوسری — تیسری مجہہ کو بزرگی دیجئے ایشاہ ہدا

چوتہی یہ اعمال ہوین نیکتر میرے تمام — پانچوین یہ رزق ہوجاوے فراغت سے میرا

چہٹوین یہ ہو تندرستی میری اور احباب کی — ساتوین ہووے صفائی قلب کی مجہکو عطا

آٹہوین اولاد اور احباب باعزت رہین — عاقبت مین خوش رہین دنیا مین رشک اغنیا

نوین یہ ہو خاتمہ بالخیر میرا مرتے دم — دسوین یہ ہے مکر سے شیطان کے دنیا بچا

اور میری فکر کیجئے دور یاغوث کرم — گیارہوین یہ حشر مین ہو ظل دامان آپ کا

ہے یہ سنی روز اول سے غلام کمترین — تم خدا سے یہ دلادو اوسکا ہر اک مدعا

فضل سے دست کرم رکہدیجئے یاغوث اب — ہے تردد مین نہایت ہی یہ سنی آپ کا

کار جو ممکن نہ تہے وہ تم سے برآمد ہوئے — کار اس سنی کا بہی تم سے برآمد ہو ذرا

جب کسی بہی طرح سے آوے بلا یاغوث تب — کچہہ مدد ایسی کرو تم میری سب رد ہو بلا

ختم کر بیان سے اب سنی یہ نادر داستان — پڑہ درود آل و اصحاب نبی صل علی

غم نکہارکہہ دلکو خوش ہر حال مین سنی مدام — یک نہ یک دن تجہہ فیض غوث جاری ہوویگا

ہوویگا اس ذات کا سب فضل تیرے حال پہ — کچہہ نہ ہوویگا اگر تو کچہہ کا کچہہ ہوجائے گا

کرامت حضرت غوث الاعظم زندہ شدن شوہر زن بیوہ

فیض عام غوث الاعظم دستگیر — رحم عالم غوث الاعظم دستگیر

غوث الاعظم ہے مسیحائے جہان — جس سے زندہ ہو گئے ہین مردگان

ہے روایت ایکدن حضرت کے پاس — آئی اک عورت بنا امید و یاس

بولی حضرت سے میری فریاد ہے — داد دو آقا کہ وقت داد ہے

اس سے حضرت نے کہا اے نیکنام — کیا تیری فریاد ہے کہدے تمام

تب کہا عورت نے ہون غم مین اسیر — مرگیا شوہر میرا یا دستگیر

آج اس غم سے ہوئی ہون دل دونیم — مین ہوئی بیوہ ہوے بچے یتیم

پرورش بچون کی اب کسطرح ہو
سنکے حضرت نے بیا اوس سے ماجرا
جا کے چڑھے آسمان پر ایکدم
پاس ملک الموت کے زنبیل تھی
بولے حضرت اس سے وے اک جان مجھے
اس فرشتے نے کہا تم کون ہو
آپنے فرمایا اس سے ناگہان
تب کہا اوسنے یہ ہو کیونکر بھلا
امر حق سے روحین لیجاتا ہون اب
پھر تو حضرت کو جو غصہ آگیا
مردے اوسدن کے ہوے زندے تمام
اوس فرشتے نے کہا فریاد ہے
حق تعالے نے سنی جب یہ فغان
عرض کی اوسنے خدا اے باادب
حکم سے تیرے زمین پر مین نے جا
ہے کوئی بندہ تیرا ایک عالیشان
بولا دے ایک روح اسمین سے ہم
مین اوسے بولا یہ ہے حکم خدا
کچھہ تمہارے حکم کا تابع نہین
یہ سخن میرا لگا اوسکو زبون
چھوڑ دین روحین تمامی ہے عجب
نام پوچھا تو شتابی سے کہا
سنکے خالق نے کہا خاموش رہ
یا محی الدین کچھہ رحمت کرو
دے دلاسا اوسکو جب کچھہ یک ذرا
ہاتھہ ملک الموت کا پکڑا بہم
جس مین تھین روحین بھرین اوس روز کی
اب نہ جانے دونگا مین آگے تجھے
نام کیا ہے آپ کا فرماؤ تو
غوث الاعظم اسم میرا ہے عیان
حکم رب پر حکم غالب آپکا
کسطرح سے پھر کہو یہ حکم رب
چھین لی زنبیل اوسکی برملا
لیکے باالفت محی الدین کا نام
یا الٰہی کیسی یہ بیداد ہے
پوچھا کیا آفت ہے تجھپر کر بیان
اب میری فریاد ہے تجھسے ہے رب
لیکے کچھہ روحین وہان سے چلدیا
آیا چڑھتے آسمان پر ناگہان
جب تو رہنے دونگا مین آگے قدم
اس جگہہ چلتا ہے کس کا زور کیا
ہان قضائے حق ہی پھرتی ہے کہین
چھین لی زنبیل میری کیا کہون
مردے زندے ہوگئے اوسدن کی سب
ہے محی الدین میرا نام جا
جائے خاموشی ہے اسجا کچھ نہ کہہ

ہے تیری تقصیر اسمین سربسر / ایک کے بدلیمین وین زنبیل بہر
روح ایک مانگی تہی اسنے تجہسے آ / تو اگر دیتا نہ تہا تجہسی گلا
فیصلہ ہوتا اوسی ایک روح پر / اوسنیہ ہی ہوتا تہا قصہ مختصر
وہ میرا محبوب جو چاہے کرے / وہ میرا مطلوب جو چاہے کرے
جو رضا اوسکی وہ ہے میری رضا / بس وہ ہے مختار جو چاہا کیا
وہ اگر چاہے نیا ہووے جہان / وہ اگر چاہے نیا ہو آسمان
وہ اگر چاہے اوٹہا دون مردے سب / پہر نئی خلقت کرون اوسکے سبب
الغرض عورت کا شوہر جی اوٹہا / ناگہان لے نام حضرت غوث کا
رہگئے خدمت مین دونون مرد و زن / پہنچکر مقصد کو نے رنج و محن
ہے میری یا غوث تم سے التجا / کیجئے سب حاجتین میری روا
دل میرا مردہ ہے زندہ کیجئے / سب مرادین حق سے دلوا دیجئے
سب اقارب ہون میرے آمان سے / خاتمہ سب کا ہو بس ایمان سے
اور جو ہین اہل جماعت سبکے سب / یکدلی سے یہ رہین ہر روز و شب
بافراغت خوش رہین دنیا مین یہ / آپکے ہمرہ رہین عقبی مین یہ
اور تمامی مومنون پر دمبدم / یا محی الدین کرو ایسا کرم
اور جو یہ سنی ہے افتادہ حقیر / دستگیری اوسکی ہو یا دستگیر
آپکا گر فضل سے ہو سر یہ بات / حشر مین سنی کی ہووے گی نجات

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کہ یازدہ دختران شخصی مردہ گشتند

غوث حق با صفا مرحبا مرحبا / مقبل مصطفی مرحبا مرحبا
پہلے لکہتا ہون مومنو حمد خدا / بعد نعت محمد صلی علی
گوش دل سے اے مومنو سن لیجئے / غوث الاعظم کا لکہتا ہون کچہہ ماجرا
غوث الاعظم کے ایک شخص آ روبرو / بولا یا غوث سن لیجیے عرض ذرا

دس ہین لڑکیان مجھکو یاغوث امم | گھر مین بیٹھی ہین وے سارے ناکتخدا
مجھکو مقدور شادی کی اسنکے نہین | فکر ہے یہی اب مجھکو صبح و مسا
میری گذران تنگی سے ہوتی ہے اب | اور کیا کام ہوویگا مجھسے بھلا
اونکی فکر سے گلتا تہا ہر روز و شب | اور دیکھئے اسپر علاوہ ہوا
آجکی شبکو یاغوث الاعظم سنو | اور اک لڑکی پیدا ہوئی برملا
فکر دس کی مجھے تھی سو تھی کیا کہون | فکر گیارہوین تازہ ہوئی ناہرا
میری عرض سنو اب یہ سبط نبیؐ | حق مین میرے کرو کچھہ خدا سے دعا
لطفیل اس دعائے مبارک کے مین | تاکہ فکر معیشت سے پاؤن رہا
عرض سنلی جو اس شخص کی آپنے | منہہ سے اسوقت نکلا یہ بیساختہ
فکر مت کر تو اے شخص رکھہ دلکو خوش | اب جو پیدا ہوا ہے سو لڑکا ہے جا
جب یہ فرمایا حضرت نے اس شخص کو | اوسنے کی عرض اے خاصۂ کبریا
خوب دیکھا ہون لڑکی ہے وہ بالیقین | کچھہ وہ بیٹا نہین ہے یہ کہتے ہو کیا
پھر تو حضرت نے فرمایا اوس شخص کو | تیری دو لڑکیان لڑکے ہین غم نکھا
اوسنے حضرت سے اسطرح پھر عرض کی | آپ بیشک و بیشبہہ ہو مقتدا
چاہتا مین نہین ہون کہ لڑکے ہون دو | ایک بیٹا ہی گر ہو تو ہے اکتفا
اوسکو حضرت نے فرمایا اے شخص سن | مین جو کہتا ہون سچ جان کہنا میرا
تین لڑکیان لڑکے کئے حق تعالے | دیکھہ جاکے تو اب گھر مین اے باصفا
عرض اوسنے کی حضرت سے یاغوث آہ | مجھکو حیرت ہے یہ سنکے بے انتہا
سنکے حضرت نے اس سے کہا اسگھڑی | مین جو کہتا ہون سنلے ہے کہنا میرا
تین کیا ہین کہ اب چار لڑکیان سن | چار بیٹے بنے ہین تیرے باوفا
اوسنے ایسا کہا جب تو ایشاہ من | میری گیارہ ہی ہین لڑکیان خوش لقا
کیا ہووینگے بیٹے یہ سمہاؤ تو | مجھکو اندیشہ اسبات کا ہے بڑا
سنکے حضرت نے فرمایا اے ہوشمند | میرے کہنے پہ تو شبہ لاتا ہے کیا

چار کیا ہین کر لے پانچ بیٹیان اب
بنگئے بیٹے لے کر خدا کی ثنا

پہر تو اوسنے کہا جب مین کہتا ہون تجہہ
آپ اک اک بڑہاتے ہو بولو ہے کیا

سنکے حضرت نے فرمایا اس شخص کو
تجہہ کو کہنے سے میرے تعجب ہوا

پانچ کیا ہین کر چہے بیٹیان اب ہی
ہوگئے بیٹے یہ خدا کی عطا

سنکے اوسنے کہا تب یہ سبط نبیؐ
میرا دل ہے یہ کہنے سے خوشی بنا

غوث الاعظم نے سنکے کہا اس سے تب
تیرا شبہ نہین جاتا کیا ہو گیا

چہے نہین سات لڑکیان اسوقت پر
لڑکے ہوگئے جاہے خدا کی ثنا

عرض اوسنے کی یہ غوث الاعظم سے پہر
دخل کیا ہو خدا کی رضا مین بہلا

اوسکو حضرت نے فرمایا اسطرح جسے
مین جو کہتا ہون سنتا نہین کیا ہوا

سات کیا ہین کر اب آٹھہ بیٹیان لے
ہوگئے بیٹے اسمین نہین کچہہ خطا

اوسنے اسوقت حضرت سے پہر عرض کی
جبکہ حضرت نے اسطرح شیخ سے کہدیا

میرے دلکو تسلی نہین ہوئی کچہہ
یا حبیب خدا اے شہ اولیا

بولے حضرت اوسے اب لے نو بیٹیان
کردئے بیٹے حق نے خوشی ولا

پہر وہ بولا کہ اے شاہ عالی ہمم
جب یہ کہتے ہو یا سچ ہے سا کہا

اوسکو فرمایا حضرت نے اے شخص اب
مجہکو جہوٹا ہی اب تو نے ٹہرا دیا

بنگئے بیٹے جا تیری دس لڑکیان
شکر اللہ کا اسوقت پر لا بجا

اوسنے کی عرض یہ غوث اعظم سے جب
ایک شک ہے مجہے اے شہ اصفیا

مجہکو حق کی رضا سے ہوئین بیٹیان
اسمین زور چلے کیا کسی شخص کا

جب مین کرتا ہون کچہہ عرض کہتے ہو تم
ایک کیا ہے کہ ہمنے کئے دو عطا

دو سے لے تین چار آپنے کردئے
چار سے پانچ چہے سات تک ظاہرا

سات سے آٹھہ نو نو سے دس ہوگئے
یہ عجب بات ہے بولو یہ ماجرا

یہ تو ہے حکم حق سے بیٹے یہ کسطرح
آپکے کہنے سے بولو کیا پلٹے گا

سنکے غوث نے اوسگہڑی فرمایا آپ
سنلے بات یہ میری تو اب اے فتا

مجھکو حق نے ہے اپنی عنایات سے　رحم فرماکے مرتبہ ایسا دیا
جب مین کرتا ہون کچھ عرض اللہ سے　بے تامل برآتی ہے میری رجا
جبکہ اللہ میری مدد پر رہے　شبہ کیا ہے جو برآوے ہر دعا
غیر حکم خدا کچھ مین کہتا نہین　پر وہ کہتا ہون جیسا ہو حکم خدا
ہے خدا کا کرم یہ میرے حال پر　چاہتا ہون سو دیتا ہے مقصد مرا
تیرے خاطر دعا مین نے وہان کی　کی قبول اب خدا نے ہر اک التجا
بلکہ گیارہوین عرض ہی اب کر چکا　کی قبول اب اوسے بھی سن اے باصفا
تیری گیارہ کی گیارہ ہی سب بیٹیان　ہوگئے بیٹے جا مغز اب مت لگا
جب تو وہ آدمی سنکے حضرت سے یہ　ہوکے خوش دلمین بس اپنے گھر کو گیا
دیکھتا کیا ہے وہ لڑکیان سبکے سب　ہوگئے بیٹے تب خوش ہوا خوب سا
وہان وہ بیٹون کو سب لایا تب روبرو　سبکے سب ہوگئے خادم باصفا
جبتلک جیتا تہا وہ جوان دہر مین　حسن نیت سے بس کیا کون بارہا
ماہ کی پہلی سے گیارہوین کے تلک　شکریہ کا سدا کرتا تہا فاتحہ
گیارہوین دہر مین نکلی ہے جبسے ہی　اے محبو سنو یہ سخن تم میرا
بس کرامی سنی تو فاتحہ پڑہو ہم　غوث الاعظم کی ہو تجہہ سے کیا اب ثنا
خدمت غوث مین عرض کر اب یہ تو　ہو تیرا فضل سے حاصل مدعا
یا شہ غوث ہے التجا یہ میری　جو کہ قاضی ابراہیم ہین باصفا
اونکو خوش بامراد اور رکہہ شادمان　اونکو فرزند نیک ایک کیجے عطا
عمر ہووے دراز اوسکی مانند خضر　ہو سکندر سا اقبال اس کا بڑا
ہو ترقی سدا مال اور جاہ مین　خوار ہوتے رہین اونکے دشمن سدا
ہین جو صالح محمد و عبد الکریم　اور فتح محمد جو ہین باوفا
اپنے فضل و کرم سے شہ اولیا　سر پہ ہر اک کے رکہدے تجنے دست عطا

تمام　اور جو سنی کو ہے درد سر فکر　صندل رحم سے پاوے گا وہ شفا　شد

تاریخ وفات مصنف صاحب مرحوم

چون کرد رحلت حضرت سخی ازین دنیا — در دہر ماند ش نشد پیدا ثنا خوان سخی
کلک سخنور از پئے تاریخ سالش زد رقم — شد قصوی خلد برین ایوان ثنا خوان سخی

۱۲۸۸ھ

از جناب محمد عبد الرحیم صاحب حنفی ولد حسرت صاحب مرحوم برادر خورد مصنف صاحب مغفور

نام او آخر بجز وصف محمد مرحبا — لفظ دیگر در دل سخی نیامد مرحبا
چونکہ حنفی در دل تعدد ز تخشش بود — آن زبان ہجرت شد وزان مقصد مرحبا
رفت ازین دنیا و در ان عاشق خیر الورا — شد بتاریخ وفاتش فکر بے حد مرحبا
سوئے ہاتف دید بلبل این مصرع تاریخ گفت — مرحبا صد مرحبا صد مرحبا صد مرحبا

۱۲۸۸ھ

تاریخ وفات جناب قاضی نور محمد صاحب مرحوم و مغفور از نتائج فکر قاضی اسمعیل عفی عنہ

حامی دین قاضی القضات — دار فانی سے آج ہو کے جدا
ہائے صد ہائے حاجی الحرمین — نور جس کا تہا اوس سجا کے ملا
کلمہ طیب کا ورد تہا جاری — ہر گہڑی ہر پہر بصبح و مسا
مجھکو تاریخ کا ہوا جو خیال — ہاتف غیب سے یہ آئی ندا
ہوئے رحلت ازین خلد برین — مردم نیک بخت و اہل صفا
روز دوشنبہ بیسوین تاریخ — تہا مہینا صفر سفر جو کیا
اسم نور محمد سامی — نام جسکا تہا اوسکے پاس گیا
دل احباب خون ہوا غم سے — آج رخصت ہوئے ہو دم جدا

۱۲۹۲ھ

تاریخ وفات جناب قاضی ابراہیم صاحب مرحوم از نتائج فکر جناب شیخ عبد القادر صاحب وفا

جناب قاضی ابراہیم ذیجاہ — کہ عالی رتبہ عالی نسب بود
بدل در داشت عشق آل و اصحاب — فدائے حضرت شاہ عرب بود
بگلزار جہان باد امتناش — بہار باغ دین آن خوش لقب بود
باخلاق و کرم شان [illegible] ندیم — معین مومنان از فضل رب بود
الٰہی [illegible] مصطفےٰ باد — بیاد و ذکر خالق روز و شب بود
چو رحلت کرد از دنیائے فانی — وفا را بہر تاریخش طلب بود
بگفت از رو درد و آہ و فریاد — [illegible] شنبہ ہفتم ماہ رجب بود

۱۲۹۵ھ

تاریخ وفات جناب قاضی براہیم صاحب مرحوم از نتائج فکر منشی علاء الدین صاحب فرحت

ہفتم ماہ رجب سہ شنبہ بود — نقل کرد آن صاحب تعظیم وای
ہاتفم فرمود اے فرحت بگو — وائے نیکی قاضی ابراہیم وای

۱۲۹۵ھ

تاریخ وفات جناب قاضی صالح محمد صاحب [illegible] از نتائج فکر جناب شیخ عبد القادر صاحب وفا

وا حسرتا و ریغا آن صالح [illegible] — لا ریب مرد صالح بود و اسم با مسمی
میداشت خوی یوسف ہر دل عزیز [illegible] بودہ — در چاہ غم فتادند از مرگ او احبا
در خلق و در مروت ثانی نداشت [illegible] — در صدق و در وفا آن بے شبہ بود و یکتا
از حج چو گشت فارغ آمد [illegible] مکہ — واصل بحق شد آنجا از امر حق تعالےٰ
بر لوح مرقد او تاریخ [illegible] نوشتم — گردید دفن صالح در جنت معلا ۱۲۹۵ھ

تاریخ طبع دیوان سنی از فقیر محمد فدا خلف سید غلام حسین صاحب بخاری مرحوم

حبذا شاہ لقاں مدح رسول
شاہد نظم سنی کامل
دلربای است حسن تبدیش او
بہر تاریخ طبع گفت فدا

حبذا طالبان نیک سبیل
شد زہے از لباس طبع جمیل
طرز مضمون بے نظیر و عدیل
نسخہ مدحت نبی جلیل

تاریخ دیوان سنی از نتائج فکر جناب مولوی نور محمد صاحب فارغ

یہ صدف سے نکلا ہے در یتیم
یعنے یہ ایک نسخہ در نعت رسول
درج ہین اسمین قصائد بے بہا
تیرہ سو اور دو مین چھاپی یہ کتاب
فارغا کیا بخت او نکے جو یہ ملے

کیا کرے تعریف اسکی کوئی علیم
جسکا کاتب ہے مسمیٰ ہم کلیم
جو ہوے مطبوع در فتح الکریم
تا ملے ہر شخص کو سود عظیم
پاوے جنت مین مکان بےخوف و بیم

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ جسنے اپنے حبیب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بندون گنہگار کے لیے سبب نجات ٹھہرایا اور جمیع نعت اوس صاحب لولاک کو شایان ہے کہ جسنے امت عاصی کو از اول تا آخر ول فیض منزل سے نہ بھلایا اما بعد ازان کتاب مشتمل خیر و ثواب سبب نجات موجب برکات مقصود انام مطلوب خاص وعام یعنے دیوان سنی جسمین عمدہ عمدہ غزلین اور قصائد نعت سرور کائنات صلعم اور اوصاف کرامات حضرت مقبول بارگاہ یزدانی معشوق سبحانی میران محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ بخط خوب وکاغذ اسلوب باہتمام متوقعان اجر عظیم جناب قاضی عبد الکریم و قاضی رحمۃ اللہ … مطبع فتح الکریم مین ماہ محرم ۱۳۰۶ ہجری مطابق چوتھی اکتوبر ۱۸۸۸ء عیسوی کو چھپکر شائع ہوا حسب انشاء قانون بستم ۱۸۴۲ء عیسوی و مطابق ایکٹ نمبر بست و پنجم ۱۸۶۷ء عیسوی کے داخل بہی رجسٹری گورنمنٹ بہی ہو چکا ہے اطلاعاً لکھا گیا وما علینا الا البلاغ

کتبہ عاصی محمد عبد الحق لکھنوی